لفظ کمال پر

ہدیۂ ہاشمی کچھوچھوی

از

مولانا سید محمد حسینی اشرفی مصباحی

دہ نشین آستانۂ عالیہ شمسیہ رائچور (کرناٹک) و چیف ایڈیٹر ماہنامہ سُنی آواز، دار العلوم المحمدیہ ناگپور۔

حسب فرمائش

حاجی محمد ھارون دوسا قادری، منش مارکیٹ بمبئی

ناشر

مکتبہ ماہنامہ "سُنی آواز" گانجہ کھیت ناگپور ۱۸

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	پیش لفظ	۳
۲	اپنا ضروری تعارف	۵
۳	ہاشمی میاں اپنے والدگرامی کے اصول کیخلاف	۹
۴	مولوی ہاشمی میاں کی کتاب کملی	۱۲
۵	مولوی ہاشمی میاں کا ذاتی منطقی انداز	۱۳
۶	کفِ لسان کا فتنہ	۱۶
۷	مطالبہ	۲۱
۸	کملی کے واقعہ کی اصل کیفیت	۲۲
۹	سادات کرام کا احترام	۳۰
۱۰	مولوی ہاشمی میاں کی فخر سیادت میں بلندی پروازی	۳۲
۱۱	لفظ غلام کا استعمال	۴۲
۱۲	ناک اور ناک رگڑا	۴۹
۱۳	خطرناک انداز	۵۸
۱۴	اپنے اشرفی برادران طریقت سے اپیل	۶۴
۱۵	اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی عبارت کا مفہوم	۶۵
۱۶	اعلیحضرت امام بریلوی اور اردو ادب	۶۷
۱۷	اچلتے چلتے کرم فرمائی	۷۳
۱۸	بریلی اور کچھوچھہ	۷۷
۱۹	علمائے کرام اور برادران اہلسنت سے درخواست	۸۲
۲۰	تتمہ	۵۸
۲۱	حرف آخر	۸۹
۲۲	حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی اور علامہ داناصاحب	۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم ؕ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ؕ

پیش لفظ

ہماری نظروں سے حال ہی میں مولوی ہاشمی میاں کچھوچھوی کی ایک کتاب گزری ہے جس کا عنوان ہے

"لفظ کملی پر مولانا اختر رضا خاں صاحب کے شبہات کا ازالہ"

عنوان سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ لفظ "کملی" پر علمی وشرعی بحث ہوگی اور سنجیدگی کیساتھ تحقیق کے ذریعہ شرعی حکم کی راہ ہموار کی جائیگی مگر کتاب پڑھنے کے بعد صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ہاشمی میاں صاحب مسلک اہلِ سنت کو ایک خاص انداز سے مجروح کرنے کے درپے ہیں جس کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ فروعی مسائل پر علماء اہل سنت کی بھرپور تحقیر وتذلیل کی جائے۔ انہیں گالیوں سے نوازا جائے اُن کے ذاتی عیب کھوج ڈھونڈ کر عوام کے سامنے لایا جائے تاکہ عوام ان سے متنفر ہو جائیں ان کے نزدیک ان علماء کی سنیت کا مسلک ہی ناقابلِ اعتبار ٹھہرے حتیٰ کہ اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی تحقیقات وتدقیقات کو بیک قلم مجروح کر دیا جائے۔ پھر ایسے بھولے بھالے عوام کو ایسے مولوی صاحب کی گود میں بٹھا دیا جائے جو چاروں دشمنانِ دین، بدترین گستاخ اکابر علماء دیوبند کی تکفیر سے انکار کرتے ہیں کفِ لسان کے ہیرو ہیں۔ اور اس مقصد میں کامیاب رہنے کیلئے مولوی ہاشمی میاں نے اپنے مخصوص طرز وانداز سے پوری ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔

ہم یہ عرض کردیں کہ یہاں ہمیں لفظ "کملی" اور دیگر مذہبی الفاظ کے

تصغیر ہونے نہ ہونے کی تحقیق اور ان کا حکم شرعی بیان کرنا مقصود نہیں اور نہ ہم ایسی تو تو میں میں کے سوقیانہ انداز کو اختیار کرنا پسند کرتے ہیں "گلی" میں جن ہندی الفاظ کا ذکر کیا گیا ہے وہ یوپی کے علاقوں میں استعمال ہوتے ہیں ہمارے یہاں شاذ ہی کسی لفظ کو اس کے اصل معنی کی رعایت پر بولا جاتا ہو ہم ہندی کے ماہرین علمائے اہل سنت سے مودبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان الفاظ کی پوری پوری ذمہ داری کے ساتھ تحقیق کر کے حکم شرعی بیان کریں اتنا ضرور خیال رکھیں کہ جن الفاظ کی تحقیق و حکم شرعی اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ سے منقول ہے ان میں تحریف و تبدیل ہرگز قبول نہیں کی جائے گی سوائے ان ضرورتوں کے جو قواعد شرعیہ پر منطبق ہوں اور یہ ماہرین علوم شرعیہ کا کام ہے۔

ہم نے قلم اس غرض سے اٹھایا ہے کہ مولوی ہاشمی میاں کچھوچھوی نے اپنی سنیت کا دعویٰ کر کے غلط طرز و انداز سے سنیت ہی کو ناقابل اعتبار قرار دینے کا جو راستہ اختیار کیا ہے اور اعلیٰحضرت قدس سرہ کے مسلک کی حفاظت کا بیانگ دہل پرزور اعلان کر کے مسلک اہل سنت کو مجروح کرنے کی جو کوشش کی ہے اس کو اجاگر کر دیا جائے تاکہ عام اہل سنت اپنے دین و ایمان کی حفاظت سے غافل نہ رہیں نیز ہم یہ ظاہر کر دیں کہ بفضلہ تعالیٰ اشرفیت مولوی ہاشمی میاں کے طور و انداز سے بری و منزہ ہے اور میاں مولوی ہاشمی صاحب اشرفیت کے تنہا نمائندہ نہیں ہیں۔

فقط

سید محمد حسینی اشرفی رائچوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ

رائچور (کرناٹک)

اپنا ضروری تعارف

منظور ہے گذارش احوال واقعی

ہمارے اس رسالہ سے ہمارے بعض اشرفی برادران میں فوراً یہ خیال پیدا ہوگا کہ یہ رسالہ لکھنے والا کسی اور گروپ کا آدمی ہوگا جب ہی تو اس نے کچھوچھہ مقدسہ کے علامۂ وقت، مایۂ ناز مقرر اور پوری اشرفیت کے صاحب اختیار نمائندہ مولوی ہاشمی میاں کے خلاف یہ رسالہ لکھ مارا ہے۔

خدا کرے ان میں سے کوئی مخلص اس کیلئے تیار ہو جائے کہ یہ دیکھنا چاہئے کہ بات کیا کہی جا رہی ہے؟ اور بات درست اور حقیقت پر مبنی ہے یا نہیں؟

مگر ہمارے برادران طریقت پہلے یہ دیکھنے کیلئے مستعد ہونگے کہ کہنے والا ہے کون؟ اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ پہلے اپنا تعارف کرا دوں۔

کچھ مجھ کو نہیں ہوا ہوں موج دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

بحمدہ تبارک و تعالیٰ ہر صحیح العقیدہ سنی مسلمان کو اپنے عقیدے کی پختگی کے ساتھ مسلمان ہونے پر ناز ہے۔ اسی طرح میں بھی صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہونے پر فخر کرتا ہوں اس کے بعد مجھے اپنی سیادت پر فخر و ناز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحیح العقیدہ سنی مسلمان اور صاحب نسب سادات گھرانے میں پیدا فرمایا لیکن میں ان سادات میں سے نہیں ہوں کہ صرف اپنی سیادت پر گھمنڈ کرتے ہیں کہ؟ جو اہل بیت کے فضائل میں جو آیات اور احادیث آئی ہیں انہیں پڑھ پڑھ کر عوام اور معتقدین کو زبردستی مرکز عقیدت ماننے پر مجبور کرتے ہیں۔ اور اپنے سامنے علمائے اہل سنت کی تحقیر کرتے ہیں۔ میرے خاندان کا ایسا طریقہ نہیں رہا ہے ہم جانتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عام امت کے بگڑنے اور گمراہ ہونے پر یقیناً تکلیف ہوتی ہے۔ اہل بیت المبارک کی اولاد کے بگڑنے اور

گمراہ ہونے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور زیادہ تکلیف ہوگی۔ اس لئے کہ ہم لوگ حضور کے گھر والے ہیں اسکا ہمارے خاندان کو ہمیشہ احساس رہا ہے۔ سب سے پہلے ہم صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں اس کے بعد ہمیں اپنی سیادت پر فخر ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم زبردستی عوام پر اپنا رعب جمانے کیلئے اپنی سیادت کا استعمال کریں جیسا کہ اکثر سادات ومشائخ میں بس ایک چیز باقی رہ گئی ہے کہ وہ صرف اپنے جد پر اور خاندان کے بزرگوں پر گھمنڈ کرتے ہیں ڈینگیں مارتے ہیں اور بے حا لفّی کرتے ہیں ان میں "پدرم سلطان بود" کے علاوہ اور کوئی جوہر دکھائی نہیں دیتا ہے میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ سیادت جزوی فضل ہے اور علم و زہد و تقویٰ فضل کلی ہے جو شخص سیادت کی دولت سے مالامال ہو کر بہرہ ور ہونے کیساتھ علم و زہد و تقویٰ کا حامل ہو تو کیا کہنے "سونے پر سہاگہ" جیسا کہ سادات ومشائخ مارہرہ مطہرہ اور سادات ومشائخ کچھوچھہ مقدسہ اور دیگر خاندانوں کے سادات ومشائخ جہاں یہ حضرات صحیح النسب سادات سے تھے وہیں علم و فضل و زہد و تقویٰ کی اونچی منزل پر فائز تھے یہ حضرات صرف اپنے نسب پر فخر کرنے والوں میں نہیں تھے۔ پدرم سلطان بود کے نعرے میں بور تھے بلکہ یہ حضرات خود سلطان تھے باوجود اہل نسب سادات ہونے کے ان حضرات نے کسب علم اور زہد و تقویٰ کے حصول میں کوئی کوتاہی نہیں کی اس کی راہ میں خوب محنتیں کیں۔ اور علم و عرفان کی بلند منزل پر فائز ہوگئے اور زہد و تقویٰ میں درجۂ کاملیت کو پہنچ گئے آج حد سے جل مٹے یہ حضرات اہل سنت کے دل کی دھڑکن کی حیثیت رکھتے ہیں یہ حضرات مسلک اعلیٰحضرت پر اتنی مضبوطی سے قائم ہے کہ لاکھوں لاکھو مسلمانوں نے ان حضرات کے وجود بابرکات سے ہدایت پائی سیدنا اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنے دست مبارک کو بتوسط سادات آل مارہرہ مطہرہ سلطان الاولیاء، غوث صمدانی محبوب سبحانی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست اقدس میں دینا پسند کیا اور سادات ومشائخ کچھوچھہ مقدسہ نے اپنے خاندان کو ہندوستان کے دیگر سادات ومشائخ سے ممتاز ہونے اور آنے والی نسل کی دینی سلامتی اور عقائد کے تحفظ کیلئے سیدنا اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ سے قرب حاصل کیا۔

سادات ومشائخ کچھوچھہ مقدسہ میں حضور سیدنا محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلک اعلیٰحضرت کی اشاعت کی چلتی پھرتی پاور فل مشین کہا جائے تو بیجا نہ گا کہ جنہوں نے اپنی تا ہر سیادت اور خداداد خطابت سے مسلک اعلیٰحضرت کی ایسی اشاعت فرمائی کہ اب بادِ سموم کے ہلاکت خیز جھونکے اس شجر اہل سنت کو تو کیا اس کی برگ و شاخ کو بھی ہلا نہیں سکتے مسلک اعلیٰحضرت کی حفاظت کے لئے صرف حضرت محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کا خطبۂ صدارت "مجدد اعظم" ہی کافی ہے۔

کچھ میری اپنی سیادت کے بارے میں

الحمدللہ میں اشرفی ہوں موجودہ دور کے یا اس سے پہلے کے پیرزادگان کچھوچھہ مقدسہ اور ان کے خلفاء کے واسطے سے نہیں بلکہ حضرت قطب راچور مخدوم سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہ المتوفی ۸۹۲ھ کے مبارک واسطے سے ہوں جن کے روضۂ منورہ کا میں پندرہواں سجادہ نشین ہوں۔ قطب رائچور (کرناٹک) خلیفہ ہیں اپنے والد ماجد مخدوم حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہ المتوفی ۸۵۱ھ کے اور آپ خلیفہ ہیں حضرت شیخ عارف ضیاء الدین کے اور آپ خلیفہ ہیں حضرت شیخ سعد الدین زنجانی قدس سرہ کے اور آپ خلیفہ ہیں حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے۔ ہمارے خاندان کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہمارے ہی خاندان سے سیکڑوں برس سے دکن میں سلسلہ اشرفیہ کی اشاعت ہورہی ہے کہ ہم صاحب نسب خاندان سے ہیں، نسب کی حفاظت کے لئے جتنے جتن ہمارے خاندان میں کئے گئے ہیں بہت کم خاندانوں میں اس قسم کا انتظام ہے اس لئے کہ نسب کا جاننا اور اس کو تحریر میں لاکر محفوظ رکھنا صاحبان نسب کیلئے ایک ضروری چیز ہے۔ صاحبان نسب کے پاس وہی شخص صاحب نسب مانا جائیگا جس کا نسب کسی بزرگ کی اولاد میں ہونا ثابت ہو، صاحب کتاب تحفۂ حنفیہ جہ میں فرماتے ہیں "تمام احکام ظاہرہ نسب و توارث و کفو کی بنا اسی انتساب مشہورہ متواترہ پر ہے جو شخص باعتبار طریق متعارف

ثبوت نسب کے سید ثابت ہوگا اس کی تعظیم و تکریم لازم ہوگی اور مرسل کا نسب بطریق شہرت و تسامع ایسا نہ ہوگا اگرچہ عند اللہ نفس الامر میں خاص ذریت طاہرہ بتولیہ علی شرفہا و علیہا التسلیم و التحیہ سے ہو احکام ظاہری من التکافو والاکرام وغیرہ ثابت نہ ہوں گے الخ۔ نسب کی حفاظت کیلئے حضرت میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں۔

زمرۂ سادات را حفظ حساب پشت بہ
تا نہ گردد پیش کس ایں پاک گوہر مشتبہ

اسی اصول کے پیش نظر میرے خاندان کے بزرگوں نے نسب نامے خاندانی قلمی مخطوطات و خاندانی بیاضوں کو محفوظ رکھا ہے پانچ سو سال پیشتر سے خاندانی مخطوطات و خلافت نامے و نسب نامے قلمی بیاضوں کی نسلاً بعد نسل حفاظت کرتے ہوئے آئے ہیں پانچ سو سال سے ہر صاحب سجادہ کی اس پر توثیق ضروری ہوتی ہے یہ قلمی بیاض، نسب نامہ، خلافت نامہ خاندان کے فلاں بزرگ کا ہی ہے اور مجھ تک پہنچا ہے۔ میرے خاندان کے بزرگوں نے صرف اپنے ہی خاندان کے نسب نامے اور خلافت نامے محفوظ (لکھے ہیں، بلکہ جنہیں) ہندوستان و بیرون ہند کے مشہور مشہور بزرگوں کے نسب نامے اور خلافت نامے محفوظ ہیں جنکے پاس نسب نامے نہیں ہوتے، اکثر اہل خاندان نے ہمارے خاندان سے اپنے نسب کی تصدیق کی۔ اور نسب نامے محفوظ کر لیے، ہمارے خاندان کی مسلم سیادت اور صاحب نسب ہونے پر شاہان زمانہ کے فرامین و مکتوبات اور دکن کے بزرگوں کی مشہور و معروف تاریخ، تاریخ مملکت بیجاپور، حدیقۃ الانساب، مرأۃ الحقیقت وغیرہ گواہ ہیں۔ ان سب حقائق کے باوجود ہمارے خاندان میں صرف اپنی سیادت پر فخر نہیں رہا ہمیشہ علماء اور زہد و تقویٰ کے حاملین کی سبب زیادہ عزت و قدر کی میرے خاندان کے بزرگوں نے عزلت نشینی و ترک ریاست کو ترجیح دی، میرے دادا محترم اور سیدی والدی رحمۃ اللہ علیہ دکن میں سب سے پہلے مسلک اعلیٰحضرت پر گامزن رہنے والے

سادات و مشائخ سے ہیں۔

ہاشمی میاں

اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے اصول کے خلاف

چند سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ شہزادۂ حضور محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سید محمد ہاشمی میاں صاحب نہ جانے کن اثرات سے متاثر ہو کر ایسی راہ پر چل پڑے ہیں کہ انکے والد محترم گرامی نے مسلک اعلیٰحضرت کی اشاعت کا جو کام کیا ہے سراسر اس کے خلاف ہے ایسا لگتا ہے کہ آپ اپنی سیادت و شہزادگی اور شاندار جوش خطابات کے سامنے کسی کو دیکھنے اور ماننے کیلئے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے عام سادات و مشائخ کی طرح اپنے خاندانی بزرگوں کی کرامات اور ان کی بارگاہوں میں بھیڑ بھاڑ کو دیکھ کر ہی مرکز قرار دیا ہے آنجناب بھی شاید حضور محبوب یزدانی سلطان اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی مقدس ذات کا سہارا لے کر کچھوچھہ کو مرکز قرار دینا چاہتے ہیں اسی وجہ سے علماء اہل سنت کی تحقیر و تذلیل کرنا اور مسلک اعلیٰحضرت کو کمزور کرنے کی راہ اختیار کیے ہوئے ہیں اسی لیے (دکھلی) نامی کتاب لکھی ہے۔ مجھے مجبوراً ان کی اس تحریر پر قلم اٹھانا پڑا

مجھے امید ہے کہ اہلسنت شخصی عقیدت سے بالاتر ہو کر انصاف و

دیانت، حقیقت و صداقت کی روشنی میں میری تحریر کو پڑھیں گے اور مسلک اعلیٰحضرت کی اہمیت اور اس کی صداقت کو خود ان کے والدِ محترم گرامی قدر حضرت سیدنا محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات سے معلوم کرنے کی کوشش کریں گے

بحمدہ تبارک و تعالیٰ ہم خاندانی اہل نسب سادات سے ہیں.

ہمارے بارے میں حضرت مولانا سید محمد مدنی میاں کچھوچھوی مدظلہ العالی نے محفل عام میں علی الاعلان یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

یہ "سید محمد حسینی" ان آل رسول اولاد حسین سادات سے ہے جن پر کربلا میں ظلم و ستم کیا گیا ان کے گھرانے کو شہید کیا گیا ان کے خیمے لوٹے گئے۔

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا سلسلۂ طریقت بفضلہ تبارک و تعالیٰ حضور سیدی سلطان اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف اتصال رکھتا ہے جس پر ہمیں اعتماد و فخر ہے، ہم سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں عقائد اور منبع و مرجع مسائل فقہ کیلئے سیدنا اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے تابع۔ ان سب راہوں میں ہم اپنے والد ماجد قدس سرہ کے بالکلیہ پیروکار و وفادار ہیں جو عقائد و اعمال میں تمام فرقوں پر گہری نظر رکھتے تھے گمراہ اور بددین فرقوں کے فساد و بطلان اور مسلک اہل سنت کی حقانیت کے عرفان پر جن کو اچھا خاصا عبور حاصل تھا جو آج بھی ان کی زریں تصانیف مبارکہ اور مختلف حاشیوں سے ظاہر ہے یہ حضور والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ہم پر انتہائی کرم اور بے پناہ پدرانہ شفقت تھی کہ آپ ہماری دنیا و آخرت سنوارنے اور سنبھالنے کیلئے یہ پُرزور نصیحت فرما گئے کہ خبردار! اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مسلک ہی اصل دین و سنیت ہے۔ اسی میں نجات ہے اور اعلیٰحضرت اپنی حجت پوری کر کے دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ اسی مسلک پر سختی سے قائم رہنا اور والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے آستانہ شریف اشرفیہ رائچور کی سجادہ نشینی کے لئے یہ رجسٹرڈ قید لگا دی کہ یہاں وہی سجادہ نشین ہو سکتا ہے جو اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مسلک کا سختی سے پابند ہو۔

اس سلسلہ میں ہم حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت کو اپنے اور مسلمانوں کیلئے صحیح رہنما تسلیم کرتے ہیں جو آپ نے اپنے استاذ حضرت مولانا وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنے خطبۂ صدارت "مجدد اعظم" میں تحریر فرمائی ہے۔ محدث اعظم ہند کچھوچھوی فرماتے ہیں۔

> میرے استاذ، فن حدیث کے امام کو بیعت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی سے تھی مگر حضرت کی زبان کو پیر و مرشد کا ذکر میرے سامنے کبھی نہ آیا اور اعلیٰحضرت کے بکثرت تذکرے محویت کے ساتھ فرماتے رہتے میں اس وقت تک بریلی حاضر نہ ہوا تھا، اس انداز کو دیکھ کر میں نے ایک دن عرض کیا کہ آپ سے آپکے پیر و مرشد کا تذکرہ نہیں سنتا اور اعلیٰحضرت کا آپ خطبہ پڑھتے رہتے ہیں، فرمایا کہ جب میں نے پیر و مرشد سے بیعت کی تھی بایں معنی مسلمان تھا کہ میرا سارا خاندان مسلمان کا خاندان سمجھا جاتا تھا مگر جب میں اعلیٰحضرت سے ملنے لگا تو مجھ کو ایمان کی حلاوت مل گئی اب میرا ایمان رسمی نہیں بلکہ بعونہ تعالیٰ حقیقی ہے جس نے حقیقی ایمان بخشا اس کی یاد سے اپنے دل کو تسکین دیتا رہتا ہوں (الی قولہ) محدث سورتی نے فرمایا، اعلیٰحضرت اس فن میں امیر المومنین فی الحدیث ہیں کہ میں سالہا سال صرف اس فن میں تلمذ کروں تو بھی ان کا پاسنگ نہ ٹھیروں، حضرت محدث صاحب قبلہ (سورتی) کے اس قسم کے

ارشادات نے میرے دل کو بریلی کی طرف
کھینچا اور بالآخر آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اعلیٰحضرت
کیا ہیں (المجدد اعظم از محدث اعظم)

مولوی ہاشمی میاں کی کتاب "کملی"

بہت سخت افسوس ہے کہ میاں مولوی ہاشمی نے اپنی اس کتاب میں جولب ولہجہ اختیار کیا ہے وہ سادات کی عظمت شان کے خلاف ہے تمام آل رسول تا آنکہ ہماری خانقاہ کچھوچھہ مقدسہ میں حضور سیدی سلطان اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اشرفی میاں، حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف اور حضرت محدث اعظم کچھوچھوی قدس سرہم اور زیب سجادۂ عالیہ کچھوچھہ حضرت مختار میاں مدظلہٗ الاقدس تک تمام اشرفی بزرگوں کے دامن اس سے پاک ہیں عام علماء اہل سنت اور اکابر علماء سنیت کیلئے ہمارے بزرگوں نے یہ رویہ اختیار نہیں کیا۔ خود حضرت محدث اعظم ہند نے جو اذیتیں برداشت فرمائی وہ تازہ ہیں، کوئی مثال نہیں دے سکتا کہ حضرت محدث اعظم ہند نے تحریراً یا تقریراً ایسا لب ولہجہ استعمال کیا ہو، یا اشارۃً کنایۃً علماء اہل سنت پر حملے کئے ہوں، ہمیں معلوم نہیں کہ مولوی ہاشمی میاں نے سادات کرام کی وسعت قلبی، عفو و درگزر، حلم و وقار کی راہ چھوڑ کر اور اشرفیت کے اعلےٰ معیار کو ترک کر کے کس کی سنت پر عمل کیا ہے اور سادات کا نام لے کر اپنے مضامین و انداز بیان سے سادات کرام کو بدنام کرنے کی کیوں بھرپور کوشش کی ہے، مولوی ہاشمی میاں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ اس طرح تذلیل و تحقیر اور گالیوں کا راستہ اختیار کر کے انہوں نے سادات کرام کے مراتب و درجات کو بلند کر دیا ہے اور اشرفیت کی عزت و آبرو کیلئے انہوں نے بہت بڑی خدمات انجام دی ہیں حتی کہ وہ اس پر خرد دستی میں مجبور رہے ہیں کہ انہوں نے اپنے اس خصوصی فن کمال سے کچھوچھہ مقدسہ کو علم و فضل کا عظیم مرکز بنا دیا ہے

اور اس پر خوش فہمی یہ کہ آپ نے اس کا نام جوش ہاشمی بھی رکھ لیا ہے۔

مولوی ہاشمی میاں کا ذاتی منطقی انداز

آپ اپنی کتاب "کملی" میں لکھتے ہیں۔

کنزالایمان جو قرآن پاک کا صحیح ترین ترجمہ ہے اس
پر علامہ مدنی میاں کے شبہات لکھنا ایک گھنونا
الزام ایک بدترین اتہام اور بے ہودہ اقدام
ہے آج تک بریلی شریف نے اس بدتمیزی پر
مصنف کو تنبیہ نہیں کی کتاب کے سرورق پر شیخ
الاسلام کو نامزد کر کے "بریلی" نے نامزدگی میں
پہل کی ہے لہٰذا اب کوئی بھی کچھوچھہ مقدسہ کو اس
کی نامزدگی سے نہ روکے اور تیار ہو جائے
پڑھنے کیلئے "لفظ کملی پر مولانا اختر رضا خاں صاحب
کے شبہات کا ازالہ"

مولوی ہاشمی میاں نے بات کس کس پہلو سے کہی ہے اور اس کو سمجھئے، مولوی ہاشمی صاحب کا اصل اعتراض یہ ہے کہ مولانا اختر رضا خاں صاحب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کملی کی نسبت کرنے پر توبہ کرائی ہے وہ غلط ہے اور جن علماء اہل سنت نے توبہ کرانے میں حمایت کی ہے وہ بھی غلطی پر ہیں اور اسی بنیاد پر کتاب کا نام "کملی" رکھا گیا ہے مگر میاں مولوی ہاشمی صاحب نے براہ راست خاص اس کملی پر سنجیدہ تحقیق کی تکلیف نہیں فرمائی بلکہ اس غلطی پر تنبیہ کیلئے مولوی ہاشمی میاں کی طبیعت اس لئے مچل رہی کہ جو کچھ ہو تحقیر و تذلیل کا کوئی گوشہ مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری اور علماء اہل سنت کیلئے نہ چھوڑا جائے اعتراض کا اچھا موقعہ ہاتھ لگا ہے

گالیاں دینے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی جائے چنانچہ اس روش کو اختیار کرنے کیلئے انہیں کسی نہ کسی بہانے کی ضرورت تھی۔ آپنے مولانا نوشاد عالم کی تصنیف "علامہ مدنی صاحب کے شبہات کا ازالہ" جس پر مولانا محمد مطیع الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کی تقدیم ہے اس کو حیلہ بنایا اور یہ اس طرح کہ کتاب تو لکھی ہے مولانا نوشاد عالم صاحب حنفی نے، تقدیم حضرت مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب کی ہے لیکن کتاب کے عنوان میں "شبہات" کی نسبت علامہ مدنی میاں کی طرف کی گئی ہے اور کتاب میں جو علامہ مدنی میاں کے اعتراض کہا گیا ہے وہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کے نزدیک بدتمیزی، بدترین اتہام اور بے ہودہ الزام ہے ـــ اب حیلہ دیکھئے

مولانا نوشاد عالم صاحب نے اور حضرت مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب نے مولوی ہاشمی میاں کے نزدیک اگرچہ یہ بہت بڑی غلطی اور بدتمیزی کی تھی مگر بریلی والوں نے اور خاص طور پر حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب نے مولانا نوشاد عالم صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب کو تنبیہ کیوں نہیں کی؟ لہٰذا اب بریلی والے خاص طور پر مولانا اختر رضا خاں صاحب اور ساتھ میں دوسرے علماء بھی ہماری گالیاں سننے کیلئے تیار ہو جائیں جو ہم نے اپنے تازہ شاہکار "گلی" کے آئندہ صفحات پر ان کی شان میں بیان کی ہیں۔

"ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند"

ہمارے نزدیک مولانا نوشاد عالم صاحب حنفی کا عنوان "شبہات کا ازالہ" ہرگز بے ہودہ الزام، بدترین اتہام اور بدتمیزی نہیں بلکہ حقیقت بیانی پر مبنی ہے، میاں مولوی ہاشمی صاحب کا اس کو ذاتی حملہ سمجھنا اور اس پر چراغ پا ہونا واقعہ کے خلاف صرف گالیاں دینے کیلئے حیلہ بیان کرنا ہے۔

واقعہ یہ ہیکہ مولانا نوشاد عالم نے شبہات کی نسبت کر کے اپنے لحاظ

رکھنے کا ثبوت دیا ہے ـــ مولوی ہاشمی میاں ہزار یہ صفائی دیتے رہیں کہ "علامہ مدنی میاں صاحب کو کنز الایمان کے ترجمہ پر کوئی شبہ نہیں، مگر علامہ مدنی میاں صاحب کے یہ الفاظ ......

قابل دید خوبی یہ ہے کہ ترجمہ میں ایک لفظ بھی
زیادہ نہیں ہے جو قوسین کے درمیان لکھا
جائے اور من گھڑت اضافہ کو معنی میں
اتصال کا حیلہ بنایا جائے۔

صاف گواہی دیرہے ہیں کہ علامہ مدنی میاں صاحب صرف شبہات ہی میں نہیں ہیں بلکہ شبہات سے آگے بڑھ کر بہت کچھ کہہ گئے ہیں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے ترجمہ میں قوسین کے الفاظ کو من گھڑت اضافہ کہہ کر معنی میں اتصال کا حیلہ قرار دینا علامہ مدنی میاں صاحب کی جس پرواز کو ظاہر کر گیا ہے وہ شبہات کہنے سے بھی بلند ہے۔

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے ترجمۂ قرآن میں قوسین کے الفاظ کو من گھڑت بتانا اعلیٰحضرت کے ترجمۂ قرآن کو عوام و خواص میں کھلے طور پر ناقابل اعتبار قرار دینا ہے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے قرآن حکیم کے معنی دل سے گھڑ کر سمجھائے ہیں جو فاسد تفسیر بالرائے ہے اور اس من گھڑت سے مسلک اہل سنت کے من گھڑت ہونے کی جو مار پڑ رہی ہے اسکا مولوی ہاشمی میاں کو کوئی احساس نہیں ہے نہ پرواہ ہے۔

مولوی ہاشمی میاں کی اس عبارت کو سامنے رکھ کر ہمیں اس امر کی طرف خاص توجہ دینی ہیکہ ـــــــ آپنے مولانا نوشاد عالم کی تصنیف پر بریلی والوں کو خصوصاً حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب کے سکوت کو حیلہ بنا کر ان کی تحقیر و تذلیل کیلئے ایک گالی نامہ تو لکھ ڈالا

گالیاں دینے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی جائے چنانچہ اس روش کو اختیار کرنے کے لئے انہیں کسی نہ کسی بہانے کی ضرورت تھی۔ آپ نے مولانا نوشاد عالم کی تصنیف "علامہ مدنی صاحب کے شبہات کا ازالہ" جس پر مولانا محمد مطیع الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کی تقدیم ہے اس کو حیلہ بنایا اور یہ اس طرح کہ کتاب تو لکھی ہے مولانا نوشاد عالم صاحب حنفی نے، تقدیم حضرت مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب کی ہے لیکن کتاب کے عنوان میں "شبہات" کی نسبت علامہ مدنی میاں کی طرف کی گئی ہے اور کتاب میں جو علامہ مدنی میاں کے اعتراض کہا گیا ہے وہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کے نزدیک بدتمیزی، بدترین اتہام اور بے ہودہ الزام ہے — اب حیلہ دیکھئے

مولانا نوشاد عالم صاحب نے اور حضرت مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب نے مولوی ہاشمی میاں کے نزدیک اگرچہ یہ بہت بڑی غلطی اور بدتمیزی کی تھی مگر بریلی والوں نے اور خاص طور پر حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب نے مولانا نوشاد عالم صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب کو تنبیہ کیوں نہیں کی؟ لہٰذا اب بریلی والے خاص طور پر مولانا اختر رضا خاں صاحب اور ساتھ میں دوسرے علماء بھی ہماری گالیاں سننے کیلئے تیار ہو جائیں جو ہم نے اپنے تازہ شاہکار "گلی" کے آئندہ صفحات پر ان کی شان میں بیان کی ہیں۔

"ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند"

ہمارے نزدیک مولانا نوشاد عالم صاحب حنفی کا عنوان "شبہات کا ازالہ" ہرگز بے ہودہ الزام، بدترین اتہام اور بدتمیزی نہیں بلکہ حقیقت بیانی پر مبنی ہے، میاں مولوی ہاشمی صاحب کا اس کو ذاتی حملہ سمجھنا اور اس پر چراغ پا ہونا واقعہ کے خلاف صرف گالیاں دینے کیلئے حیلہ بیان کرنا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مولانا نوشاد عالم نے شبہات کی نسبت کر کے اپنے لحاظ رکھنے کا ثبوت دیا ہے — مولوی ہاشمی میاں ہزار یہ صفائی دیتے رہیں کہ "علامہ مدنی میاں صاحب کو کنز الایمان کے ترجمہ پر کوئی شبہ نہیں، مگر علامہ مدنی میاں صاحب کے یہ الفاظ......

قابل دید خوبی یہ ہے کہ ترجمہ میں ایک لفظ بھی زیادہ نہیں ہے جو قوسین کے درمیان لکھا جائے اور من گھڑت اضافہ کو معنی میں اتصال کا حیلہ بنایا جائے۔

صاف گواہی دے رہے ہیں کہ علامہ مدنی میاں صاحب صرف شبہات ہی میں نہیں ہیں بلکہ شبہات سے آگے بڑھ کر بہت کچھ کہہ گئے ہیں، اعلیٰحضرت قدس سرہ کے ترجمہ میں قوسین کے الفاظ کو من گھڑت اضافہ کہہ کر معنی میں اتصال کا حیلہ قرار دینا علامہ مدنی میاں صاحب کی جس پرواز کو ظاہر کر گیا ہے وہ شبہات کہنے سے بھی بلند ہے۔

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ترجمۂ قرآن میں قوسین کے الفاظ کو من گھڑت بتانا اعلیٰحضرت کے ترجمۂ قرآن کو عوام و خواص میں کھلے طور پر ناقابل اعتبار قرار دینا ہے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے قرآن حکیم کے معنی دل سے گھڑ کر سمجھائے ہیں جو فاسد تفسیر بالرائے ہے اور اس من گھڑت سے مسلک اہل سنت کے من گھڑت ہونے کی جو مار پڑ رہی ہے اسکا مولوی ہاشمی میاں کو کوئی احساس نہیں ہے نہ پرواہ ہے۔

مولوی ہاشمی میاں کی اس عبارت کو سامنے رکھ کر ہمیں اس امر کی طرف خاص توجہ دینی ہے کہ — آپ نے مولانا نوشاد عالم کی تصنیف پر بریلی والوں کو خصوصاً حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب کے سکوت کو حیلہ بنا کر ان کی تحقیر و تذلیل کیلئے ایک گالی نامہ تو لکھ ڈالا۔

اس لئے کہ اس میں انہیں اپنے برادر گرامی علامہ مدنی میاں کی توہین نظر آئی مگر علماء دیوبند جنہوں نے منہ بھر کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور بدترین گستاخیاں کیں جن پر بحکم شرع مذہب متکلمین پر کفر وارتداد کا حکم ہے بلکہ جو ان کے کفر میں اطلاع کے بعد شک کرے ان پر بھی کفر کا حکم دیا گیا ہے ان کے کفر وارتداد پر سکوت کرنے والے کف لسان کرنے والے اپنے (میاں مولوی ہاشمی صاحب کے) استاد مولوی ظفرادیبی کو سر پر کیوں بٹھایا ہے ان کی قصیدہ خوانی اپنی اس کتاب "کھلی" میں کر کے اپنے مریدین معتقدین بلکہ عام مسلمانوں کی گمراہی کا راستہ کس لئے کھولا ہے.

اپنے برادر محترم علامہ مدنی میاں صاحب کیلئے گھسیٹ تان کر غلط توہین قرار دیتے ہوئے اس پر سکوت کرنے والوں کو تو وہ برداشت نہ کر سکیں. اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلے ہوئے مرتد گستاخوں کے کفر ارتداد پر سکوت کرنے والے مولوی ظفرادیبی سے یہ محبت وعقیدت —

ایں چہ بوالعجبی ست ، آخر مولوی ہاشمی میاں ہیں کیا ؟

کف لسان کا فتنہ

یہ عنوان اپنے مضامین کے اعتبار پر اہم ہے جو مولوی ہاشمی میاں کی "کھلی" کی کچھ تحریروں کی وجہ سے لوگوں کے کفر وارتداد میں پھنس جانے کے خطرات کے پیش نظر باندھا گیا ہے جس کو ہم چار ابواب میں تقسیم کر رہے ہیں.

۱- دیوبندی مولوی ۲- مولوی ظفرادیبی ۳- مولوی ہاشمی میاں کے کئی دور ۴- مطالبہ ،

(۱) یہاں ہم ان صف اول کے دیوبندی مولویوں کا ذکر کر رہے ہیں جن

کو دیوبندی قوم اپنے سب سے بڑے دینی و دنیاوی رہنماؤں میں شمار کرتی ہے ان کے نزدیک ان کے یہ بڑے بڑے مولوی بہت بڑے محدث، مفسر، فقیہ، منطقی، فلسفی اور عربی ادب کے ماہر تھے، اس قوم کے نزدیک ان کے یہ مولوی تصوف وعرفان میں دنیا کے بے مثال عارف وولی تھے ان کے نزدیک دنیا کے گوشے گوشے میں ان کے علم وفن اور ولایت کی دھاک بیٹھی ہوئی ہے، ان مولویوں کے موٹے موٹے ٹائیٹلوں اور ان کی کتابوں کی وجہ سے دیوبندی عوام وخواص کے ذہنوں میں ان مولویوں کی عام غلطیاں تو الگ ان دیوبندی مولویوں کے موٹے موٹے کھلے ہوئے کفر وارتداد کو بھی کفر وارتداد مان کر ان مولویوں کو کافر ومرتد ماننے کیلئے تیار نہیں ملیں گے ، الا ماشاء اللہ تعالیٰ — یہ تو دیوبندی تھے.

ان کے ساتھی وصلح کلی اور بعض وہ سنی کہلانے اور کہلوانے والے بھی ہیں، جو اللہ عزوجل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ان دیوبندی اکابر کی شدید گستاخیوں گالیوں اور کفر وارتداد کو نظر انداز کر کے ان پر رحم کھائے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ جوش ہمدردی میں ان کو کافر ومرتد کہنے سے انکار کرتے ہیں اور وہ کفر وارتداد جو مذہب متکلمین پر بھی کفر وارتداد ہے اس کو اسلام وایمان قرار دینے کے مجرم ہیں ان میں سے مولوی ظفرادیبی بھی ہیں جو مولوی ہاشمی میاں کے تحریراً اقراری استاد ہیں یہاں یہ خیال رہے کہ وہ چاروں بڑے بڑے دیوبندی مولوی ۱- مولوی رشید احمد گنگوہی ۲- مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم ۳- مولوی اشرف علی تھانوی ۴- مولوی خلیل احمد انبیٹھوی پر کفر وارتداد کا حکم لگانے میں مکۂ معظمہ ، مدینۂ منورہ ، اور عرب وعجم کے بکثرت مستند ومعتمد، عظیم المرتبہ علماء اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے ساتھ ہیں جن کے علم وفضل اور ان پر اعتماد کا دیوبند کو بھی اقرار ہے۔ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی فرماتے ہیں.

چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ جرائم پیشہ مجرموں
کے ایک ایک جرم کو آشکار اس طرح کر دیا کہ کفر،
وارتداد کے ملزموں کو عرب و عجم کے علماء و مشائخ
کے سامنے ننگا کر کے کھڑا کر دیا اور ان عادی
مجرموں کو حل وحرم میں اتنے اکابر علماء و مشائخ
نے مجرم کفر وارتداد کا فتویٰ دیا کہ چودہ صدیوں
میں کسی فرقہ کے کسی مجرم فرد پر اتنی بڑی تعداد
کا اتفاق تاریخ میں موجود نہیں (مجدد اعظم از محدث اعظم)

ان چاروں دیوبندی مولویوں اور ان پر حکم کفر وارتداد، اور ان کے کفر وارتداد پر سکوت اختیار کرنے والوں کے حکم کفر سے مولوی ہاشمی میاں اچھی طرح سے واقف ہیں یہ اور بات ہے کہ ان پر مرتد دیوبندیوں کے کفر وارتداد اور شان الوہیت ورسالت میں ان کی خبیث گستاخیوں پر مولوی ظفر ادیبی کی استادانہ عقیدت ومحبت بھی غالب ہو گئی ہے۔

یہ مولوی ظفر ادیبی صاحب مولوی ہاشمی میاں کے وہی اقراری استاد محترم ہیں جو میرے زمانۂ قیام اشرفیہ میں دار العلوم اشرفیہ مبارکپور میں مدرس ومعلم تھے اور اپنے زمانۂ تدریس میں کف لسان تحریک کے بانی تھے یعنی وہ چاروں دیوبندی اکابر جن پر دنیا کے معتمد ومستند علماء دین نے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے ان کو کافر ومرتد ماننے سے انکار کیا، حسام الحرمین پر دستخط کرنے سے منکر ہوئے، یہ وہی ظفر ادیبی ہیں جنہوں نے حسام الحرمین کا مذاق اڑایا کہ چاروں کتابوں کے ساتھ پانچویں کتاب حسام الحرمین پر ایمان لانا ضروری ہے، یہ وہی ظفر ادیبی ہیں جو علماء اہل سنت کے ساتھ اس سلسلہ میں استہزاء کرتے رہے، یہ وہی ظفر ادیبی ہیں جنہوں نے جب کہ حضور سید العلماء کے ساتھ بکثرت علماء اہل سنت مبارکپور میں رونق افروز

تھے اس فتنۂ کف لسان سے متعلق سوالات مرتب کر کے مولانا عبید الرحمٰن کے ذریعہ علماء اہل سنت کی خدمات میں انہیں نیچا دکھانے کیلئے پیش کئے تھے۔ یہاں یہ امر انتہائی اہم ہے کہ میرے استاد محترم حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسی کف لسان کی بنیاد پر مولوی ظفر ادیبی کی سخت مخالفت کر کے اشرفیہ مبارکپور سے الگ ہونے پر مجبور کیا تھا اور اس سلسلہ میں حضرت نے اپنے مآل کی بھی پرواہ نہیں کی تھی ہمارے علم کے مطابق مولوی ظفر ادیبی صاحب ابھی تک اپنے کف لسان کے مسلک پر قائم ہیں ابھی تک ان کی طرف سے ایسا کوئی اعلان پڑھنے یا سننے میں نہیں آیا کہ انہوں نے مرتد اکابر دیوبند کے کفر وارتداد کا اقرار کیا ہو بلکہ چند سال پہلے انہوں نے آنجہانی مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کے کف لسان کی حمایت کی ہے۔

(۳) اس زمانہ میں جبکہ مولوی ظفر ادیبی صاحب کی تحریک کف لسان اشرفیہ مبارکپور میں علم وفن کی آمیزش کے ساتھ چل رہی تھی، کچھ طلبا اپنے استاد مولوی ظفر ادیبی سے بے حد متاثر تھے اور ان کے کف لسان یعنی مرتد اکابر دیوبند کو کافر ومرتد ماننے سے انکار میں شریک ہو گئے تھے علماء اہلسنت کے مواخذہ کے بعد مولوی ہاشمی میاں نے تو جلد ہی مولوی ظفر ادیبی سے علیحدگی کا اظہار کر دیا، کچھ عرصہ بعد مولانا عبید الرحمٰن صاحب بھی ان سے الگ ہو گئے البتہ اب جبکہ مولوی ہاشمی میاں کچھوچھوی تجدید واحیاء دین کو اپنے سادات اختیارات سے بیلی سے کچھوچھہ شریف منتقل کر رہے ہیں۔ انہوں نے پھر چھوڑے ہوئے استاد مولوی ظفر ادیبی سے عقیدت ومحبت کی تجدید فرمائی ہے۔ آپ مولوی ہاشمی میاں کی کتاب "کملی" دیکھئے انہوں نے مولوی ظفر ادیبی صاحب کے ساتھ اپنی عقیدت اور استادی کے اعلیٰ ومستحکم رشتہ کا اظہار انہیں مفکر اسلام، اور علماء کی اصلاح

کرنے والا مان کر کیا ہے مولوی ظفرادیبی کی عبارتوں کے حوالوں کی بہ ہمارے علماء اہلسنت کے مقابلہ میں ان کا رعب بٹھانے کی انتھک کوشش کی ہے تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔

اب کیا ہے مولوی ہاشمی میاں کے مریدین، ان کے جذباتی عقیدت مند اور بھولے بھالے سنّی یہ سمجھ کر کہ مولوی ظفرادیبی صاحب ہمارے مرکز عقیدت، آبروئے اشرفیت جناب مولوی ہاشمی صاحب کے قابل احترام ولائق تقلید استاد اور ان کی تعریف کے مطابق بہت بڑے علامہ و قدوۃ علماء بریلوی، علماء کچھوچھوی بلکہ علماء زمانہ کی اصلاح کرنے والے اور ان سب سے برتر حامل دین ہیں یقیناً ان کا راستہ صحیح ہوگا۔ مولوی ظفرادیبی کا مسلک بلکہ دیوبندیت کو ماننے میں تامل نہیں کرینگے اور یہ تو پہلے ہی ان کے ذہنوں میں بٹھا دیا گیا ہے کہ بریلوی علماء اہل سنت جاہل و ناقابل اعتبار ہیں و رہے علماء کچھوچھہ تو مولوی ہاشمی میاں نے اپنی قیادت میں انھیں مولوی ظفرادیبی کا مطیع و مقتدی بنا ہی دیا ہے اسلئے کہ علماء کی اصلاح کی ابتداء گھر سے ہی کی جائیگی، جب مولوی ظفرادیبی علماء و مشائخ کچھوچھہ کے مطاع و مقتدا ٹھہرے تو مولوی ہاشمی میاں کی رہنمائی میں عوام اہلسنت کے دین و سنیت کا جو حشر ہوگا وہ ظاہر ہے اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

پہلے سے ہی ہم میاں مولوی ہاشمی کی طرف سے مطمئن نہیں رہے ہیں میں نے خود مولوی ہاشمی میاں کے کئی دور دیکھے ہیں جنھیں مندرجہ ذیل صورتوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۱۔ پہلا سنیت پر سختی کا۔
۲۔ مولوی ظفرادیبی کے ساتھ سنیت سے برگشتگی کا۔
۳۔ پھر سنیت پر سختی کا یہ وہی دور ہے جبکہ روافض کیخلاف مولوی ہاشمی میاں نے زوردار تحریک چلائی تھی گرفتار بھی ہوئے تھے تڑی پار بھی کئے گئے تھے۔

۴۔ چوتھا دور روافض کے ساتھ دوستی گانٹھنے کا۔
۵۔ بوہروں کے ساتھ کا۔
۶۔ پھر سنیت پر سختی کا۔
۷۔ ساتواں دور اب پھر مولوی ظفرادیبی کو اپنا اور علماء اہلسنت کا قائد دینی ماننے کا۔

اندازہ کیجئے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کیا ہیں ؟

مطالبہ

مولوی ہاشمی میاں ہمارے اس مضمون سے اگرچہ اغ پا ہوتے ہیں خوب ہو جائیں ایک آدھ گالی نامہ لکھ کر اور چھاپ دیں اور آگے بڑھ کر اپنے معتقدین کو اشرفیت کی مخالفت جتا کر لڑنے بھڑنے کیلئے ابھار دیں مگر ہمارا یہ مطالبہ اپنی جگہ پوری قوت سے برقرار رہیگا کہ اگر ان کے نزدیک مولوی ظفرادیبی سنی صحیح العقیدہ ہیں اور ہمارا الزام غلط ہے تو مولوی ظفرادیبی صاحب سے چاروں اکابر علماء دیوبند کی تکفیر کا شرعی اعلان کرائیں ان سے شرعی طور پر حسام الحرمین پر قبولیت کی دستخط حاصل کر کے تشہیر کریں اگر مولوی ہاشمی میاں یہ نہ کرا سکیں اور ہمیں امید بھی نہیں کہ وہ کرا سکینگے تو خود مولوی ظفرادیبی سے اپنے قطع تعلق و برارت کا شرعی اعلان کریں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ فخر سیادت کی وجہ سے سب کچھ ان کیلئے جائز ہو جائے گا اور اگر مولوی ہاشمی میاں یہ سب کچھ نہ کر سکیں تو ہم اہلسنت سے درخواست کرینگے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت اور حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی وفاداری کے خاطر مولوی ہاشمی میاں سے قطع تعلق کرلیں۔

کملی کے واقعہ کی اصل کیفیت

مولوی ہاشمی میاں کے اعتراضات سامنے آنے کے بعد انداز بیان سے قطع نظر ہمیں سنجیدگی سے یہ دیکھنا ہوگا کہ حضرت مولینا اختر رضاخاں صاحب، حضرت مولینا بدرالدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولینا مفتی شریف الحق صاحب کا قصور کیا تھا؟ جس پر ان علماء کو گالیاں سننی پڑیں جس سے عام اہلسنت کو سخت تکلیف پہنچی۔

واقعہ یہ ہے کہ ان حضرات نے "کملی" اور "کملیا" کو حسب معنی تصغیر ہی سمجھا چونکہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے اصول ان کے سامنے تھے ان کی وفادار مومنانہ طبیعت نے گوارا نہیں کیا کہ اس کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کی جائے اور ایک عالم دین کے لئے حکم یہی ہے کہ غیر منصوص امور میں جہاں محقق و مستند قول علماء پر بھی اطلاع نہ ہو اس کی شرعی بصیرت جس حکم پر اس کا دل جمادے اسی پر عمل کرے اور عوام کو اسی پر عمل کرنے کا حکم دے، یہی وہ بنیاد ہو سکتی ہے۔ جس پر حضرت مولینا اختر رضاخاں صاحب نے اس مجلس میں توبہ کا حکم دیا۔ اور دوسرے علماء نے اس کی تائید کی۔ ہاں اگر بعد میں شرعاً یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حکم صحیح نہیں تھا تو اس سے خود رجوع کرے اور عوام کو رجوع کرنے کا حکم دے۔

مولوی ہاشمی میاں نے مولینا مدنی میاں صاحب کی جو تحریر اپنی اسی کتاب "کملی" کے ص۳۰۳ پر نقل کی ہے اس میں یہ مفہوم موجود ہے اور یہی طریقہ ائمہ دین مشائخ فقہاء و علماء کا رہا ہے اور اسی پر عمل ہے۔

حق یہی ہے کہ تصغیر سمجھنے کیلئے اتنا ہی کافی تھا کہ کملی اور کملیا چھوٹے کمبل کو کہتے ہیں۔ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی کتاب "کملی" ص۳۷ پر لغات سے کملی کے جو معنی خود نقل کئے ہیں اس میں چھوٹا

کمبل چھوٹا سا کمبل موجود ہیں ہمیں یہاں کملی کے استعمال کی تحقیق مقصود نہیں بلکہ یہ عرض کرنا ہے کہ ان علماء کا تصغیر سمجھنا اور اس کی نسبت حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کرنے کو ناجائز کہنا شرعاً صحیح تھا۔ مولوی ہاشمی میاں نے جو اکابر اہل سنت کے اقوال و سکوت نقل کئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ناحق الزامات اور گالیوں تک تجاوز کیا ہے وہ کسی صورت مناسب نہیں ہے۔

اولاً ہم بدگمانی نہیں کر سکتے کہ ان علماء کو اس کا علم تھا، ثانیاً اگر علم بھی تھا تو ان علماء سے وجہ پوچھی جا سکتی تھی کہ ان اکابر علماء کے استعمال یا سکوت کے بعد آپ کیوں عدم جواز کا حکم دے رہے ہیں اسلئے کہ خلاف پر ان کے نزدیک اصول کا ہونا ممکن ہے جس سے عدم جواز کا حکم دینے پر کوئی الزام نہیں آئے گا اور اکابر کی توہین اور ان پر توجہ در جوع کا وجوب قطعاً غلط ہوگا۔

مولوی ہاشمی میاں کا یہ الزام باطل ہے کہ حضرت مولینا اختر رضاخاں صاحب اور ان کے رفقاء نے ایسا فتوےٰ دیا ہے جس سے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ حضرت علامہ نقی علی خاں محقق بریلوی، حضرت صدر الافاضل، حضرت صدر الشریعہ حضرت محدث اعظم کچھوچھوی رحمہم اللہ تعالیٰ کی توہین ہوتی ہے اور ان اکابر پر توبہ لازم آتی ہے، میاں مولوی ہاشمی صاحب کے اس تعسف اور گھسیٹ تان کی منطق کو مان لیا گیا تو قرن اول سے اب تک اکابر و اصاغر اہل علم و ارباب طریقت زد میں آجائینگے۔

ہمیں افسوس ہے کہ اس سلسلہ میں مولوی ہاشمی میاں نے اپنی "کملی" کے بعض مقامات خاص طور پر ص۶ پر ایسا غلط انداز اختیار کیا ہے اور ناجائز گھسیٹ تان سے لوگوں کو علماء اہل سنت کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی ہے جس سے اہل سنت میں ٹکراؤ ہوگا اور ان میں اختلاف و افتراق کے جذبات بھڑکینگے اور میاں مولوی ہاشمی صاحب تماشا دیکھتے رہینگے۔ ان کی کتاب "کملی" ص۶۷ و ص۶۸ پر یہ عبارت دیکھئے۔

مفتی بدرالدین کی توبہ اختر رضا کو مبارک ہو۔ مگر یہ کملی، کالی کملی، رحمت والی کملی اور کالی کملی والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے اور لکھنے اور برقرار رکھنے کی وجہ سے فاضل بریلوی کو، محقق بریلوی کو صدر الشریعہ کو، صدر الافاضل کو، محدث اعظم ہند کو، مفتی اعظم ہند کو، علامہ میرٹھی اور علامہ اعظمی وغیرہ کو توبہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں یہ تو ازہری صاحب کا پیدا کردہ فتنہ ہے جو اکابر کو بھی توبہ کرنے کی دعوت دے رہا ہے، ان کو خطا کار، گنہگار، حرام کار اور مجرم بنا رہا ہے۔

اس کے بعد میاں مولوی ہاشمی صاحب نے لوگوں کو یوں بھڑکایا ہے۔ اے امام احمد رضا اور ان کے والد بزرگوار کے شیدائیو! اے صدر الافاضل اور صدر الشریعہ کے دیوانو! اے محدث اعظم ہند اور مفتی اعظم ہند کے وفادارو! اے علامہ میرٹھی اور علامہ اعظمی کے عقیدتمندو! مولانا اختر کی زبان پر تالا لگاؤ تاکہ اعلحضرت فاضل بریلوی کو، ان کے جلیل القدر والد کو، ان کے جلیل القدر دوست کو، ان کے جلیل القدر شاگرد کو، ان کے جلیل القدر پیر زادے کو، ان کے جلیل القدر صاحبزادے کو، ان کے جلیل القدر فرماں برداروں کو گنہگار، حرام کار اور مجرم نہ باور کرا سکیں (کملی، ص۶ و ص۶)

ہم برادران اہلسنت سے درخواست کرتے ہیں کہ میاں مولوی ہاشمی کی ان عبارتوں میں ان کے قول و اصول کو غور سے دیکھیں اور ہماری تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

اولاً حضرت مولانا اختر رضا صاحب ازہری نے ہرگز ایسا نہیں کہا ہے نہ ایسا باور کرایا ہے مولوی ہاشمی میاں نے اپنی گھسیٹ تان کی منطق یوں چلائی ہے کہ۔

اعلحضرت امام بریلوی، ان کے والد ماجد حضرت محقق بریلوی حضرت صدر الشریعہ، حضرت صدر الافاضل، حضرت محدث اعظم ہند، حضرت مفتی اعظم ہند نے کملی کے استعمال کو ناجائز و حرام نہیں کہا بلکہ ان میں سے بعض حضرات نے استعمال کیا ہے، بعض نے استعمال پر سکوت اختیار کیا ہے۔

بخلاف اس کے مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری جو ان تمام اکابر سے علم و فضل میں کم ہیں اور عمر میں سب سے چھوٹے ہیں کملی کے استعمال کو ناجائز و حرام بتا کر کہنے والے سے توبہ بھی کرائی ہے۔ اس سے مولوی ہاشمی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا کہ مولانا اختر رضا صاحب ازہری نے ان ہمارے بڑے بڑے عالموں کو بھی حرام کا مرتکب، گنہگار خطا کار ٹھہرا دیا ہے جس سے ان اکابر پر توبہ لازم آرہی ہے، مولوی ہاشمی میاں یہ نتیجہ نکالنے کے بعد اپنا فیصلہ یوں سنا رہے ہیں کہ یہ اکابر "کملی" کے لفظ کو استعمال کرنے یا اس پر سکوت اختیار کرنے کی وجہ سے گنہگار، خطا کار نہ ہوئے بلکہ "کملی کے لفظ کو استعمال کرنا" ناجائز بتا کر مولانا اختر صاحب نے فتنہ اٹھایا ہے جس سے ان اکابر پر یہ الزام عائد ہو رہے ہیں۔ لہٰذا مولوی ہاشمی میاں لوگوں کو ابھار رہے ہیں ان کے جذبات کو بھڑکا رہے ہیں کہ اے اعلحضرت امام بریلوی، محقق بریلوی، صدر الشریعہ، صدر الافاضل محدث اعظم ہند مفتی اعظم ہند کے دیوانو! عقیدتمندو اور شیدائیو! میدان میں اتر آؤ اور مولانا اختر کے منہ پر تالا لگاؤ اور اگر موقعہ آ ہی آجائے اور لوگ مزاحمت کریں تو اپنے اکابر کی عزت و آبرو بچانے کے لئے سر پھٹول کے لئے بھی تیار رہو ورنہ تمہاری دیوانگی، عقیدتمندی اور شیدائی کا دعوٰی ہی غلط ہوگا۔

یہ ہے اہل سنت میں پھوٹ ڈالنا، لڑانا اور پھر تماشا دیکھنا

واہ میاں غازئ ملت مولوی ہاشمی صاحب!

ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ناجائز مخالفت میں جب کوئی جوش پر ہوتا ہے اس کو اپنے ہی اصول پر اپنے ہی ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار لینے کا ہوش نہیں رہتا۔ مولوی ہاشمی میاں کے یہاں یہ اچھی طرح دیکھ لیجئے کہ ان کا یہ کاری وار خود ان کے برادر محترم مولانا مدنی میاں صاحب پر کیسا پڑ رہا ہے۔

نماز میں لاوڈ اسپیکر کا استعمال ناجائز ہے نماز کو فاسد کر دیتا ہے، اس پر حضرت مفتی اعظم ہند، حضرت صدر الشریعہ حضرت محدث اعظم، حضرت شیر بیشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خاں حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، حضرت حافظ ملت استاذ العلماء مولانا حافظ عبد العزیز صاحب سربراہ اشرفیہ مبارکپور، حضرت سجادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ مولانا مختار میاں مدظلہ العالی کے استاد گرامی حضرت مولانا مفتی عبد الرشید خاں صاحب فتحپوری بانی جامعہ عربیہ ناگپور، حضرت مولانا غلام جیلانی میرٹھی، حضرت علامہ مفتی رفاقت حسین صاحب وغیرہم رحمہم اللہ تعالےٰ فتاویٰ موجود ہیں یہاں ہم خاص طور پر حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی کا فتوے درج کر رہے ہیں

ملاحظہ فرمائیں

> .... اور زید کا یہ دعوے بالکل حق ہے
> کیونکہ اول تو لاوڈ اسپیکر ایک سنت کو مٹا رہی ہے
> رسول پاک (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے کثرت
> جماعت میں مکبرین کو قائم کرنے کا حکم دیا تھا۔
> اس آلہ (لاوڈ اسپیکر) نے اس سنت کو ختم کر دیا،
> اور جو چیز کسی سنت سے مزاحمت کرے بدعت
> ہے دوسرے نماز میں امام کو وہی لقمہ بھی دے سکتا ہے
> اور وہی تکبیر بھی کہہ سکتا ہے جو خود شریک نماز ہو،
> اگر نماز سے باہر کوئی امام کو لقمہ دے۔ امام قبول کرے
> تو نماز نہ ہوئی یعنی امام اور مقتدیوں کی نماز گئی اور اتنی بات
> تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ لاوڈ اسپیکر نہ شریک نماز
> ہے نہ شریک نماز ہو سکتی اس میں اہلیت ہے وہ تو ایک
> آلہ ہے نمازی نہیں ہے تو اس کی تکبیر پر عمل کرنا ایک
> خارج از نماز کے کہنے پر عمل کرنا ہے جس پر نماز نہ ہوگی......
> .... فقط کتبہ ...... ابو المحامد محمد

الاشرفی الجیلانی نزیل بنارس

اکابر اہلسنت نے نماز میں لاوڈ اسپیکر استعمال کرنے کے خلاف جو فتوے دیئے ہیں ان سب کو ہم یہاں نقل نہیں کر سکتے آپ نے اوپر حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالےٰ کا فتویٰ تو ملاحظہ فرمالیا۔

حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی کے قول پر لاوڈ اسپیکر پر نماز ہوگی ہی نہیں ہی اب یہ بھی دیکھ لیجئے کہ حضور محدث اعظم ہند کے شاہزادے۔

: مولانا مدنی میاں صاحب کے قول پر لاوڈ اسپیکر پر نماز ہو جائیگی

مولانا مدنی میاں صاحب کا قول دیکھئے وہ لکھتے ہیں۔

> میرے علم میں لاوڈ اسپیکر کی موجودگی میں بغیر
> مکبرین کے بھی انتقالات ارکان میں کوئی حرج نہیں،
> لیکن چونکہ بعض مقتدر علماء کرام اور مفتیان عظام
> لاوڈ اسپیکر کی آواز پر انتقال کو فساد نماز کا موجب
> قرار دیتے ہیں تو اس صورت میں جمع بین المذہبین
> کی یہ بہترین صورت ہے کہ لاوڈ اسپیکر کے
> ساتھ حسب ضرورت مکبرین کا تقرر بھی کر لیا جائے
> تاکہ ان علماء کرام کے ہم خیال افراد کو بھی برأت
> ذمہ کا یقین حاصل رہے
> (مجموعۂ فتاویٰ علماء شرعی بورڈ ص۴۲)

مولانا مدنی میاں صاحب مدظلہ العالی نے لاؤڈاسپیکر پر نماز فاسد ہونے والوں کی رعایت کیلئے یہ ترکیب تو بتادی کہ ان کی برأت ذمہ کیلئے مکبرین کا تقرر بھی لاؤڈاسپیکر کے ساتھ کرلیا جاتے مگر صفائی کے ساتھ یہ بھی بیان کردیا کہ بغیر مکبرین کے لاؤڈاسپیکر پر نماز ہو جائیگی۔

اب میاں مولوی ہاشمی صاحب کی تلوار دیکھے کہاں کہاں چلتی ہے اور میاں مولوی ہاشمی صاحب کے گالیاں نوازی کے مذہب پر کس کس کی عزت وآبرو خاک میں ملتی ہے۔

میاں مولوی ہاشمی میاں کے والد ماجد حضور محدث اعظم ہند سمیت بڑے بڑے علماء اکابر اہل سنت کے نزدیک نماز نہیں ہوگی، نماز ذمہ میں رہیگی، ان نمازوں کا دوہرانا فرض ہوگا، ورنہ مولانا مدنی میاں سمیت جس جس نے لاؤڈاسپیکر پر نماز پڑھ کر دوہرائی نہیں ہے مولوی ہاشمی میاں کی کرم فرمائی پر تارک الصلوٰۃ، فاسق فاجر، حرام کار، گنہگار مجرم ٹھہرینگے اور اگر میاں مولوی ہاشمی صاحب اپنے برادر گرامی مولانا مدنی میاں صاحب اور ان کے ساتھیوں کو بچانا چاہتے ہیں تو ان ہی کے مذہب پر حضور محدث اعظم ہند، حضور مفتی اعظم ہند، حضور صدر الشریعہ، حضرت سجادہ نشین مولانا مختار میاں کے استاد گرامی مولانا مفتی عبدالرشید صاحب وغیرہم اکابر اہل سنت، خطاکار، گنہگار اور میاں مولوی ہاشمی صاحب کی زبان فیض ترجمان سے کیا کیا قرار پاتے ہیں اسلئے کہ لاؤڈاسپیکر جیسی حلال وجائز چیز کو نماز میں ناجائز وحرام سے بڑھ کر مفسد کہنے والا میاں مولوی ہاشمی صاحب کے قول وحکم پر خطاکار، گنہگار، حرام کار سے کم نہ ہوگا۔

لیکن میاں مولوی ہاشمی صاحب کا مسلک یہ ہے کہ اکابر کو بچایا جائے، ان پر توبہ لازم نہ کی جائے اگرچہ اصاغر کو گالیاں دینی پڑیں جیسا کہ آپ مولانا اختر ازہری کے سلسلہ میں ان کا رویہ دیکھ چکے ہیں لہٰذا میاں مولوی ہاشمی صاحب کے قول وحکم پر ان برادر محترم مولانا مدنی میاں

اور ان کے ساتھی فتنہ پیدا کرنے والے اور وہی جانیں کہ کیا کیا ٹھہرینگے

اب پکاریں مولوی ہاشمی میاں کہ اے محدث اعظم ہند، مفتی اعظم ہند، صدر الشریعہ اور مفتی عبدالرشید خاں فتحپوری وغیرہم کے دیوانو! اعقیدتمندو! اشیدائیو!

دوڑو میرے برادر گرامی شیخ الاسلام مولانا مدنی میاں کے منھ کو تالا لگانے کا انتظام کرو

جہاں تک ہمارے دین ومذہب کی ہمیں ہدایت ہے حاشا کہ ہم ان اکابرین اور حضرت مولانا مدنی میاں اور ان کے ساتھیوں پر لاؤڈاسپیکر اور ایسے ہی فروعی غیر منصوص مسائل میں مولوی ہاشمی میاں کی طرح حکم لگانے کی جرأت نہیں کرسکتے نہ اس انداز کو پسند کرتے ہیں ہم نے جو کچھ عرض کیا ہے اس کا مقصد مولوی ہاشمی میاں کے خطرناک رجحان کو اجاگر کرنا ہے جو ملت کے دین ودنیا کو تباہ کرکے رکھدیگا۔

افسوس کہ مولوی ہاشمی میاں کو مخالفت کے غیظ وغضب میں یہ بھی خیال نہ رہا کہ انہوں نے اپنی کملی کے ص۳ وص۴ پر حضرت مولانا مدنی میاں صاحب کی جو تحریر نقل کی ہے اس میں کیا نصیحت وتنبیہ کی گئی ہے فروعی مسائل میں علماء کے اختلاف پر زبان کی آلودگی سے بچانے کی کیا ہدایت کی گئی ہے واقعہ یہ ہے کہ وہ تحریر بھی مولوی ہاشمی میاں نے صرف مولانا اختر رضا خاں صاحب کو گالیاں دینے کے لئے ہی درج کی ہے عمل کرنے کے لئے وہ خود کو مستثنیٰ سمجھے ہوتے ہیں۔

یہاں یہ خاص طور پر خیال رکھنا ہوگا کہ یہاں مولوی ہاشمی میاں نے مولانا اختر رضا خاں صاحب کو ذلیل ورسوا کرنے کے لئے مذہبی اصول کی جو لائن باندھی ہے اس لائن پر مذاہب اربعہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کے ائمہ، مشائخ، فقہاء، علماء کھڑے ہوئے ہیں اور مسالک طریقت، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کے ائمہ ولایت گامزن ہیں جن میں تقدم وتاخر زمانی اور مراتب کا فرق بھی موجود ہے جن میں اختلافات کی مثالوں

کے لئے دفتر درکار ہیں، باوجود اختلافات کے بفضلہ تعالیٰ یہ سب امت کیلئے رحمت ہی رحمت ثابت ہو رہے ہیں سوائے ان کے جو دین کے ہی باغی ہیں۔

اگر میاں مولوی ہاشمی صاحب، مولانا اختر رضا خاں کو ذلیل و رسوا کرنا چاہتے تھے تو اکھاڑے اور میدان کی تلاش کئے ہوئے تاکہ ان کی ناموری میں اضافہ ہوتا، دین و مذہب کو انہوں نے کیوں استعمال کیا ہے۔

سادات کرام کا احترام

مولوی ہاشمی میاں نے اپنی کتاب "کلمی" کی ابتدا "اے غم دل احتیاط" - "اے وحشت دل احتیاط" سے کی ہے ہم حیران ہیں کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کی احتیاط کی جب یہ کیفیت ہے کہ وہ جذبات وانتقام میں ایسا گالی نامہ مرتب کر کے مشتہر کر سکتے ہیں جس میں دل آزاری و اذیت رسانی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی ہو تو بے احتیاطی اور وحشت میں ان کی زبان و قلم کی جولانی کا کیا عالم ہوگا۔

اس مضمون میں حدیث شریف کے ارشاد سے مولوی ہاشمی میاں نے یہ بتایا ہے کہ قیامت میں تمام رشتے منقطع ہو جائینگے صرف سادات کرام کے رشتے منقطع نہیں ہونگے۔ اور اس کے بعد اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کا یہ شعر نقل کیا گیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

اس حدیث شریف کو ذکر کرکے قیامت میں رشتہ سادات منقطع نہ ہونے سے کیا مراد ہے اس کو میاں مولوی ہاشمی صاحب بیان نہیں کر سکے۔ البتہ حدیث شریف کے ساتھ اعلیٰحضرت قدس سرہ کے شعر کو نقل کرنے

اور پیش لفظ ص ۲ و ص ۳ اور کچھ آگے مضامین سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی ہاشمی میاں کا مقصد اس بات میں زور پیدا کرنا ہے کہ سادات کرام واجب الاحترام ہیں تاآنکہ آن کے گھر کے بچہ بچہ کا احترام کرنا غیر سادات کیلئے ضروری ہے۔ مولوی ہاشمی میاں بھی سادات کرام کے مقدس خاندان کے ایک بچہ ہیں، غیر سادات علماء اہلسنت خاص طور پر مولینا اختر رضا خاں صاحب پر واجب ہے کہ وہ مولوی ہاشمی میاں کا احترام کریں مولوی ہاشمی صاحب کو یہ غم ہے کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ اور حضرت مفتی اعظم ہند بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ تو پورے اخلاص سے سادات کا پورا پورا احترام کرتے رہے مگر یہ مولینا اختر صاحب وغیرہ ایک فیصد بھی مولوی ہاشمی میاں کا احترام نہیں کرتے ہیں پھر یہ غم صرف غم ہی نہ رہا بلکہ ان کے دعوے پر جوش ہاشمی نے آگے بڑھ کر گالیاں نواز بنادیا۔

میری عرض یہ ہے کہ۔ حدیث شریف کا مضمون بالکل صحیح اور شعر اپنی جگہ قطعی درست اس حدیث شریف کے علاوہ بھی بکثرت احادیث دنیا و آخرت کی فضیلتوں کو سادات کرام کیلئے ثابت کر رہی ہیں مگر میاں مولوی ہاشمی صاحب نے یہ کہاں سے سمجھ لیا کہ سادات کرام کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ مار مار کر لوگوں سے اپنا احترام کرائیں اور گالیاں دے دے کر اپنا احترام ثابت کریں۔ اگر غیر سادات کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ سادات اہل بیت کی عظمت و حرمت کا خیال رکھیں ان کی عزت و آبرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دیں۔

وہیں سادات پر بھی تو یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سیادت کے حلم و وقار عفو و درگذر اور جود و عطا کی اعلےٰ صفات پر آنچ نہ آنے دیں جنہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے وراثتاً اپنی اہل بیت میں چھوڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ بن کے دکھانا، سنی

صحیح العقیدہ وغیر سادات مسلمانوں کو خصوصاً علماء کو اپنے سایۂ عاطفت و محبت میں لیکر چلنا ان کے معائب اور خطاؤں کی پردہ پوشی کرنا، ان کی عزت و آبرو سے نہ خود کھلواڑ کرنا نہ کرنے دینا، جس طرح بھی ہو جس ذریعہ سے ہو ان کی دنیا و آخرت کو سنبھالنے اور سنوارنے کی تدبیریں کرنا، اپنی طرف سے بیر اور عداوت کا شائبہ تک نہ ہونے دینا اگر ان میں آپس میں ہو تو اسے دور کرنا، یہ ہم سادات کے اعلیٰ اخلاق کی کیفیتیں ہیں۔

کہیں میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر یہ تو سمجھ نہیں لیا ہے کہ ان کا مسلک ہی غیر سادات کو گالیاں دینا اور ان کی آبرو سے کھیلنا متعین ہو گیا ہے۔

مولوی ہاشمی میاں نے قیامت میں سادات کرام کے رشتہ کا منقطع نہ ہونا تو بیان کر دیا، مگر ان کے نزدیک ان کا کیا ہوگا جو خود رشتہ ایمان و اسلام سے کٹ کر علاقۂ سیادت سے منقطع ہو چکے ہیں، کیا مولوی ہاشمی میاں ان کا بھی احترام کرانا چاہتے ہیں جو معاذ اللہ کفر و ارتداد میں پھنس چکے ہیں یا اس طرف مائل ہو گئے ہیں۔ بے شک سادات اہل بیت کا بچہ بچہ قابل احترام ہے اور قیامت میں اس کا رشتہ منقطع نہ ہوگا مگر ہم اہل بیت یہاں دھوکا نہیں کھا سکتے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر جو عظیم انعام و اکرام کئے ہیں ان میں ایمان و اسلام شرط ہے وہ لوگ جو دین و ایمان سے ہی رشتہ منقطع کر چکے ہیں وہ یقیناً کل قیامت میں رشتۂ سیادت سے کٹے ہوتے ہونگے ان کا دعوےٰ نسب انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا وہ انہ لیس من اھلک میں داخل ہونگے

میاں مولوی ہاشمی صاحب! آپ اپنے احترام کے لیے اپنی جسمانی طاقت دل و دماغ کی صلاحیت، اپنا پورا علم و فضل، قوت بیان گالیاں نامہ لکھنے میں ضائع کرنے کے بجائے سادات کے رشتۂ سیادت کو منقطع ہونے سے بچانے کی تدبیروں میں صرف کیجئے بے شمار وہ خانقاہی و غیر خانقاہی سادات ہیں جو غیروں کے دام کفر و ارتداد میں پھنس کر اپنا رشتۂ سیادت گنوا چکے ہیں، اللہ تعالےٰ نے آپ کو علم حیثیت معتقدین کی قوت سب کچھ عطا فرمائی ہیں۔ اگر آپ واقعی سادات کے درد مند ہیں تو ان کی خبر لیجئے۔ ان کے دین و ایمان کو سنبھالئے کہ آخرت کا رشتۂ سیادت منقطع نہ ہونے پائے۔

رہی علماء کی خطاؤں پر تنبیہ تو سنجیدگی اور اخلاص و محبت کے ساتھ انہیں قریب کر کے پوری ہو سکتی ہے اور اسی قدر پر آپ مکلف ہیں مگر دوسروں کو تنبیہ کرنے سے پہلے اپنے نفس کو تنبیہ کریں اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں۔

مولوی ہاشمی میاں کی فخر سیادت میں بلند پروازی

روز ازل سے ابتک اہل بیت اطہار سادات کرام کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ اپنے گھرانے سے خوب واقف ہیں ہمیں مثال نہیں ملتی کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے جو طرز و انداز اختیار کیا ہے وہ آج تک باخبر صاحب علم، دانائے علو سیادت نے عام مسلمانوں کے ساتھ ہی روا رکھا ہو، چہ جائیکہ کسی اعلےٰ اہل تقوے دعال صاحب مسلک متبحر عالم دین کو اس انداز سے یاد کیا ہو۔

مولوی ہاشمی میاں کی کتاب "کملی" کے پیش لفظ کا ص۱ دیکھئے آپ حضور سیدی سید اشرف جہانگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خانقاہ کچھوچھہ مقدسہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(کچھوچھہ شریف) درحقیقت بریلی شریف کا بھی مرکزِ عقیدت ہے، بریلی کا تاجدار بلاشک و شبہ اپنے مرکزِ عقیدت کا وفادار اور خدمت گذار ہے اس وفاداری اور خدمت گذاری نے احمد رضا خاں کو اکابر اہلِ سنت میں داخل کرا دیا اور حضور مخدوم پاک کی خصوصی توجہ نے اپنے اس غلام کو اہلِ سنت کا امام بنا دیا اور عطیۂ آلِ رسول بنکر چمکنے لگے۔

اسی کتاب "کملی" ص ۲۵ بھی دیکھ لیجئے مولوی ہاشمی میاں لکھتے ہیں

سادات کچھوچھہ اولادِ غوث اعظم پیران پیر دستگیر ہیں وہ اپنے گھرانے کے غلاموں کی حفاظت کرنا خوب جانتے ہیں۔

ہم یہاں ۱؎ امام بنا دینے ۲؎ لفظ غلام کے استعمال پر دو عنوان سے گفتگو کرینگے۔

(۱) اس میں شک نہیں کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کو حضور سیدی اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے عقیدت تھی مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ ایسی عقیدت تھی جس نے تمام اکابر اولیاء چشت کی عقیدت کو ہی اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہ سے چھین لیا تھا۔ کچھوچھہ شریف کی عقیدت میں دوسرے مشائخ و اولیاء سلسلۂ نقشبندیہ و سہروردیہ کی عقیدت کو اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہ نے فراموش کر دیا تھا۔ اس عقیدت میں اپنے سلسلۂ عالیہ قادریہ سے بے نیاز ہو کر رہ گئے تھے۔

واقعہ یہ ہیکہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کو ہند و بیرونِ ہند تمام اولیاء کرام جن میں وہ خانقاہیں بھی ہیں جو کچھوچھہ مقدسہ سے بڑی کہی جاتی ہیں حضور سیدی اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ دو بار حضور سیدی خواجہ گیسو دراز

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فیض حاصل کرنے کیلئے گلبرگہ حاضر ہوئے۔ مہینوں گلبرگہ شریف میں قیام فرمایا اور جب واپس ہوئے تو اپنی کاملیت کا اعلان فرمایا۔

اور یہ وہی سیدی حضور گیسو دراز ہیں جنہوں نے حضور چراغ دہلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے جلیل القدر بزرگ و ولی اللہ سے کاملیت حاصل فرمائی۔

کیا ان دونوں بزرگوں کی خانقاہیں کچھوچھہ شریف سے بڑی نہیں ہیں۔ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کو حضور گیسو دراز اور چراغ دہلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے جو عقیدت تھی اور اعلیٰحضرت نے عقیدت میں ان دونوں بزرگوں پر اعتراض کا جو دفاع فرمایا ہے وہ کتابوں میں موجود ہے یہاں تک کہ اعلیٰحضرت کی عقیدت کا یہ سلسلہ اولیاء چشت دلی اور دھلی سے اجمیر شریف تک پہنچا ہے۔

کیا ان اجلۂ ائمہ ولایت اور بکثرت اولیاء کرام سے عقیدت کی بنیاد پر ہر خانقاہ کا ذمہ دار یا غیر ذمہ دار فرد یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے شیخ و بزرگ کی خصوصی توجہ سے احمد رضا خاں کو امام بنا دیا۔

پھر ابھی تو خود اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کا اقرار و اعتراف دیکھنا ہے کہ یہ عظیم نعمتیں انہیں کہاں سے کس طرح نصیب ہوئیں۔ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ نے ان نعمتوں کو حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ بھی کہ ان کے مشائخ مارہرہ مطہرہ کا حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں "مجدد اعظم" میں فرماتے ہیں۔

میں اس (اعلیٰحضرت امام بریلوی کی جیبنی) سرکار میں کس قدر شوخ تھا یا شوخ بنا دیا گیا تھا۔ اپنا جواب اعلیٰحضرت کی نشست کی چارپائی پر رکھکر

عرض کرنے لگا حضور! کیا اس کا کوئی حصہ
عطا نہ ہوگا جس کا علماء کرام میں نشان بھی نہیں
ملتا، مسکرا کر فرمایا کہ میرے پاس علم کہاں جو
کسی کو دوں یہ تو آپ کے جد امجد سرکار غوثیت کا
فضل وکرم ہے اور کچھ نہیں یہ جواب مجھ ننگ
خاندان کیلئے تازیانۂ عبرت بھی تھا کہ لوٹنے
والے لوٹ کر خزانے والے ہوگئے اور میں پدرم
سلطان بود کے نشہ میں پڑا رہا۔

از محدث اعظم کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ

اور ہمارے نزدیک جیسے کہ حضور والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ رکڑ کی تحقیق ہے مجدد وقت اور قطب ارشاد کی حیثیت سے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کا تقرر حسب اختیارات غوثیت کبریٰ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے ہی ہوا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید
قدس سرہ وچوں نوبت بایں بزرگوار رشد منصب
مذکورہ باو قدس سرہ مفوض گشت و مابین ائمہ مذکورین
وحضرت شیخ بریں مرکز مشہود نمیگردد و وصول
فیوض وبرکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب
ونجباء بتوسط او مفہوم مے شود اگرچہ ایں مرکز او رامیسر
نہ شدہ ازیں جاست کہ فرمودہ

افلت شموس الاولین وشمسنا
ابداً علی افق العلیٰ لا تغرب

پھر مجدد کیا ہوتا ہے اس کو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ارشاد

سے سمجھئے۔

مجدد آنست کہ ہر چہ دراں مدت از فیوض بامتاں برسد بتوسط او برسد
اگرچہ اقطاب واوتاد آں وقت بودند وبدلاء ونجباء باشند (مکتوب ج۲)

یعنی مجدد وہ ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں امتوں کو جو کچھ فیض پہنچتا ہے اس مجدد کے توسط سے پہنچتا ہے اگرچہ اس فیض کے پہنچنے کا تعلق اس زمانہ کے اولیاء اقطاب واوتاد سے ہو یا اولیاء بدلاء ونجباء سے ہو۔

حاصل یہ کہ اس زمانہ کے اولیاء اقطاب، واوتاد، وبدلاء ونجباء کا تقرر ہو یا ان مقرر شدہ اولیاء کو فیض پہنچانا، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیابت عظمیٰ میں مجدد وقت انجام دیتا ہے۔

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰحضرت مجدد وقت امام بریلوی قدس سرہ کی عظمت علم وولایت کیلئے جو الفاظ ذکر کئے ہیں انہیں ملاحظہ فرمائیں۔

آپ نے خطبۂ صدارت میں تحریر فرمایا

اللہ تعالیٰ کا ایک مقبول بندہ، رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا سچا نائب، اس صدی کا باجماع عرب وعجم
مجدد، علم کا جبل شامخ، عمل صالح کا اسوۂ حسنہ
دولت فقہ ودرایت میں امیر المومنین، سلطنت
قرآن وحدیث کا مسلم الثبوت وزیر المجتہدین،
قطب الارشاد علی لسان الاولیاء۔ فانی فی اللہ باقی باللہ
عاشق کامل رسول اللہ ﷺ

اس کے ساتھ حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں قدس سرہ کا وہ ارشاد بھی سامنے رہے جو آپ نے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے وصال کے وقت حضرت محدث اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت فرمایا ہے۔

بیٹا فرشتوں کے کاندھے پر قطب الارشاد کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا ہوں (المیزان بمبئی مجدد اعظم نمبر ص ٢٥٩)

حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالٰی کے بیان میں انتہائی اہم امور موجود ہیں۔

اول یہ کہ علوم و فنون میں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مقام بہت ہی بلند ہے آپ ہی کے اگلے بیان کے مطابق علماء میں اس کا نشان نہیں ملتا۔

ثانی یہ کہ بے شک مجدد تو ہے مگر یہ خیال نہ کر لینا کہ گھر کے لوگوں نے بریلی میں بیٹھ کر کسی میٹنگ میں مجددیت کی تجویز پاس کر کے مجدد ہونے کا اعلان کر دیا، جی نہیں، حضور محدث اعظم ہند فرماتے ہیں کہ عرب و عجم کے مستند و معتمد صف اول کے علماء کا اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مجدد ہونے پر اجماع ہے۔

یعنی دنیا کے بڑے بڑے علماء نے اعلیٰحضرت امام بریلوی کے علوم و فنون آپ کی سیرت و اوصاف کو پرکھنے کے بعد آپ کو مجدد تسلیم کیا ہے۔

حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہما اللہ تعالٰی کے ارشادات کے بعد یہ واضح ہے کہ مجدد، علوم و فنون کی گہرائیوں کے ساتھ عقائد و اتباع شریعت میں سنت اثل، اور روایت میں فانی فی اللہ باقی باللہ عاشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونگے ساتھ ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نیابت میں زمانہ کے اولیاء کرام کو فیض پہنچانے کی اہلیت رکھے اور یہ سارے اوصاف بارگاہ غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہی ودیعت کئے جاتے ہیں جو اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کو نصیب ہوئے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

مولوی ہاشمی میاں کا اپنے اس دعوے کو مشتہر کرنا کہ حضور مخدوم پاک کی توجہ نے احمد رضا خاں کو امام بنا دیا بغیر کسی دلیل کے ہے نہ یہ بات حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں قدس سرہ اور نہ حضرت

محدث اعظم کچھوچھوی نے کہیں ذکر کیا بلکہ ان حضرات کے بیانات اس دعوے کے حامل ہی نہیں ہیں اور نہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ سے کوئی روایت زبانی یا تحریری اس اقرار پر ہمیں ملی، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ مولوی ہاشمی میاں پر اس باب میں خصوصی القاء ہوا ہو اور اسی وجہ سے انہوں نے یہ دعوے کر دیا ہو، مگر ان کی یہ بات کسی صورت قابل قبول نہیں جس کو کچھوچھہ شریف کے اہل علم بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

ہاں مولوی ہاشمی میاں اپنی یہ منطق ضرور چلا سکتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یہ انعامات اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کو ملے اور ہم غوث اعظم کی اولاد سے ہیں۔ مگر توجہ فرمانے والے حضور مخدوم پاک قدس سرہ، حضور غوث اعظم کی اولاد سے نہیں ہیں بلکہ دوسری شاخ سے حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں جبکہ مولوی ہاشمی میاں حضور مخدوم پاک کے بھانجے حضرت سید شاہ عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ تعالٰی کی اولاد امجاد سے ہیں جو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔

لہٰذا میاں مولوی ہاشمی میاں کو اپنی منطق کیلئے اوپر چلنا ہوگا، وہ اس طرح کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عطا فرمانا اصل میں حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مرحمت فرمانا، حضرت مخدوم پاک قدس سرہ اور مولوی ہاشمی میاں کا عطا کرنا ہی کہلائیگا لہٰذا یہ دعوے صحیح ہے کہ مخدوم پاک کی توجہ نے احمد رضا خاں کو امام بنا دیا۔

مگر دشواری یہ ہے کہ اگر مولوی ہاشمی میاں صاحب کے اس دعوے کو تسلیم کر لیا گیا تو دنیا کے بے شمار اہلبیت کرام بھی اس دعوے میں شریک ہو جائینگے میاں مولوی ہاشمی صاحب کے اس دعوے کی تخصیص نہ رہیگی "اس لئے کہ اعلیٰحضرت

امام بریلوی قدس سرہ کو اہل بیت کرام کے بچہ بچہ سے عقیدت تھی اور میاں مولوی ہاشمی صاحب نے عقیدت ہی کو بنیاد بنایا ہے۔

پھر مولوی ہاشمی میاں نے بات اتنی ہی نہیں کہی ہے کہ حضرت مخدوم پاک کچھوچھوی قدس سرہ کی توجہ نے امام بنادیا، بلکہ اس عبارت میں ایسی باتیں بھی ذکر کی ہیں جو لوگوں کے میلان کے لئے دلچسپ ہیں، مولوی ہاشمی میاں لکھتے ہیں۔

بریلی کا تاجدار بلاشک وشبہ اپنے مرکز عقیدت کا
وفادار اور خدمت گذار ہے اس وفاداری اور خدمت
گذاری نے احمد رضا خاں کو اکابر اہل سنت میں شامل
کرادیا۔ اور حضور مخدوم پاک کی خصوصی توجہ نے اپنے
اس غلام کو اہل سنت کا امام بنادیا (کملی ص۱)

مولوی ہاشمی میاں نے اس وفاداری اور خدمت گذاری کے معنی نہیں بتائے، کیا میاں مولوی ہاشمی صاحب بلاشک وشبہ یعنی یقین کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کچھوچھہ شریف کے پیروں میں سے کسی پیر صاحب کے مرید تھے تو یہ بات بالکل غلط اور واقعہ کے خلاف ہے۔ کچھوچھہ شریف کے تمام سادات کرام یہ جانتے ہیں کہ اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مرید ہونے کے اعتبار پر کچھوچھہ شریف کے ہم زمانہ پیروں سے کوئی تعلق نہیں ڈینا جانتی ہے کہ اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ میں حضور سید شاہ آل رسول رضی اللہ تعالے عنہ سے مرید تھے۔

اعلیحضرت امام بریلوی کے زمانہ میں حضور اشرفی میاں قدس سرہ ہی قابل ذکر شخصیت تھے مگر وہ خود اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مداح تھے اور ان کا بارہا بریلی تشریف لاکر امام بریلوی سے ملاقات کرنا مشہور ہے اور انہیں مارہرۂ مطہرہ سے حضور

سید شاہ آل رسول قدس سرہ سے خلافت بھی حاصل تھی جو اعلیحضرت امام بریلوی کے پیر و مرشد تھے (دیکھیے صحائف اشرفی کلمات تھدیراز حضرت علامہ مولینا سید حامد اشرف الجیلانی کچھوچھوی) اور حضرت شیخ المشائخ اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے صاحبزادے، اور حضرت محدث اعظم ہند رحمہ اللہ تعالے کے ماموں اور شیخ طریقت حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف رحمہ اللہ تعالے اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے خلیفہ تھے، بہر حال مرکز عقیدت کچھوچھہ مقدسہ کے کسی پیر صاحب سے مرید ہونے کی حیثیت سے اعلیحضرت امام بریلوی کی وفاداری اور خدمت گذاری بالکل غلط اور اپنے سلسلہ میں مرید ہونے کی حیثیت سے حضور مخدوم سمنانی رضی اللہ تعالے عنہ کی توجہ اور امام بنادینے کا دعوے مولوی ہاشمی میاں کی سراسر غلط بیانی ہوگی جو سادات کی شان کے خلاف ہے۔

اگر مولوی ہاشمی میاں کا یہ مقصد نہیں تو وفاداری اور خدمت گذاری سے ان کا یہ منشا ہوگا کہ اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ نے اپنی امامت وکاملیت کیلئے کچھوچھہ شریف جاکر مہینوں چلہ کشی کی ہوگی یا کسی درسگاہ میں تعلیم حاصل کی ہوگی تو یہ بھی قطعی غلط اور واقعہ کے بالکل خلاف ہے اس لئے کہ اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کسی وقت کبھی کچھوچھہ شریف تشریف ہی نہیں لے گئے ہیں، نیز اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ اس راہ میں یک درگیر محکم گیر پر سختی سے عامل تھے اور صحت وکاملیت کے ساتھ علوم دینیہ حاصل کرنے کے لئے اصحاب کچھوچھہ مقدسہ کو بریلی شریف اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے پاس جانا پڑا۔

ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ میاں مولوی ہاشم صاحب نے عالم ارواح کی سیر فرماکر یہ علم حاصل کیا ہو کہ اعلیحضرت امام بریلوی قدس

سرہ نے عالم روحانیت میں چلہ کشی اور ریاضت کرکے کچھوچھہ شریف سے مجددیت وامامت حاصل کی ہو اور یہ کشف عظیم کی وہ سعادت ہے جو میاں مولوی ہاشمی صاحب کے زمانہ سے حضور محدث اعظم ہند اور حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں رحمہما اللہ تعالےٰ تک کسی کو حاصل نہیں ہو سکی تھی۔

اور اگر وفاداری اور خدمت گذاری سے یہ بھی منشا نہیں تو ابھی چوتھی شق باقی ہے وہ یہ کہ مولوی ہاشمی میاں اپنی عادت کے مطابق یہ منطق چلا سکتے ہیں کہ۔

کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اعلیحضرت امام بریلوی حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وفادار اور خدمت گذار تھے اور یہ وفاداری اور خدمت گذاری ہم آل رسول سادات کچھوچھہ ہی کے ساتھ وفاداری اور خدمت گذاری کہلائیگی لہٰذا ہمارا دعوےٰ اصحیح ہے۔

لیکن مشکلات وہی ہیں، تنہا میاں مولوی ہاشمی صاحب اس کے مدعی کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ دنیا کے لاکھوں سادات اہلبیت آل رسول کے ساتھ اعلیحضرت امام بریلوی کی عقیدت خود میاں مولوی ہاشمی صاحب کو بھی تسلیم ہے۔

اور انہوں نے اپنی اس تحملی میں اس کا اعتراف کیا اور اس باب میں امام بریلوی کا یہ شعر نقل کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

ہر آل رسول کو یہ حق پہنچتا ہے وہ یہ دعوےٰ کرے کہ "احمد رضا خاں ہمارے وفادار خدمت گذار تھے اس لئے ہم نے انہیں امام اور مجدد بنا دیا۔"

افسوس کہ مولوی ہاشمی میاں ایسے دعوے کر رہے ہیں۔

جو غلط ہیں اور یہ غلط بیانی اور گھسیٹ تان ان کی شان سیادت کے لائق نہیں ہے اور یہ بالکل لغو ہے کہ وہ اس طرح علوم وعرفان اور سادات کرام کی خدمات انجام دے رہے ہیں اور کچھوچھہ مقدسہ کو اونچا اٹھا رہے ہیں۔

مولوی ہاشمی میاں یہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ وہ واقعہ کے خلاف دعووں اور تحقیر و تذلیل کے ذریعہ امام گر اور مجدد ساز نہیں بن سکتے نہ کچھوچھہ کو بنا سکتے ہیں۔

لفظ غلام کا استعمال

اس میں شک نہیں کہ ایک مسلمانوں کے ایمان واسلام کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی غلامی میں سپرد کر دے اور اہل بیت اطہار کے ساتھ عقیدت اور اپنے رشتہ غلامی کو مضبوط رکھنے میں اپنی عافیت و نجات سمجھے یہی وجہ ہے کہ غیر سادات اکابر و اساطین دین اور اہل علم وعرفان نے اپنی مختلف قسم کی قربانیاں دے کر یا قربانیوں کیلئے تیار رہ کر حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی وفاداری کو مستحکم رکھا اور اہل بیت اطہار کے ساتھ اپنی مخلصانہ وغلامانہ عقیدت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے رہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے بڑا مرتبہ اور سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے ہیں اور یہی ہم سادات اہل بیت کا عقیدہ ہے ان کا اندازہ ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خریدا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو　　　　کردمش آزاد ہم بر روئے تو

یا رسول اللہ! میں بھی اور بلال بھی دونوں آپ کی بارگاہ کے غلام ہیں اور میں نے آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپ کے سامنے بلال کو آزاد کر دیا۔

یہ وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ ہیں جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی رفاقت اور اسلام و مسلمین کی حفاظت۔ زہد و تقویٰ میں مقام اول حاصل کیا وہیں ان کی جانب سے اہل بیت کرام کے اکرام و احترام پر تاریخ شاہد ہے

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کے مقام بلند سے کون واقف نہیں، آپ کے عدل و انصاف جلالت احتساب، اسلامی امارت و سیاست تدابیر علو دین و اشاعت اسلام، اور افکار اعلاء عزت و اخلاق مسلمین کی عظمتوں سے تاریخ بھری پڑی ہے جن کی دھاک دنیا میں بیٹھی ہوئی تھی باایں ہمہ اپنے زمانہ خلافت میں کنت عبدہ، کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی غلامانہ عقیدت کا اظہار و اعلان کر گئے کہ جو کچھ فضائل نصیب ہوئے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ غلامانہ عقیدت و خدمت کا نتیجہ ہیں، یہ وہی فاروق اعظم ہیں جنہوں نے تقسیم غنائم کے موقعہ پر سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہما کی فضیلت اور مقام عظمت کا اعتراف زبان و عمل سے کر کے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو اور رہتی دنیا تک عام مسلمانوں کو ان شاہزادگان اور اہل بیت کی تعظیم و تکریم کا سبق دے گئے۔

اب ہم دریافت کرینگے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

اپنے اپنے زمانہ ہوش میں یہ مشتہر کرتے رہے کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم ہمارے گھرانے کے غلام ہیں رہی وہ روایت۔ جو بچپن کی مبارک بندہ نوازی کے زمانہ سے متعلق ہے تو میاں مولوی ہاشمی صاحب کے پختہ زمانہ بلوغ کی تحقیر و تذلیل کے انداز کو اس سے کوئی نسبت نہیں، مولائے کائنات سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالے عنہ نے فتنہ کے وقت اپنے دونوں شاہزادوں حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالے عنہما کو امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کی حفاظت کیلئے ان کے مکان کے دروازے پر مقرر فرما دیا کہ بلوائی گھسنے نہ پائیں اور ان شاہزادوں نے حفاظت میں تکلیف بھی برداشت فرمائی تاریخ گواہ ہے کہ بلوائی اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے۔

شاید میاں مولوی ہاشمی صاحب ہی کوئی مثال رکھتے ہوں کہ حسنین کریمین یا ان کی اولاد اطہار نے یہ لفظ استعمال کیا ہو کہ ہم اپنے غلام عثمان غنی کی حفاظت کرنا خوب جانتے ہیں یا عثمان (رضی اللہ تعالے عنہ) ہمارے گھرانے کے غلام ہیں۔

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سادات اہل بیت سے نہیں ہیں مگر آپ کی جلالت امامت کے اجلہ سادات کرام اہل بیت معترف ہیں جن میں اولیاء کاملین بھی ہیں جو آپ کی تقلید پر فخر کرتے ہیں۔

نیز ہم اپنی معلومات کے مطابق یہ بھی عرض کریں کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے کا خاندان اسلام سے قبل کا پرانا کابلی پٹھان کا خاندان ہے پٹھان ملک افغان کے باشندے کے اعتبار پر بولا جاتا ہے اگرچہ صدیوں سے وہ کسی ملک میں رہائش اختیار کر چکا ہو۔ اکمال فی اسماء الرجال میں ہے کان جدہ زوطا من اھل کابل امام اعظم ابو حنیفہ کے دادا جن کا نام زوطا تھا اہل کابل سے تھے۔

خواجگان چشت سیدنا خواجہ غریب نواز اجمیر سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سیدنا فرید الدین شکر گنج جیسے اکابر و اولیاء حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد تھے کیا میاں مولوی ہاشمی صاحب کوئی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ اہل بیت سادات چشت نے امام اعظم کو اپنے غلام سے یا اپنے گھرانے کے غلام سے ان کی یا ان کے مذہب کی حفاظت کو اپنے گھرانے کی حفاظت سے یاد کیا ہو۔

واقعہ یہ ہے کہ سید الکونین رحمۃ للعالمین حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اولاد امجاد اہل بیت اطہار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلق عظیم و اسوۂ حسنہ کے حامل و مظہر تھے خدائے قدوس نے جن پر اکرام و انعام فرمایا اگرچہ وہ غیر سادات ہوں انہیں وہ ان کے مراتب کا لحاظ فرما کر ہی یاد کرتے رہے تحقیر و تذلیل کا شائبہ تک پیدا نہ ہونے دیا۔ اور ان غیر سادات سے فیض و فائدہ اٹھانے میں عار محسوس نہیں کیا۔

ہم سادات اچھی طرح یاد رکھیں کہ علماء ربانیین جن کو ہم علماء اہل سنت سے پہچانتے ہیں ان کا بلند مقام اور عزت و احترام قرآن حکیم و احادیث صحیحہ سے منصوص ہے یہ کوئی مذاق اور کھیل نہیں ہے کہ شرعی احکام و شرعی رعایت کے خلاف اپنے جی سے انہیں خطا کار کہہ کر ہم ان کی تذلیل و تحقیر کریں۔ ان کی عزت و آبرو سے کھیلنا سادات کے لئے باعث فخر سمجھیں، اس کا بدترین نتیجہ یہ ہوگا کہ جس مذہب اہل سنت یعنی سچے دین کی طرف سچائی کا دعوے کر کے غیروں اور اپنے کہلانے والوں کو دعوت دے رہے ہیں اس پر یقین دلانا مشکل ہوگا، دین کی جڑیں ہلنے لگیں گی اور اسلام و مسلمین سے نفرت پیدا ہوگی۔

اب آئیے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی طرف،

سیدنا اعلیٰحضرت امام بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو علوم و فنون سلوک و عرفان میں مجموعیت کے ساتھ جو اعلیٰ و ممتاز اور بے مثال مقام آپ کی صدی اور آپ کی قبل کی صدی میں اور آج تک حاصل ہے اسے دنیا کے اکابر علماء نے تسلیم کیا ہے اور کر رہے ہیں، لیکن ہمیں اکابر سادات کچھوچھہ سے بھی دریافت کرنا ہے جو آپ کے معاصرین سے تھے۔ شیخ المشائخ حضور اشرفی میاں قدس سرہ اور حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی حضرت مولینا سید شاہ احمد اشرف رحمہما اللہ تعالےٰ کچھوچھہ مقدسہ کے معتمد و مستند اکابر سادات سے ہیں ان سادات کچھوچھہ کے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ساتھ جو روابط تھے وہ ڈھکے چھپے نہیں۔

محدث اعظم ہند کچھوچھوی کا تحریری اقرار ہے کہ انہوں نے خود بریلی شریف جا کر مشاہدہ فرمایا کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ علوم و فنون کے ایسے سمندر تھے جس کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہو سکا اور حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں رحمہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ وہ قطب الارشاد تھے جن کی وفات کے بعد ان کے جنازہ کو آپ نے فرشتوں کے کندھے پر دیکھا (المیزان بمبئی)

ہمیں یقین ہے کہ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی اور حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں رحمہما اللہ تعالےٰ نے ہرگز بناوٹ بات نہیں کہی ہے نہ مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے۔

محدث اعظم ہند کے پیر و مرشد اور ماموں حضرت مولینا سید شاہ احمد اشرف کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالےٰ آج کے سادات کچھوچھہ سے بہت زیادہ اشرفیت کچھوچھہ کے بلند مقام اور کاملیت سے آگاہ تھے۔ اس کے باوجود بریلی شریف میں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ سے بلا وجہ خلافت حاصل نہیں کی۔

ہمیں یہاں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مناقب واعلیٰ مراتب ارباب کچھوچھہ مقدسہ سے ثابت کرنا یا منوانا مقصود نہیں اس کیلئے مکہ معظمہ مدینہ منورہ عرب اور دنیا کے بے شمار بڑے بڑے معتمد و مستند علماء اہل سنت کے ارشادات کافی ہیں جن میں اکابر علماء سادات بھی شامل ہیں۔

ہمیں یہ دکھانا ہے کہ ان اکابر کچھوچھہ مقدسہ کا زمانہ بہت قریب کا زمانہ ہے جن کی زیارت کرنیوالے آج بھی موجود ہیں بہت سی روایتیں ان بزرگوں کے متعلق مشہور ہیں اسکے ساتھ یہ ذہن میں رکھیے کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے دینی و مذہبی دشمنوں اور حاسدوں کی کمی نہ تھی جو غیظ و غضب میں ڈوبے ہوتے ایذار و تشدید تحقیر و تذلیل پر تلے رہتے تھے خدائے قدوس ان کا محافظ تھا اور اس کے کرم سے اس کے پیارے اعلیٰحضرت امام بریلوی کی حفاظت فرما رہے تھے۔

یہیں آپ یہ دیکھ لیجئے کہ کہیں کوئی روایت کوئی بیان کوئی تحریر ایسی نہیں ملیگی جس میں ان سادات کچھوچھہ نے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کو ان الفاظ سے یاد کیا ہو کہ "احمد رضا خان ہمارے گھرانے کا غلام ہے۔ ہم اپنے گھرانے کے غلاموں کی حفاظت کرنا خوب جانتے ہیں اور حفاظت کر بھی رہے ہیں۔

بلکہ یہ اکابر کچھوچھہ اپنے دین و ایمان کا تحفظ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مسلک میں ہی ہونے کا اقرار و اعلان کر گئے ہیں یہ وہ اکابر سادات کچھوچھہ ہیں۔ جنہوں نے بریلی شریف جاکر اعلیٰحضرت قدس سرہ سے ملاقات اور استفادہ و استفاضہ کا ریکارڈ قائم کیا ہے اور اس کے ذکر کرنے میں عار محسوس نہیں کیا ہے بلکہ فخر کیا ہے۔

ہمارے نزدیک حضور سیدی سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اپنے معتقدین و متوسلین اور اصحاب

خانقاہ اشرفیہ پر یہ انتہائی کرم تھا اور ان کی کرامت تھی کہ ان کے دین و ایمان کی حفاظت کیلئے اپنے ان اشرفی متعلقین کو بریلی شریف امام بریلوی قدس سرہ کے پاس بھیجا اور کچھوچھہ شریف کے کئی موجودہ سادات کو بھی اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں کے پاس فیضان علوم کے لئے جانے پر مجبور کیا۔

معلوم نہیں میاں مولوی ہاشمی صاحب اپنے اکابر سادات اہل بیت آل رسول کی سیرت مبارکہ کو چھوڑ کر اور خود سادات کچھوچھہ شریف کے طریق و انداز سے گریز کر کے کس کی سنت پر کیوں عمل کر رہے ہیں اور سادات اہل بیت کا نام لے لے کر اپنے فخر و تعلی میں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کو حقیر لفظوں سے یاد کرنے میں کیا فائدہ اٹھا سکینگے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح میاں مولوی ہاشمی صاحب علم و فن میں پیچھے رہ گئے اسی طرح ان کے خیالات فکر و نظر بیان و تحریر بھی انتہائی کچی اور خام ہے کہ وہ اعلیٰحضرت امام بریلوی کی تحقیر کے بعد خود اونچے اٹھ سکینگے یا کچھوچھہ کو اوپر اٹھا سکینگے یا اپنے آپ کو علم و عرفان کا ترقی یافتہ لیڈر اور رہبر دنیا سے منوا سکینگے سوائے اس کے کہ ان کے کچھ جذباتی معتقد واہ واہ کر کے ان کی پیٹھ ٹھونک دیں اور انجام سے بے خبر رہیں۔

ناک اور ناکڑا

ہم پیش لفظ میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ جن الفاظ کی تصغیر وغیرہ کی تحقیق مقصود ہے وہ یوپی میں استعمال ہوتے ہیں اور ہم نے یوپی کی زبانوں کے ماہرین علماء اہل سنت سے

درخواست کی ہے کہ وہ اعتراضات کی رعایت کے ساتھ ان کی تحقیق کرکے حکم شرع بیان کریں۔

یہاں ہمیں ناک اور ناکڑا پر گفتگو اس لئے کرنی ہے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے چند لغات کا حوالہ دیکر بغیر سمجھے ہوئے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق کا کھلے طور پر رد کیا ہے اور اعلیٰحضرت کی تحقیق اور حکم شرع کو اعلیٰحضرت کے قول سے ہی رد کرنے کے اصول قوت سے بیان کئے ہیں جس سے مسلک اہل سنت یعنی دین پر ہی کاری ضرب پڑ رہی ہے۔

حالانکہ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنے دعوے پر جو دلیل پیش کی ہے وہ خود ان کے دعوے کو باطل کر رہی ہے جسے وہ جوش مخالفت میں سمجھ نہیں سکے تفصیل آرہی ہے۔

ناکڑا کے سلسلہ میں پہلے اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہ کی تحقیق کا ماحصل اور حکم شرع کو ملاحظہ فرمائیں آپ المستند المعتمد میں فرماتے ہیں۔

وقدمنا ان التصغیر فیما یتعلق بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممنوع مطلقا وان کان علی جھۃ المحبۃ بل قد یجیئ للتعظیم ومثالہ فی لساننا ناکڑا ناک ای الانف لا یقال الا فی الانف الجسیم ومع ذالک فالا یھام کاف فی المنع والتحریم۔

یعنی ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ تصغیر ان امور میں جن کا تعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (کی طرف نسبت کرنے) سے ہے مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ وہ تصغیر محبت کے اعتبار پر ہو بلکہ کبھی تصغیر (باوجود مادہ صغر کے) تعظیم کے لئے آتی ہے اور اس کی مثال (ہماری ہندی زبان میں) ناکڑا ہے ناک (عربی زبان میں) انف ہے اور ناکڑا جسیم نک

(موٹی ناک کیلئے ہی) بولا جاتا ہے (اور پھر اگرچہ تصغیر کا استعمال محبت و تعظیم کیلئے ہو) ایہام منع و تحریم کیلئے کافی ہے۔

عرض ہے چونکہ لفظ تعظیم میں وصف و کیفیت کی بڑائی اور حجم و جسامت کا بڑا ہونا دونوں داخل ہیں۔ اس لئے اعلیٰحضرت قدس سرہ نے انف جسیم کہہ کر وہ معنی متعین فرما دیئے جو یہاں ناکڑا میں مقصود ہے تعظیم سے یہاں جسامت میں بڑا ہونا مراد ہے۔ یہاں ناکڑا کو ' موٹی ناک انف جسیم کہنا اس کے اصل معنی وضعی پر ہے۔

موٹی ناک میں وہ ناک بھی داخل ہوگی جو خلقتاً بڑھ کر موٹی ہو جائے اور وہ بھی کسی بیماری کی وجہ سے یا سوج کر موٹی ہو جانے کی وجہ سے پالی پس کی بیماری پیدا ہونے سے اور بھی موٹی ہو جائے اگرچہ اطبار لفظ ناکڑا کو پالی پس کے لئے منقول کرلیں۔

جسامت اور حجم سے تحقیر ایسی ہی ہے جیسے کسی موٹے تازے آدمی کو دیکھکر کوئی یوں مخاطب کرے کہ — اے بھینسے! اگرچہ لفظ بھینسا کی وضع تصغیر کیلئے نہیں ہے۔ ہمارے یہاں نر بھینس کو کہا جاتا ہے مگر اس کی تعظیم یعنی جسامت کا بڑا پن اس مخاطب شخص کیلئے تحقیر بن گیا۔

ناکڑا میں دونوں جہتیں موجود ہیں ۱؎ تعظیم جسامت میں بڑا ہونا ۲؎ تحقیر اس موٹی ناک والے کی ذات کو اسی موٹی ناک کی وجہ سے گھٹا کر عیب دار چھوٹا قرار دینا جو تصغیر ہے۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی کملی کے ص ۴۷ پر قال کے تحت ۱؎ مقالہ نوری ۲؎ حضرت مولینا مفتی محمد شریف الحق صاحب مدظلہ العالی کا مضمون ماہنامہ اشرفیہ والا ۳؎ مولینا مفتی شفیق احمد صاحب کے اشتہار سے ناکڑا کے بارے میں عبارتیں نقل کی ہیں اور اس پر اپنا اعتراض وارد کیا ہے جو بالکل غلط ہے یہ عبارتیں اپنے معانی و مقاصد میں بالکل صحیح بیان کی گئی ہیں جو اعلیٰحضرت امام بریلوی

قدس سرہ کی بیان کردہ تحقیق کے مطابق ہیں میاں مولوی ہاشمی صاحب بھی اس سے اچھی طرح خبردار ہیں کہ یہ تینوں تحریریں اعلیٰحضرت قدس سرہ کی تحقیق سے منقول ہیں اور آگے چل کر انہوں نے اعلیٰحضرت کی تحقیق کو ہی ناقابل اعتبار و قابل رد ٹھہرایا ہے اور اب چونکہ انہیں اپنے اختیارات سے امامت و تجدید کو بریلی سے کچھوچھہ لانا ہے۔ اس لئے علماء اہل سنت ہوں یا اعلیٰحضرت امام بریلوی کسی کا اعتماد و اعتبار کو سلامت نہیں رہنے دینا چاہتے مگر جوش اعتراض میں وہ اپنی غلطیوں پر نظر نہیں ڈال سکے آپ قال کے جواب میں اقول کے تحت لکھتے ہیں۔

> ناکڑا کو کلمہ تصغیر برائے تعظیم لکھدیا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک طبی اصطلاح ہے جس کی وضع ایک خاص بیماری بتلانے کے لئے ہوئی ہے ملاحظہ ہو۔ لغوی شہادتیں (کملی ص۴۷)

یہاں مولوی ہاشمی صاحب حقیقت تو کچھ بھی نقل نہ کر سکے نہ انہیں اپنی ہی پیش کردہ لغات سمجھنا آیا محض شوق تحقیر میں فرما گئے کہ "ناکڑا تصغیر برائے تعظیم لکھدیا" حقیقت یہ ہے کہ ناکڑا موٹی اور سوجی ہوئی ناک کیلئے ہی وضع ہوا ہے، اہل طب نے اسے پالی پس کی بیماری کے لئے نقل کیا ہے۔ جس میں ناک کے مزید موٹی ہو جانے اور سوج جانے کی رعایت موجود ہے۔ اس لفظ کے استعمال پر بھی غور کرتے لیجئے ایک ڈاکٹر یا طبیب اگر اس ناک کو دیکھ کر یہ کہے کہ یہ ناکڑا ہے تو یہاں تحقیر مقصود نہیں ہوگی۔ اس لئے کو ڈاکٹر کے بیان میں ناکڑا اپنے معنیٰ منقول طب پر دلالت کر رہا ہے اور اس دلالت میں ناک کی جسامت موٹاپن ضرور پایا جائیگا اور اگر کوئی شریر کسی موٹی جسیم ناک کو دیکھ کر ناکڑا والا کہے اگرچہ پالی پس کی بیماری ہو تو یہاں یہ معنی لینا کہ اس شریر کا مقصد پالی پس کی بیماری بتانا ہے۔ غلط ہوگا بلکہ ناکڑا کے ذریعہ جسامت یعنی موٹے پن کی دلالت کے ساتھ

وہ تحقیر کر رہا ہے،

ہمارے اس معنی وضعی و معنی منقول طبی لینے پر خود میاں مولوی ہاشمی صاحب کی وہ لغوی شہادت موجود ہے جو انہوں نے اسی صفحہ ص۴۷ پر نقل کی ہے۔

ہم یہاں مولوی ہاشمی میاں کی نقل کردہ تینوں ڈکشنریوں کے حوالے نقل کر رہے ہیں۔ تاکہ بحث کی تکمیل میں سہولت ہو۔

ناکڑا:-

(۱) یعنی ناکڑا بمعنی سوجی ہوئی ناک —— ایک بیماری جو ناک میں سوجن سے پیدا ہوتی ہے اس بیماری کو پالی پس کہتے ہیں (بہار گو از ہندی انگلش ڈکشنری ص۵۸۴)

(۲) ناکڑا ایک روگ (بیماری) جس میں ناک پک جاتی ہے۔ (سنچھپت ہندی شبد ساگر ص۵۳۶)

(۳) ناکڑا: یعنی پکی ہوئی ناک —— پالی پس (ناک کی ایک بیماری) (کمالس آکسفورڈ ڈکشنری ص۲۸۹)

اولاً تو ہم اعلیٰحضرت قدس سرہ کی تحقیق و حکم کے مقابلہ میں ان ڈکشنریوں کو پیش کرنا ہی سخت معیوب اور ناقابل تسلیم سمجھتے ہیں۔

ثانیاً اختلاف کی صورت میں ایسی ڈکشنریوں کو کو سامنے لانا جس میں لفظ کے ماخذ کا پتہ ہی نہ دیا گیا ہو نہ حوالوں کے ساتھ توضیح کی گئی ہو ہرگز قابل اعتماد نہیں اور نہ مقام تحقیق میں پیش کرنے کے لائق ہوتی ہیں افسوس ہے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب ڈکشنریوں کو سامنے رکھ کر بھی ان کی فنی کمزوریوں کو سمجھ نہ سکے اور اعلیٰحضرت قدس سرہ جیسے محقق کے مقابلہ کیلئے میدان میں اتر آئے۔

ثالثاً ڈکشنری بہار گو سے جو حوالہ نقل کیا گیا ہے وہ اپنے انداز سے ہوشیار کر رہا ہے کہ یہاں معنی وضعی اور معنی منقول طبی دونوں بیان کئے

جارہے ہیں، معنی کی وہ عبارت دیکھتے جو میاں مولوی ہاشمی صاحب نے نقل کی ہے ناکڑا بمعنی سوجی ہوئی ناک ——— ایک بیماری جو ناک میں سوجن سے پیدا ہوتی ہے اس بیماری کو پالی پس کہتے ہیں۔

(۱) وضعی سوجی ہوئی ناک ———۔

(۲) منقول پالی پس کی بیماری۔

(۳) کمال آکسفورڈ ڈکشنری۔ یہاں بھی دونوں معنی مراد ہے۔

ع۱ پکی ہوئی ناک ع۲ پالی پس (ناک کی بیماری) جن سے ع۱ معنی وضعی ع۲ معنی منقول طبی ظاہر ہیں۔

رہی ع۲ کی ڈکشنری سنجھیت ہندی شبد ساگر تو اس بیچاری ڈکشنری نے مولوی ہاشمی صاحب کے اس دعوے کو باقی ہی نہ رکھا کہ ناکڑا حقیقتاً ایک طبی اصطلاح ہے۔ جس کی وضع پالی پس کیلئے ہوئی ہے اس ڈکشنری نے سرے سے ان کے موضوع لہ پالی پس کا نام ہی نہ لیا اور ایک ڈکشنری پر اعتماد کرنے والے کو حیران و پریشان چھوڑ دیا۔

اس ڈکشنری میں ہے۔

"ایک روگ (بیماری) جس میں ناک پک جاتی ہے"

مولوی ہاشمی میاں ان ڈکشنریوں کے ماخذ کا کیا پتہ دیتے جبکہ خود ان ڈکشنریوں میں کوئی نشان نہیں۔ مولوی ہاشمی میاں نے جس طرح ان ڈکشنریوں سے حوالے دیئے ان سے مستند استعمال کرنے والوں کا پتہ چلانا فضول ہے۔ علاوہ ازیں مولوی ہاشمی میاں صاحب کی ع۱ و ع۳ کی پیش کردہ ڈکشنریوں کی معنی بیانی بھی مختلف ہے ان دونوں ع۱ و ع۳ میں جو انگریزی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ ایک ہیں اور معانی الگ الگ۔ انگریزی الفاظ یہ ہیں جو دونوں ڈکشنریوں میں ہیں "A Boil in the nose"

معنی ع۱ "بہار گو سے یہ ہیں یعنی سوجی ہوئی ناک"

ع۳ کمالس آکسفورڈ سے یہ معنی ہیں "یعنی پکی ہوئی ناک"

اور یہ ظاہر ہے کہ سوجی ہوئی ناک میں یہ ضروری نہیں کہ وہ پکی ہوئی ہو اور اس میں پس بھی ہو اور پکی ہوئی ناک پس کا تقاضا کریگی۔

یہ خیال رہے کہ احکام شرع کو معلوم کرنے کیلئے الفاظ کی تحقیق اصل و اہم ہے۔ اور یہ تحقیق بہت زیادہ موشگافیاں چاہتی ہے اس سلسلہ میں ایک دین کا مجدد 'امام' صاحب تنقیح و ترجیح اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتا ہے بھلا ان ناقص ڈکشنریوں کی یہاں کیا حقیقت۔ زبان و ادب کے ماہرین اپنی ادبی ذمہ داریوں کے پیش نظر ان لغات اور ڈکشنریوں کو کیا سمجھتے ہیں اسے خاص طور پر دیکھ لیجئے۔

مرزا غالب لغات نویسوں کا ماتم کرتے ہوئے سر پیٹتا ہے اور سینہ کوبی کرتا ہے۔

> "ہند کے شاعروں میں اچھے اچھے خوشگوار اور معنی یاب ہیں مگر یہ کون احمق کہیگا کہ یہ لوگ دعوے زبانی کے باب ہیں رہے فرہنگ (لغات) لکھنے والے، خدا ان کے ہیچ سے نکالے اشعار قدما آگے دھر لئے اور اپنے قیاس کے مطابق چلدیئے وہ بھی نہ کوئی ہمدم نہ ہمراہ بلکہ سو بسو پراگندہ تباہ' استاد ہو تو شعر کے معنی سمجھائے نہ آپ شیرازی نہ استاد رمضانی زہے رگ گردن دب جے دعوے زبان دانی میرا یہ قول نہ خاص ہے نہ عام ہے مجموع فرہنگ نگاروں کے محقق ہونے میں کلام ہے .... ایک لطیفہ لکھتا ہوں اگر خفا نہ ہو جاؤ گے تو خط اٹھاؤ گے جتنی فرہنگیں اور جتنے فرہنگ طراز ہیں یہ سب کتابیں اور یہ سب جامع مانند پیاز ہیں، تو بتو در لباس در لباس وہم در وہم اور قیاس در قیاس پیاز کے چھلکے جسقدر

اتارتے جاؤ گے چھلکوں کا ڈھیر لگ جائیگا مغز نہ پاؤ گے
فرہنگ لکھنے والوں کے پردے کھولتے چلے جاؤ
لباس ہی لباس دیکھو گے شخص معدوم، فرہنگ
کی ورق گردانی کرتے رہو، ورق ہی ورق نظر آئینگے
معنی موہوم"

(از عود ہندی خط صـ ۱۳۱)

غیاث الغات ایک متداول کتاب ہے اور اس میں حوالوں کی کوتاہی نہیں دکھائی دیتی، مرزا غالب صاحب غیاث اللغات کے بارے میں اسی خط میں آگے لکھتے ہیں۔

غیاث الدین رام پور میں ایک ملائے مکتبی تھا۔
"ناقل ناعاقل" جس کا ماخذ اور مستند علیہ
قتیل کا کلام ہوگا اس کا فن لغت میں کیا غرجام
ہوگا"

جب شعر و ادب میں الفاظ و معانی کی تحقیق کیلئے بکثرت لغات اور لغات نویسوں کو ناقابل اعتماد ٹھہرایا جارہا ہے تو احکام شرع کے لئے الفاظ و معانی اور ادب کی حیثیت اپنے تمام شعبوں سمیت کلید، چابی، کنجی کی ہے، ایک ایسے مجمع عنیہ محقق اعلٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ جس کے سامنے میر، ذوق، غالب، مومن کی کوئی حقیقت نہیں اس کے مقابلہ میں یہ ناقابل استناد ڈکشنریاں پیش کرنا اور حکم شرع کو رد کرنے کی جرأت کرنا کس قدر افسوسناک ہے۔

اگر مولوی ہاشمی میاں اسی پر اصرار کریں کہ ڈکشنریوں کے الگ الگ مفہوم کو نہیں مانتا میں نے تو اسی کو مان لیا ہے کہ ناگڑا کی اصل وضع پالی پس کیلئے ہوئی ہے میرے نزدیک منقول طبی یا منقول شرعی اور دوسرے منقولات کی کوئی حقیقت نہیں

میرے نزدیک ان ڈکشنریوں میں بھی دوسرے معنی پہلے معنی کی توضیح ہے تو چلئے یہی سہی

اب عرض ہے کہ آپ کے نزدیک پالی پس کی بیماری میں ناک پتلی اور باریک ہو جاتی ہے یا موٹی اور سوجی ہوئی رہتی ہے اگر آپ باریک اور پتلی مانتے ہیں تو یہ آپ کی لغت دانی کے خلاف ہوگا آپ نے لغت سے جو اپنی شہادت پیش کی ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ناک میں سوجن کی وجہ سے پالی پس کی بیماری ہوتی ہے اور پالی پس کا تقاضا ہے کہ ناک سوج کر اور زیادہ موٹی ہو جائے۔ لامحالہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کو اپنی ڈکشنریوں پر اعتماد کے بعد بھی یہی کہنا ہوگا کہ ناگڑا میں تعظیم یعنی جسامت موجود ہے، کوئی تحقیر کرنے والا پالی پس کی بیماری کی وجہ سے بھی تحقیر کر سکتا ہے اس لئے کہ ناک کی جسامت اور تعظیم کی حالت ہی پالی پس کے عیب پر دلالت کریگی اور میاں مولوی ہاشمی صاحب کے قول پر بھی تین امور موجود ہیں ۱ جسامت موٹاپن ۲ عیب دار ہونا ۳ تصغیر کا صیغہ جس پر "ڑا" دلالت کر رہا ہے۔
اور یہ وہ امور ہیں جو اعلٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق و حکم کی تائید کر رہے ہیں اور ناگڑا کو برائے تعظیم لکھدینا صحیح ہے۔

ہاں ناک کی جسامت کے ذریعہ تحقیر سے ہٹ کر ناگڑا کے صیغہ سے بیماری کی حالت بیان کرنی مقصود ہو، مثلاً بیٹا کہے کہ میرے باپ کو ناگڑا کی تکلیف ہے یا ڈاکٹر بتائے کہ تم کو ناگڑا ہے۔ تو یہاں تحقیر کا تصور ہی نہ ہوگا کہ منقول طب اصطلاحی معنی کے ساتھ واقعہ بیانی تحقیر پر دلالت نہیں کریگی، اعلٰحضرت قدس سرہ کا الف جسیم (موٹی ناک) کہہ کر صیغہ کے اعتبار پر تحقیر کا حکم بیان کرنا بہرحال عیب پر مبنی ہے خواہ وضع اصلی ہو یا منقول طبی یہاں کسی ڈاکٹر کی تشخیص یا کسی سعادت مند بیٹے کی حکایت بیانی سے کوئی غرض نہیں اسکی کیفیت الگ ہے۔

یہاں یہ خیال رہے کہ اس جگہ تعظیم سے مراد تکریم و توقیر نہیں ہے کہ کسی موٹی ناک والے یا پالی پس والے کو دیکھ کر تعظیماً و تکریماً ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے اور ناکڑا کی منقبت شروع کر دے، چونکہ ایسا نہیں ہوتا اس لئے کوئی یہ کہہ دے کہ

تصغیر و تحقیر برائے تعظیم کیسی ؟

مولوی ہاشمی میاں نے آگے بڑھ کر اپنی کملی کے ص۴۸ پر تصغیر کا کبھی تعظیم کیلئے آنا مانتے ہوئے عربی لغات سے دویھہ اور قریش کی مثال دی ہے اور حوالوں وغیرہ پر ڈیڑھ صفحہ صرف کرنے کے بعد ص۴۹ پر فرمایا کہ "اس پوری گفتگو کا منشایہ ہے کہ مصغرات کی مثالیں صحیح صحیح دینی چاہیے۔

مولوی ہاشمی میاں کی دونوں عربی مثالوں والی ص۴۸ و ص۴۹ کی پوری بحث اور حوالوں کو ان کے دعوے سے کوئی واسطہ نہیں یہ عربی زبان کی تصغیریں ہیں جن سے "ناکڑا" کے تصغیر ہونے نہ ہونے کو ثابت نہیں کیا جا سکتا ہاں مقالہ نورانی ماہنامہ اشرفیہ میں حضرت مولینا مفتی محمد شریف الحق صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد اور مولینا مفتی شفیق احمد صاحب کے اشتہار کے اس مضمون کی تائید ہوتی ہے کہ

"تصغیر کبھی تعظیم کیلئے آتی ہے"

یہاں تو اردو زبان سے وہ حوالے درکار ہیں جن سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ ناکڑا کا صیغہ تصغیر کے لئے نہیں ہے اور مولوی ہاشمی میاں پوری بحث میں طویل گفتگو کے باوجود اس کو چھو بھی نہ سکے اور نہ کوئی دلیل ان کے ہاتھ آ سکی۔

خطرناک انداز

ہاں یہاں پہنچکر میاں مولوی ہاشمی صاحب نے وہ خطرناک دین شکن انداز اختیار کیا ہے جو ہمارے اس ناک اور ناکڑا میں دخل

کا سبب ہے۔

مولوی ہاشمی میاں صاحب اپنی نصیحت کے بعد کہ مصغرات کی مثالیں صحیح صحیح دینی چاہئے متصل ص۴۹ پر لکھتے ہیں۔

> "ناکڑا تو پالی پس (POLLY PUS) ہے ایک بیماری ہے جس میں ناک پک جاتی ہے اس کو تصغیر برائے تعظیم لکھنا زبان دانی کے خلاف ہے"

یہ تصغیر برائے تعظیم لکھنے والے کون ہیں ان کو مولوی ہاشمی میاں نے اپنی کملی کے ص۴۷ پر پہلے ہی بتادیا کہ ۱۔ مقالہ نوری ۲۔ حضرت مولینا مفتی محمد شریف الحق صاحب مدظلہ العالی ۳۔ مولینا مفتی شفیق احمد صاحب۔

مگر مولوی ہاشمی صاحب کو معلوم تھا کہ ان تینوں کی حیثیت صرف ناقلین کی ہے ناکڑا کو تصغیر برائے تعظیم کہنا یہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق ہے لہذا میاں مولوی ہاشمی صاحب نے پوری جرأت کے ساتھ یہیں ضرب لگائی اور یہ دین شکن بول بول گئے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہ کی تحقیق زبان دانی کے خلاف ہے۔ اور خود اعلیٰحضرت قدس سرہ کے قول پر تحقیق ناقابل اعتبار اور رد کر دینے کے لائق ہے ان کی عبارت دیکھئے وہ لکھتے ہیں۔

> "لہذا الفاظ و معنی کی تحقیق کے تعلق سے اعلیٰحضرت کی ذات کو بطور سند پیش کرنا خود اعلیٰحضرت کی تعلیمات کے خلاف اور ان کی بتائی ہوئی راہ سے انحراف ہے۔

الامان والحفیظ معاندین و حاسدین کو چھوڑ کر کسی نے اعلیٰحضرت کی لغظ و معنی کی تحقیق کو ناقابل اعتبار قرار دینے کی جرأت نہیں کی جو مولوی ہاشمی صاحب نے زعم سیادت میں انجام دیا اور اپنے ہاتھوں دین کے پرخچے اڑانے کی کوشش کی ہے۔

یہ مضبوطی کے ساتھ ذہن میں رکھئے کہ امامت، مجددیت اجتہاد، تنقیح و ترجیح کے لئے "اول شرط" لغظ و معنی اور ادب کے تمام متعلقات پر کامل ترین عبوریت و مہارت کی ہے اگر یہی

غائب تو کیسا امام، کون سا مجدد کہاں کی ترجیح و تنقیح اور کہاں کا قیاس و اجتہاد۔

جب اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی لفظی و معنوی تحقیق ہی ناقابل اعتبار و غیر مستند ٹھہری اور آپ کی ذات کو سند کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا تو عقائد میں اردو الفاظ پر اعلیٰحضرت قدس سرہ کا ایمان و اسلام کفر و ارتداد کا شرعی حکم بیان کرنا ناقابل اعتبار غلط ٹھہریگا اب کیا ہے خوشی منائیں دیوبندی وہابی قادیانی رافضی کہ ہمارے محسن، قاسم تجدید و امامت میاں مولوی ہاشمی صاحب کچھوچھوی نے ہمارے لئے کفر و ارتداد سے نجات و عافیت کا راستہ نکال لیا ہے اب ہضم کئے مسلمان اور ہماری گستاخیاں، گالیاں اور کفریات عین ایمان و اسلام بنا دی گئی ہیں اسلئے کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی نے جو ہمارے اکابر کے الفاظ پر تحقیق کر کے کفر و ارتداد کا حکم لگایا تھا۔ اسے مولوی ہاشمی میاں نے خود اعلیٰحضرت کے قول سے ہی رد کر کے ناقابل اعتبار ٹھہرادیا اور رسید ما مولوی ظفرادیبی صاحب کا کف لسان کا راستہ دکھایا ہے، شاباش۔

جب اعلیٰحضرت قدس سرہ کی لفظی و معنوی تحقیق ہی ناقابل استناد و غیر معتبر ٹھہری اور آپ کی ذات کو لفظ و معنی کے اعتبار سے سند کے طور پر نہیں پیش کیا جا سکتا تو عقائد کے علاوہ وہ ہزاروں فقہی احکام شرع جن کو اردو الفاظ و معانی کی تحقیق پر اعلیٰحضرت قدس سرہ نے حلت و حرمت اور اباحت کے ابواب میں بیان کئے ہیں، طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، طلاق، ظہار، معاملات وغیرہ کے مسائل جن سے ہزاروں صفحات بھرے پڑے ہیں اور قوم ان سے استفادہ کر رہی ہے تمام کے تمام میاں مولوی ہاشمی صاحب کی ایک جنبش قلم سے غیر مستند و ناقابل اعتبار ٹھہر گئے دیباچہ ناموس میں فرمایا۔

قال بعض المحققین معرفۃ مفردات اللغۃ نصف العلم لان کل علم تتوقف افادتہ واستفادتہ علیھا

وحکمہ انہ من فروض الکفایات کما ذکرہ السیوطی فی المزھر اول النوع الحادی والاربعین قال لان بہ نعرف معانی الفاظ القرآن والسنۃ ولا سبیل الی ادراک معانیھما الا التبحر فی علم ھذہ اللغۃ وکان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لا یقرئ القرآن الا عالم باللغۃ ولذا قال بعض العلماء

حفظ اللغات علینا فرض کحفظ الصلوٰۃ

فلیس یحفظ دین الا بحفظ اللغات

محقق فرماتے ہیں کہ مفردات لغت کا جاننا نصف علم ہے اس لئے کہ کسی بھی علم سے فائدہ پہنچانا یا فائدہ اٹھانا اسی پر موقوف ہے۔

اور علم لغات کا حکم یہ ہے کہ وہ فروض کفایات سے ایک فرض کفایہ ہے جیسا کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے "المزھر" کی اکتالیسویں نوع کے اول میں فرمایا ہے (کہ علم لغات کا فرض کفایہ ہونا) اس لئے ہے کہ قرآن وسنت کے الفاظ کے معانی اسی کے ذریعہ جانے جاتے ہیں اور ان دونوں (قرآن وسنت) کے معانی سمجھنے کی کوئی سبیل نہیں سوائے اس کے کہ اس لغت کے علم میں تبحر (پوری پوری مہارت اور عبور) ہو۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن وہی سکھائے جو لغت کا عالم ہو اسی لئے ایک عالم نے فرمایا ہے کہ

لغات کی حفاظت کرنا ہم پر ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ نماز کی حفاظت کرنا اور بغیر لغات کی حفاظت کے دین کی حفاظت نہیں ہو سکتی(۱۲)

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ نے علوم متداولہ و غیر متداولہ پر سخت گرفت کے ساتھ عقائد و اعمال کے اعتبار سے جو دین اسلام کی حفاظت فرمائی ہے وہ عربی، فارسی، اردو لغات پر پوری پوری مہارت، عبور اور غواصی کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ یہاں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے زمانہ کے ہر فن کے ماہر و متبحر علماء آپ کے علم و فہم و ادراک پر حیران تھے اور حیران ہیں چہ جائیکہ اردو ڈکشنریوں پر بغیر سمجھے تکیہ کرنیوالے میاں مولوی ہاشمی صاحب وہاں تک پہنچکر اصول کا استخراج بھی کریں اور ان ہی اصول سے اعلیٰحضرت کا

رد بھی کر جائیں جبکہ ہمیں اور اہل علم کو میاں مولوی ہاشمی صاحب کا مبلغ علم بھی معلوم ہے۔

یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ مولوی ہاشمی میاں نے ان سب ہزاروں عقائد و فقہی مسائل کے ماننے سے انکار نہیں کیا ہے ان پر یہ الزام غلط ہے، جی ہاں میاں مولوی ہاشمی صاحب نے الفاظ و معانی کے اعتبار پر اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ذات کو سند کے طور پر پیش نہ کئے جانے کی اصل پر ان کی تحقیق و حکم شرع کو رد کر دینے پر خود عمل کیا ہے اور دنیا [illegible]

* اور ان کے بھانجے اور مرید حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمہما اللہ تعالے کے مسلک اعلحضرت امام بریلوی پر مضبوط و اٹل رہنے اور رکھنے کے لئے کھلے اعلان کے بعد ان کے گھرانے کے ایک فرد کی جانب سے ہو رہا ہے اس لئے لوگ اس کو نظر انداز نہیں کرینگے۔

مولوی ہاشمی میاں کی اصل بیانی کے بعد جس سے مسلک اہلسنت ہی دفن ہو جاتے پھر سنیت کی حمایت اور اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ساتھ عقیدت کا اظہار سوائے دھوکے کے کچھ نہیں ہے اور جسے ذرا سی بھی عقل ہے وہ مولوی ہاشمی صاحب کے اسی دھوکے میں نہیں آسکتا۔

مولوی ہاشمی صاحب سے جو خطرات ہیں وہ صاف صاف یہ ہیں کہ وہ مسلک اہلسنت کو بواسطہ اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ ناقابل اعتبار ٹھہرا کر مرکز سنیت کو کچھوچھہ شریف اس لئے لیجانا چاہتے ہیں کہ اب دین کی حفاظت ان کے استاد مولوی ظفر ادیبی کے مسلک کف لسان کی بنیاد پر کچھوچھہ شریف سے میاں مولوی ہاشمی صاحب کی قیادت میں کی جائیگی۔ اور میاں مولوی ہاشمی صاحب یاد رکھیں کہ مسلک اعلحضرت قدس سرہ جو حقیقتاً دین اسلام ہے اس پر انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز آنچ نہ آئیگی اور ان کے مجروح کر دینے کے سارے منصوبے بے دھرے رہ جائینگے اور چند روز جوش کے بعد خود بخود ختم ہو جائینگے اب اعلحضرت قدس سرہ کی اس عبارت کو دیکھیے جس کو مولوی ہاشمی میاں

نے کلمی میں نقل کر کے اعلحضرت کی اس عبارت کے بارے میں لکھا ہے کہ اعلحضرت کی ذات کو بطور سند نہ ماننے کی ہدایت خود اعلحضرت نے اس عبارت میں فرمائی ہے کلمی کے صفحہ ۹ پر میاں مولوی ہاشمی صاحب لکھتے ہیں۔

> "الجواب صدہا الفاظ عربی ہیں کہ اردو میں غیر معنی عربی مستعمل ہیں ان معنی کو قاموس میں تلاش کرنا حماقت ہے بلکہ اردو کے اہل زبان سے دریافت کرنا چاہئے ذوق مرحوم اس زبان کے مسلم استاد تھے۔" (فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۲۰)

اسکے بعد مولوی ہاشمی میاں نے یہ گرہ لگائی ہے آپ لکھتے ہیں۔

> "لہٰذا الفاظ و معانی کی تحقیق کے تعلق سے اعلحضرت کی ذات کو بطور سند پیش کرنا خود اعلحضرت کی تعلیمات کے خلاف اور ان کی بتائی ہوئی راہ سے انحراف ہے"
>
> کلمی ص ۵ از مولوی ہاشمی میاں

عرض ہے کہ اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی اس عبارت جو اوپر الجواب سے نقل کی گئی ہے اس کو اچھی طرح پوری دیکھ جائیے اس عبارت میں ہرگز ہرگز اعلحضرت قدس سرہ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ۔ اگر میں اردو الفاظ و معانی کی تحقیق کر جاؤں تو ذوق مرحوم یا کسی بھی اردو زبان کے مسلم ماہر استاد کے استعمال کردہ یا بیان کردہ معانی کی بنیاد پر وہ تحقیق و حکم شرع رد کر دیا جائے بلکہ ادر نازل ترار دد ڈکشنریوں کو سامنے رکھکر حکم شرع کو مردود کیا جائے العیاذ باللہ تعالے یہ کہنا کہ خود اعلحضرت قدس سرہ نے یہ شاہراہ دکھائی ہے اتنا شدید ترین قبیح اتہام ہے کہ دین مصطفےٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم میں اس کے جو مفاسد اور فتنے پھیل سکتے ہیں ان کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

ہم ببانگ دہل کھلے طور پر صاف صاف اعلان کرتے ہیں کہ اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ نے حکم

شرع کیلئے الفاظ و معانی کی جو تحقیق فرمادی ہے
اس میں کسی ماہر زبان استاد فن اسلم محقق اور ادب کے
قول پر ایک نقطہ کا بھی ہیر پھیر نہیں کیا جا سکتا، اگر اپنے
وقت کا میر، ذوق، غالب، مومن بھی ہو تو اسے حکم شرع
کے لئے تحقیق الفاظ و معانی میں اعلحضرت امام بریلوی قدس
سرہ ہی کی پیروی کرنی ہوگی

اگر میاں مولوی ہاشمی صاحب اپنے دین کی بنیاد اپنی ذکر کردہ ڈکشنریوں پر اب رکھنا چاہتے ہیں اور اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق سے اعراض کر رہے ہیں تو ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں۔

اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق و تدقیق، صحت و اصابت پر عرب و عجم کے سیکڑوں معتمد و مستند مرجع عوام و خواص سادات علماء کا اجماع ہے جس سے روگردانی خطا اور حرمت و ضلالت سے کفر تک لیجا سکتی ہے۔ اہل سنت ہوشیار رہیں اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مسلک پر مضبوطی سے قائم و رواں رہیں۔

اپنے اشرفی برادران طریقت سے اپیل

اپنے اشرفی برادران طریقت اور میں اپنے اشرفی ہونے کی وجہ سے محض دینی ہمدردی کی بنیاد پر سادات کچھوچھہ مقدسہ سے مودبانہ درخواست کرونگا کہ وہ اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے حضور سیدی محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ کی ہدایات پر سختی سے قائم رہیں جو آپ نے مجدد اعظم میں اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے بارے میں ارشاد فرمائے ہیں اور اس بحث میں خاص طور پر محدث اعظم ہند کے اس قول کا خیال رکھیں جو آپ نے مجدد اعظم میں تحریر فرمایا ہے لکھتے ہیں۔

علماء دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدی سے چلے آرہے ہیں

مگر لغزش قلم و ذلت لسان سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے
بس کی بات نہیں زور قلم میں بکثرت تفرد پسندی میں آگئے
بعض مجدد پسندی پر اتر آئے تصانیف میں خود رائیاں بھی
ملتی ہیں لفظوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہو جاتی
ہیں قول حق کے لہجے میں لوئے حق نہیں ہے حوالہ جات میں اصل
کے بغیر نقل پر ہی قناعت کر لی گئی ہے لیکن ہم کو اور ہمارے
ساتھ سارے علماء عرب و عجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت
شیخ محقق مولینا عبدالحق محدث دہلوی یا حضرت مولینا،
بحر العلوم فرنگی محلی یا پھر اعلحضرت کی زبان و قلم کا یہ حال
دیکھا کہ مولیٰ تعالےٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور
زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرما دیا ذالک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء

مجدد اعظم از محدث اعظم کچھوچھوی ص ۲۱ و ص ۲۲

حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالےٰ کی مذکورہ بالا عبارتوں کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھیں اور دیکھ لیں کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے کس طرح خود اپنے والد ماجد حضور محدث اعظم ہند قدس سرہ کی مخالفت کر کے مسلمانوں کو غلط راستے پر چلانے کی کوشش کی ہے۔

اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی عبارت کا مفہوم

میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اعلحضرت قدس سرہ کی جو عبارت نقل کی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بکثرت عربی الفاظ جو اردو میں استعمال کئے جاتے ہیں ایسے بھی ہیں جو اپنے اصل عربی زبان کے معنی پر اردو زبان میں استعمال نہیں ہوتے ہیں بلکہ دوسرے معنی میں بولے جاتے ہیں اگر کبھی ضرورت ہو کہ ان اردو میں مستعمل عربی الفاظ پر حکم شرع بیان کیا جائے تو اے علماء! کہیں انہیں تم عربی لغات جیسے قاموس وغیرہ میں تلاش مت کرنا ور

حکم شرع غلط بیان کر جاؤ گے بلکہ یہ دیکھنا کہ اردو کے مسلم اساتذہ جیسے ذوق مرحوم وغیرہ نے اس عربی لفظ کو کس معنی میں استعمال کیا ہے۔

مثال کے طور پر کسی عالم کے پاس یہ سوال آتا ہے کہ

"زید نے اپنے غرور سے ہمیں نقصان پہنچایا اس کا کیا حکم ہے؟"

اگر عالم صاحب عربی زبان کی بنیاد پر لفظ غرور کے معنی لغات عربیہ میں دیکھیں گے دھوکے اور فریب کے ملینگے اور دھوکے اور فریب پر بیچارے زید پر سزا تک کا حکم بیان کیا جا سکتا ہے مگر اردو میں غرور دھوکے اور فریب کے معنی میں استعمال ہی نہیں ہوتا ہے گھمنڈ، تکبر، ناز کے معنی میں مستعمل ہے اور اس پر زید کو سوائے نصیحت کے سزا نہیں دی جا سکتی۔ اب اس لفظ غرور کے اردو استعمال کی سند اردو زبان کے اساتذہ سے لی جائیگی۔

جلیل مانکپوری کا شعر ہے۔

انہیں غرور کہ یکتا ہے خوش جمالوں میں
مجھے یہ ناز کہ ہوں ناز اٹھانے والوں میں

حیرت الہ آبادی کہتے ہیں۔

آئیں تو وہ غرور تماشا لیے ہوئے
بیٹھے ہیں ہم بھی عجز تمنا لئے ہوئے

استاد ذوق مرحوم کہتے ہیں۔

ع۱ جہاں ہے خانہ عشرت جبھی ہوا سکا فروغ
کہ اس میں لٹکے سر پہ غرور کی قندیل

ع۲ جھکائے ہے سر تسلیم ماہ نو پر وہ
غرور حسن سے وہ کس کا سلام لیتے ہیں

ع۳ دیکھنا اس بت مغرور کا گر جاہ و جلال
کبھی فرعون نہ دعوائے خدائی کرتا

ہر جگہ غرور گھمنڈ تکبر ناز کے معنی میں استعمال ہوا ہے اردو میں فریب اور دھوکے کے معنی میں کسی طرح سے مستعمل نہیں ہے۔

ایک اور مثال

"فُندُق" عربی زبان میں اس سرائے کو کہتے ہیں جو سر راہ مسافروں کے لئے بنائی جائے اور یہ لفظ آج عرب میں ایسا عام ہے کہ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ جدہ وغیرہ شہروں کے وسط میں جو بڑی بڑی ہوٹلیں، لاجیں بنائی گئی ہیں جن میں ہزاروں حجاج زمانہ حج میں قیام کرتے ہیں یا کاروباری مسافر ٹھہرتے ہیں انہیں فندق کے نام سے پکارا جاتا ہے جیسے "فندق الحرام" "فندق المدینہ" وغیرہ اس لفظ فندق کے معنی قاموس میں یہ بتائے گئے ہیں۔

حمل الشاجرة وهو البندق وتقدم وخان السبيل (قاموس)

یعنی "فندق" ایک درخت کا پھل ہے جس کو "بندق" کہا جاتا ہے جس کا ذکر (لفظ بندق کے معنی بتانے میں) گذر چکا ہے (دوسرے معنی) اس سرائے کے ہے جو سر راہ ہو ۱۲

اور "بندق" کے بارے میں اسی قاموس میں بتایا گیا ہے کہ وہ ایسا پھل ہے کہ اگر بازو پر باندھ لیا جائے تو بچھو (عقرب) کاٹتا نہیں ہے اور بالوں کی سرخی دور کرنے اور آنکھوں کی بیماری میں مفید ہے۔

ہاں "فندق" کے معنی مسافروں کے لئے سرائے اور قیام کی ہوٹل کے اعتبار پر مزید تحقیق کے لئے ائمہ لغات کی طرف رجوع کرنا چاہیں تو اس قاموس کی شرح میں لفظ فندق کی بحث میں یہ عبارت آپ کو مل جائیگی۔ فقد قال الفراء سمعت اعرابیا من قضاعة یقول "فنتق" للفندق وهو الخان

یعنی امام فراء نحوی نے فرمایا کہ میں نے قبیلہ قضاعہ کے اعرابی سے سنا جو فندق کو فنتق کہتا تھا اور وہ (فندق) سرائے کو کہتے ہیں۔

یہ لفظ "فندق" کی عربی زبان پر تحقیق تھی اب اس لفظ پر شرعی سوال و جواب کو ملاحظہ فرمائیں۔

زید سوال کرتا ہے۔

سوال:- مرد را فندق بستن شرعاً چہ حکم دارد (مرد کیلئے فندق بستگی کا کیا

حکم ہے شرعًا۔

ایک مولوی صاحب قاموس اور عربی لغات سے اپنی تحقیق پر جواب دیتے ہیں۔

الجواب۔ فندق بستن باعث اجر و ثواب ہست خواہ از مردم
باشند یا از زناں چہ دریں انتفاع مردماں ظاہر است

فندق بستگی باعث اجر و ثواب ہے خواہ مردوں کی جانب سے ہو یا عورتوں کی جانب سے اسلئے کہ اس میں لوگوں کا فائدہ اٹھانا ظاہر ہے۔

سائل زید جناب مولوی صاحب مجیب کے جواب پر حیران و پریشان کہ یا اللہ 'جواز و عدم جواز' باعث اجر و سبب گناہ ہونا تو علیحدہ رہا مولوی صاحب نے باعث اجر و ثواب کی جو وجہ بتائی ہے کہ لوگ اس سے فائدہ و نفع اٹھاتے ہیں تو مرد تو الگ رہے عورتوں کی فندق بستگی سے لوگوں کو سوائے دیدہ و دل سینکنے کے اور کیا فائدہ ہو گا کہ جس پر اجر و ثواب حاصل ہو۔

زید سائل نے اس سوال و جواب کو ایک دوسرے عالم کی خدمت میں پیش کیا ان عالم صاحب کا جواب دیکھئے۔

الجواب۔ مولوی صاحب۔ مذکورہ معلوم ہوتا ہے عربی لغات قاموس وغیرہ میں لفظ "فندق" کے معنی دیکھ کر دھوکا کھا گئے اور "فندق بستن" کو سرائے تعمیر کرنے معنی پر محمول کر کے جائز اور باعث اجر و ثواب ہونے کا فتوے دیدیا جس کی وجہ میں لوگوں یعنی مسافروں کا فائدہ و نفع اٹھانا بیان کر دیا فارسی اور اردو میں لفظ "فندق بستن" کے استعمال کی طرف توجہ نہ کی اور یہ حماقت کر بیٹھے۔

یہاں سائل "فندق بستگی" سے انگلیوں کے پوروں (سر انگشت) میں مہندی (حنا) لگانے کے شرعی حکم کو مرد کے لئے پوچھ رہا ہے جس کا صحیح شرعی جواب یہ تھا کہ مرد کے لئے جائز نہیں۔

سائل کے سوال میں لفظ مردی جو نکا دینے کے لیے کافی تھا، مولوی صاحب مذکور کو چاہیے تھا کہ وہ زبان فارسی اور زبان اردو کے مسلم استادوں کی طرف رجوع کر کے اس کے معنی پر حکم شرع بیان کرتے۔

فغانی تبریزی کہتا ہے

تا کہ سر انگشت گل کرد خزاں فندقے
کرد چمن پر نگار پنجہ دست چنار

(دست چنار مہندی (حنا) لگے ہاتھ کو کہتے ہیں)

ذوق کہتے ہیں۔

کسی کی فندقیں یاد آ گئی ہیں ورنہ مژگاں پر
نمایاں قطرۂ خون جگر ایسے نہ ہوتے تھے

ان کا دوسرا شعر اور واضح تر ہے۔

فندق پائے نگاریں کا ہوں میں سودا زدہ
قطرۂ خون بھی نہ ہو گا نوک نشتر سے جدا

پائے نگاریں وہ پاؤں جس میں (حنا) مہندی لگائی گئی ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ فندق اس پھل کو بھی کہتے ہیں جو بیر (کنار) کے برابر انگلیوں کے پوروں کی طرح ہوتا ہے اور اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ فارسی و اردو شعراء نے اسے محبوب کی مہندی لگی ہوئی سر انگشت کیلئے ہیئت و رنگ کی مناسبت پر حنا کی رعایت سے منقول کیا ہے چنانچہ "فندق مہندی لگے ہوئے سر انگشت کیلئے اور فندق بستن یا فندق کردن مہندی لگانے کے معنی میں اساتذہ کے یہاں مستعمل ہونے لگا۔

اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ نے اسلئے تنبیہ فرمائی ہے کہ خبردار حکم شرع بیان کرنے میں جب عربی زبان کے الفاظ اردو میں استعمال کئے جا رہے ہوں تو صرف عربی لغات پر تکیہ نہ کرنا بلکہ یہ دیکھنا کہ اردو یا کسی دوسری زبان میں یہ عربی لفظ کس معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جس کے لئے اس زبان کے مسلم اساتذہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

میاں مولوی ہاشمی میاں اس ہدایت کو ایسی شاہراہ سمجھے کہ ناگڑا کی تحقیق میں بے دھڑک اس پر چل پڑے کہ ناگڑا بھی کوئی ایسا عربی لفظ ہے جس کے استعمال کو اعلیٰحضرت قدس سرہ کی عربی لفظ والی ہدایت کو خلاف عقل وقیاس اصل بنا کر اردو ڈکشنریوں کے ذریعہ خود اعلیٰحضرت کے بیان کردہ حکم شرع کو رد کر دیا جائے حالانکہ یہ اردو ڈکشنریاں الٹے مولوی ہاشمی میاں کے دعوے کا رد کر رہی ہیں جس کو وہ سمجھ نہ سکے۔

اعلیٰحضرت امام بریلوی اور اردو ادب

ہمارا یہ عنوان اسلئے کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کا اردو ادب میں کیا مقام ہے اس کا اندازہ کرادیں، اسلئے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اعلیٰحضرت کی زباں دانی پر حملہ کر کے مسلک اہلسنت کو مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔

جن اردو ادب کے ماہرین نے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی نثریات و منظومات کو دیکھا اور پرکھا ہے وہ اعلیٰحضرت کے ادب پر عبور ومہارت، استادی اور قدرت علی الکلام کا لوہا مانے بغیر نہ رہے۔

مفہوم ومعنی، منشا ومراد کے سمجھنے سمجھانے کا انحصار الفاظ ومحاورات کے صحیح علم اور صحت مند استعمال پر ہی ہے۔

اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہٗ کی ہزاروں صفحات پر مشتمل تصانیف جن میں بکثرت فنون اور ہر فن کے سیکڑوں انواع اور ہر نوع کیلئے ہزاروں الفاظ کا برمحل، برجستہ روانی کے ساتھ استعمال کئی فنون کی اصطلاحات کثیرہ کا ہر موقعہ پر اس کی مناسبت سے صحت کے ساتھ ذکر کرنا ان فنون کے ماہرین ومتبحرین کو حیرت میں ڈالے ہوئے ہے۔

منظومات پر قدرت کا یہ حال کہ آپ کے ہزاروں اشعار اپنی اصناف کے ساتھ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کیلئے ملک سخن کی شاہی کی تصدیق کر رہے ہیں اور ماہر اساتذۂ ادب آپ کے کلام کا ملک الکلام ہونا تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے۔

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے امام بریلوی کو کیسا ملکہ عطا فرمایا تھا اور اوقات میں کیسی برکت عطا فرمائی تھی۔ اسقدر کثیر فنون

کی ہزاروں کتابوں کا صحیح مطالعہ جن میں اردو، ہندی، فارسی، عربی ادب کی وافر کتابیں بھی داخل ہیں پھر اس پر ذہن کی رسائی قوت حافظہ اعلیٰ صحتمند غور و فکر کے ساتھ ہر فن میں قوت بیان اسقدر محفوظ، مضبوط کہ ہر اعتبار سے کماحقہ آپ کی زبان و قلم کی مصاحبت دہرا رہی ہیں سرگرم نظر آتی ہے۔ مولوی ہاشمی میاں نے جو اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کا قول ذوق کے بارے میں نقل کیا ہے اس کو وہ جوش مخالفت میں کچھ بھی سمجھ نہ سکے۔ اس پر کچھ گفتگو ختم کر چکے۔ بقیہ بات جیت کیلئے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی عبارت کو جو میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی کھلی میں نقل کی ہے پھر دیکھئے۔

> الجواب۔ صدہا الفاظ عربی ہیں کہ اردو میں غیر معنی مستعمل ہیں ان معانی کو قاموس میں تلاش کرنا حماقت ہے بلکہ اردو کے اہل زبان سے دریافت کرنا چاہیے ذوق مرحوم اس زبان کے مسلم اساتذہ سے تھے۔
> (منقول از فتاوی رضویہ ، کھلی ص ۴۹)

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے عربی زبان کے الفاظ کو اردو زبان میں مستعمل ہونے اور استعمال کرنے پر معانی سمجھنے کے لئے اردو کے مسلم اساتذہ کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت فرمائی ہے جن میں سے ذوق مرحوم کی مثال ایک مسلم استاد کی حیثیت سے دی ہے۔

ظاہر گویا اصحاب فن کو یہ رائے دینا کسی ایسے شخص کا کام نہیں جس نے صف اول و صف دوم کے اساتذہ اردو کے کلام کا گہرائی و گیرائی سے مطالعہ نہ کیا ہو اور تیسرے کے اصحاب ادب پر اس کی خاص نظر نہ ہو۔

کوئی شخص اردو کا اوسط درجہ کا بھی ادیب و ناقد نہیں بن سکتا جب تک وہ اساتذہ کے کلام کا سمجھ کر مطالعہ کرے یہاں سطحی طور پر پڑھا پڑھالیہ کام نہ دیگا۔ چہ جائیکہ میاں مولوی ہاشمی صاحب مذکورہ ڈکشنریوں کے سہارے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ جیسے ماہر و کامل استاد ادب

کی تحقیق کا رد کر سکیں پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ آپ کو اپنی پیش کردہ ڈکشنریوں کا بھی سمجھنا نہیں آیا۔

ماہرین ادب میں غالب اپنی انفرادی شان کا اظہار کرنے میں ممتاز ہے۔ لیکن وہ اپنے کلام کے بارے میں خود کہتا ہے کہ میں الفاظ و محاورات اس وقت تک استعمال نہیں کرتا جب تک نہیں مسلم اساتذہ فن کے کلام میں دیکھ کر سمجھ نہ لوں (دیکھئے عود ہندی)

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ جن پر دین و دنیا کی بہت بڑی بڑی ذمہ داریاں تھیں وہ اردو کے گذشتہ مسلم استادوں کے کلام پر عبور، مہارت اور نظر و نقد کے بغیر ضبط نثریات و منظومات پر قدرت حاصل نہیں کر سکتے تھے، ہاں یہ بات ضرور تھی کہ بفضلہ تبارک و تعالیٰ امام بریلوی قدس سرہٗ کو قلیل ترین مدت میں وہ اعلیٰ ممتاز قدرت حاصل ہو جاتی تھی جو دوسروں کو مدت دراز میں بلکہ ساری عمر صرف کرنے کے بعد نصیب نہ ہو سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے کئی زبانوں کے ادب کی مہارت و کاملیت سمیت جو بکثرت علوم و فنون کی جامعیت اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو عطا فرمائی تھی اس کی کوئی مثال آپ کی صدی آپ سے قبل کی صدی اور ہماری اس پندرہویں صدی میں آج تک نہیں ملتی مفت کا دعوے اور بلند کی کا نعرہ پاکر بنساری بن جانا الگ بات ہے جو قابل اعتنا نہیں۔

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اساتذہ اردو کا ذکر کر کے ذوق مرحوم کی جو مثال دی ہے اس میں چند اہم امور موجود ہیں۔

ایک یہ کہ ذوق کے مراتب کے اساتذہ کا کلام خصوصی غور و فکر سے دیکھا جائے جو ان کے معاصرین اور ما قبل ما بعد کے اساتذہ کو بھی محیط ہے جبکہ دوسرے اور تیسرے درجہ کے شعراء کے کلام دیکھے بغیر قوت امتیاز پیدا نہ ہو گی۔

دوسرے اردو ادب میں جو الفاظ متروک قرار دیے گئے ہیں اور نئے الفاظ داخل کئے گئے ہیں ان کی اسناد لینے ذوق اور

ذوق کے مساوی درجات کے اساتذہ کا قول معتبر ہوگا۔

تیسرے عربی اور فارسی اور ہندی وغیرہ الفاظ کو جس مفہوم و معنی میں جس ڈھنگ سے استعمال کیا گیا ہے اس کیلئے اسی درجہ کے اساتذہ فن کے کلام کو دلیل میں پیش کیا جا سکے گا۔

چوتھے ذوق کا ذکر کرنے میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا وہ دینی تصلب ورہنمائی کار فرما ہے جو مذہب اہل سنت میں محفوظ ہے۔ ذوق مذہباً سنی تھے، اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اساتذہ کے کلام کے ساتھ ان کی تاریخ اور مذہب پر گہری نظر رکھتے تھے جس کی ایک ذمہ دار عالم کیلئے سخت ضرورت ہوتی ہے کتنے الفاظ مختلف مذاہب کی ترجمانی کرتے ہیں جن سے دین اور مسلمانوں کو بچانا فرض ہوتا ہے۔

حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سودا کے اس شعر

نہ چھوٹے شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی
ہوا جب کفر ثابت تو ہے تمغائے مسلمانی

کی تشریح اعلیٰحضرت قدس سرہٗ سے دریافت کی تو آپ نے شعر کے معنی بھی بتا دیئے۔ شعر کی تعریف بھی کی ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ سودا مذہباً شیعہ تھا۔

ذوق کے چند اشعار دیکھئے جو ان کے سنی عقائد کے اقرار پر دلالت کرتے ہیں اظہار فن سے جن کو واسطہ نہیں جیسا کہ دوسرے غیر مسلم شاعروں نے کیا ہے۔ ذوق کہتے ہیں ؎

ذوق عاصی ہے تو اس کا خاتمہ کیجو بخیر
یا الٰہی اپنے ختم المرسلین کے واسطے

سبطین نبی یعنی حسن اور حسین — زہرا و علی کے دونوں وہ نور العین
عینک ہے تماشائے دو عالم کیلئے — اے ذوق لگا آنکھوں سے ان کے نعلین

مسدس دعائیہ میں کہتے ہیں۔

ترا خطبہ میں ہو نام اور خطبہ زیب ممبر ہو
ترا حامی ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہو

دوسری جگہ کہتے ہیں۔

رہے نام محمد لب پہ یارب اول و آخر — الٹ جائے بوقت نزع جب سینے میں دم میرا
محبت اہل بیت مصطفےٰ کی نور برحق ہے — کہ روشن ہو گیا دل مثل قندیل حرم میرا
دکھائی مجھکو راہ شرع اصحاب پیمبر نے — چراغ راہ ہے اکرام اصحاب کرم میرا
نہ لیں بغداد کا خط غلامی ذوق رکھتا ہوں — نہ کیوں دل اس خط بغداد سے ہو جام جم میرا

افسوس کہ ہمارے لئے اپنے مباحث وموازنہ اور نقد وتبصرہ کے ذریعہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے ادب میں علو مرتبت کا ثابت کرنا جیسا کہ اس کا حق ہے مشکل ہے۔ ہم یہاں صرف میاں مولوی ہاشمی صاحب کے مسلمات سے ہی مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ہم حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی کے ساتھ ماہنامہ المیزان بمبئی کے "امام احمد رضا" نمبر میں ذکر کردہ ماہرین واساتذہ فن کے اقوال پیش کئے دیتے ہیں جن سے تنہا زبان دانی ہی نہیں بلکہ اردو ادب میں اعلیٰحضرت کی مہارت وکاملیت کا اندازہ ہو سکے گا اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی ضرورت نہیں اور حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بعد تو اسکی حاجت ہی نہیں ہے۔

یہ دنیا جانتی ہے کہ حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اردو زبان کے ماہر صاحب دیوان شاعر اور اردو خطابت پر پوری طرح قادر تھے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

> ایک مرتبہ لکھنؤ کے ادیبوں کی شاندار محفل میں اعلیٰحضرت کا قصیدہ معراجیہ اپنے انداز میں پڑھا سب جھومنے لگے۔ میں نے اعلان کیا کہ اردو ادب کے نقطہ نظر سے میں ادیبوں کا فیصلہ اس قصیدے کی زبان کے متعلق چاہتا ہوں تو سب نے کہا کہ اسکی زبان تو کوثر کی دھلی ہوئی زبان ہے۔

اس قسم کا ایک واقعہ دہلی میں پیش آیا تو سرآمدہ
شعراء دہلی نے جواب دیا کہ ہم سے کچھ نہ پوچھئے
آپ عمر پڑھتے رہیے ہم عمر بھر سنتے رہینگے
(المیزان امام احمد رضا نمبر صـ ۲۴۸)

اسی ماہنامہ المیزان امام احمد رضا نمبر میں کالیداس گپتا کا ایک مضمون صـ ۲۷۲ پر شائع ہوا ہے۔ جس میں انھوں نے اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے کلام کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے۔

نہیں معلوم انھوں (اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ) نے باقاعدہ اصلاح لی تھی یا نہیں تاہم ان کے کامل صاحب فن اور مسلم الثبوت شاعر ہونے میں شبہ نہیں اور ان کی نعتیہ غزلیں تو مجتہدانہ درجہ رکھتی ہیں (ماہنامہ المیزان امام احمد رضا نمبر

اس المیزان امام احمد رضا نمبر کے صـ ۲۴ پر ڈاکٹر وحید اشرف ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی بڑودہ یونیورسٹی کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد رضا نے ایک نعت میں عجیب جدت طرازی کا مظاہرہ کیا ہے اس میں التزام یہ کیا ہے کہ ہر مصرعہ کے دو ٹکڑے ہوں اور ہر شعر کے چار ٹکڑے چاروں زبانوں میں عربی فارسی اردو ہندی مختلف زبانوں کے باوجود بحر کی ترنم ریزی قافیہ اور ردیف کی پرکشش جھنکار، ہندی زبان کی آمیزش سے مدھر اور میٹھا لب ولہجہ، اور پوری نظم کا صوتی و معنوی رنگ و آہنگ قابل دید و شنید ہے مختلف زبانوں پر قدرت رکھنے کے ساتھ لفظوں کا انتخاب اور پھر ان مختلف اجزاء کو ایک متناسب اور مترنم سانچے میں ڈھال دینا امام احمد رضا کی ذہنی جودت

و جدت کا مظہر ہے اسطرح کی مثال امیر خسرو کے یہاں ملتی ہے لیکن جو التزام امام احمد رضا کی نعت میں ملتا ہے وہ وہاں بھی نہیں۔
(المیزان امام احمد رضا نمبر)

ڈاکٹر حامد علی لیکچرار شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اعلیحضرت بریلوی قدس سرہٗ کے اردو ادب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

آپ کی اردو شاعری اردوئے معلےٰ کا اعلیٰ شاہکار ہے اس لئے میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے اردو کلام سے بھی درحقیقت وہی صحیح معنیٰ میں لطف اندوز ہو سکتا ہے جسے عربی، فارسی پر عبور یا کم از کم اردو زبان کا اچھا فاضل و ادیب ہو
(المیزان امام احمد رضا نمبر صـ ۲۴۹)

مولوی ہاشمی میاں اور ان کے جذباتی معتقد مانیں یا نہ مانیں ہمیں اس سے سروکار نہیں البتہ سنجیدہ مخلص حضرات اچھی طرح اندازہ کر لینگے کہ مولوی ہاشمی میاں نے جو اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی زبان دانی پر حملے کئے ہیں کسقدر افسوسناک ہیں اور جس شاہراہ کی نشاندہی کی ہے کس قدر گمراہ کن، غلط اور ناقابل تسلیم ہے۔

چلتے چلتے کرم فرمائی

کملی کے صـ ۹۷ پر "چلتے چلتے" کے عنوان میں پھر اسی مضمون کو چھیڑا گیا ہے جو پیش لفظ کے صـ ا پر بیان کیا گیا ہے۔
مولوی ہاشمی میاں رقمطراز ہیں۔

زمانہ جانتا ہے کچھوچھہ میں آباد خانوادۂ غوثیہ کے علماء و مشائخ کی بارگاہوں میں بریلی شریف کے اکابر دن کی روشنی میں سجود نیاز لٹاتے رہے ہیں۔

اپنے گالی نامہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد چلتے چلتے میاں مولوی ہاشمی صاحب کو اطمنان نہیں تھا کہ موجودہ علماء بریلی خاص طور پر مولینا اختر رضا خاں صاحب مولوی ہاشمی میاں کے سامنے اپنا سر جھکا دینگے لہٰذا انہوں نے موجودہ علماء بریلی اور مولینا اختر صاحب سے ہی نہیں بلکہ اکابر بریلی سے عوام کو دور کرنے اور اپنی طرف مائل کرنے کیلئے سر راہ پریشان حالی میں چلتے چلتے یہ تقریر سپرد قلم کر دی۔

اس میں شک نہیں کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ اور آپ کے شاہزادوں نے اہل بیت اور اولاد امجاد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہوں میں اپنا سر نیاز جھکانے میں نہ دن کی پرواہ کی ہے نہ رات کی نہ صبح کی نہ شام کی مگر مولوی ہاشمی میاں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ یہ نیازمندیاں صرف کچھوچھہ مقدسہ کے ساتھ خاص تھیں اور دنیا کی ساری اولاد امجاد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اکابر چھوڑے بیٹھے تھے۔ مولوی ہاشمی میاں میں یہ دعوے کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ پھر آخر سجود نیاز لٹانے کے کیا معنی؟

کیا مولوی ہاشمی میاں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ اکابر بریلی کچھوچھہ شریف کے پیروں سے مرید تھے یا کچھوچھہ شریف خلیفہ کشی کیلئے گئے تھے یا علوم و فنون حاصل کرنے کیلئے کچھوچھہ شریف حاضر ہوتے تھے تو یہ سرے سے غلط اور دل و دماغ کی خطا کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ اور آپ کے دونوں شاہزادے مارہرۂ مطہرہ کے مشائخ عظام سے مرید تھے ارادت میں انہیں کے گن گاتے تھے اور یک درگیر محکم گیر کے پابند تھے

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے زمانہ میں کچھوچھہ شریف کے مشائخ اور علماء میں حضور اشرفی میاں قدس سرہ کے آپ کے صاحبزادے حضرت مولینا شاہ احمد اشرف اور حضرت محدث اعظم ہند رحمہما اللہ تعالیٰ ہی قابل ذکر بزرگوں میں ہیں۔ حضور اشرفی میاں بکثرت بریلی شریف اعلیٰحضرت امام

بریلوی قدس سرہٗ کے پاس جاتے رہے کیوں جاتے رہے؟ اصلاً ہمیں اس کھوج کی ضرورت نہیں ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جاتے رہے۔ اور طلب فیض کیلئے حضور اشرفی میاں نے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے پیر و مرشد حضور سیدنا آل رسول قدس سرہٗ مارہروی سے خلافت بھی حاصل کی اور ایک زمانہ مارہرہ مطہرہ میں رہ کر بسر کیا آپ کے صاحبزادے حضرت مولینا سید شاہ احمد اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے شاگرد و خلیفہ تھے۔ حضور محدث اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اعلیٰحضرت امام بریلوی کے مخصوص شاگردوں میں تھے اور ایک زمانہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے پاس رہ کر گذارا۔

جب اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کچھوچھہ شریف کے کسی پیر صاحب سے مرید ہی نہ تھے نہ کچھوچھہ تشریف لے گئے نہ علماء کچھوچھہ سے آپ نے کوئی علم و فن حاصل کیا تو پھر مولوی ہاشمی میاں دن کی روشنی میں کن علماء و مشائخ کچھوچھہ کی بارگاہوں میں سجود نیاز لٹانے کا ذکر کر کے بھولے بھالے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ تاریخ اور واقعات کی روشنی میں معاملہ ہی الٹا ہے۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب کے پاس سوائے اس کے کوئی صورت تاویل نہیں کہ ان کی مراد صرف سادات کی عقیدت اور انکی تعظیم و تکریم ہے تو ہم عرض کر چکے ہیں کہ اکابر بریلی کی یہ نیازمندیاں صرف کچھوچھہ شریف کے ساتھ مخصوص نہ تھیں۔ یہ اکابر بریلی دنیا کے کسی گوشہ میں سادات و اولاد امجاد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لیتے تو ان کی تعظیم و تکریم میں اپنی آنکھیں بچھا دیتے۔

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو عام سادات و اولاد امجاد غوث اعظم سے جو محبت عقیدت تھی اسے آپ کے سفر حج کے واقعہ سے اندازہ کیا۔ (الملفوظ حصہ دوم) سفر حج کا ذکر کرتے ہوئے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ بمبئی سے جدہ جاتے ہوئے جب کامران میں میں کئی دن ٹھہرنا ہوا تو کامران سے جدہ روانگی کے وقت آپ کے گھر کے لوگوں کو

درد اور اسہال لاحق ہوا اور خود اعلیٰحضرت کو بھی اسہال ہوئے، گھر والوں کے اس خوف سے کہیں ڈاکٹر سفر سے روک نہ دے اور حج سے محروم رہ جائیں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ بیان فرماتے ہیں۔

> میں نے کہا ذرا ٹھہرو میں اپنے حکیم سے کہہ لوں مکان سے باہر جنگل میں آیا اور حدیث کی دعائیں پڑھیں اور سیدنا غوث اعظم سے استمداد کی کہ دفعتاً سامنے سے حضرت سید شاہ غلام جیلانی صاحب سجادہ نشین بالنسہ شریف یہ اولاد امجاد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھے اور بمبئی سے ہمارا ان کا ساتھ ہو گیا تھا۔ سامنے سے تشریف لائے ان کی تشریف آوری فال حسن تھی میں نے ان سے بھی دعا کو کہا انھوں نے بھی دعا فرمائی، مجھے مکان سے باہر آئے ہوئے دس منٹ ہوئے ہونگے اب جو مکان میں جاکر دیکھا بحمد اللہ تعالیٰ سب کو ایسا تندرست پایا کہ گویا مرض ہی نہ تھا درد وغیرہ کیسا اس کا ضعف بھی نہ رہا سب ڈھائی تین میل چل کر سمندر کے کنارے پہنچے۔

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی ان عبارتوں کو پڑھیے سرکار بالنسہ شریف سے عقیدت و محبت، ان کے سجادہ نشین سید شاہ غلام جیلانی کی توقیر و تعظیم اور ان سے دعاؤں میں توسل سب کچھ سیادت و غوثیت کے ساتھ اعلیٰحضرت امام بریلوی کی نیاز مندیوں کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہے ہیں جو صاف بتا رہے ہیں کہ یہ تنہا

کچھوچھہ مقدسہ کے ساتھ خاص نہ تھے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کی معلومات محدود ہیں وہ کچھوچھہ شریف کے سوا باقی دنیا کی سیادت و غوثیت کے حالات سے بے خبر ہیں انہیں کچھوچھہ شریف کے سوا دنیا کے کسی پردے میں سادات و اولاد امجاد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظر ہی نہیں آتے ہیں۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب اپنی غلط بیانیوں اور واقعہ کے خلاف دعووں سے کچھوچھہ شریف کی تقدیس کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں اور انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ وہ کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اس لئے کہ کچھوچھہ مقدسہ کی تقدیس و تطہیر کے میاں مولوی ہاشمی صاحب ٹھیکیدار نہیں ہیں۔

بریلی اور کچھوچھہ

تعریف و توصیف وہی قابل قبول اور موثر و مفید ہوتی ہے جو حقائق پر مبنی ہو، مبالغہ آرائی واقعات کے خلاف صرف اپنی تعلی اور فوقیت جتانے کے لئے کی جائے وہ قبول نہیں کی جاتی اور بالآخر سوائے رسوائی اور پشیمانی کے کچھ میسر نہیں ہوتا، کچھوچھہ شریف کی تقدیس سے کون انکار کریگا حضور سیدنا اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم خوشہ چینوں سے ہیں ہمارا سلسلہ طریقت جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ حضور سمنانی سے ہی شرف اتصال رکھتا ہے، حضرت شیخ المشائخ اشرفی میاں، حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف صاحب حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمہم اللہ تعالیٰ کی عظمت ہمارے دلوں میں ہے۔

مگر اس کے یہ نہیں کہ ہم واقعہ کے خلاف اس مبالغہ پر اتر آئیں کہ ہماری کچھوچھہ شریف کی خانقاہ حضور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب حنیفہ کے برابر ہے اور اے دنیا کے مسلمانو! جس طرح تم مذہب حنفی کو مانتے ہو تمہیں کچھوچھہ کی خانقاہ اور اصحاب خانقاہ کو بھی ماننا پڑے گا ورنہ ہم مار مار کے اور گالیاں دے دے کر تم سے منوائے بغیر نہیں رہینگے۔

ہم بے شک اشرفی ہیں اور اس پر ہمیں فخر ہے مگر کچھوچھہ شریف کا بریلی سے کوئی مقابلہ نہیں۔ بریلی شریف دین کا وہ مرکز ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور چھوٹی بڑی خانقاہوں کو اس کے مسلک کی ضرورت ہے۔

اور کچھوچھہ شریف ایسی خانقاہ ہے جس کی سوائے مریدین اور متوسلین کی ارادت و توسل اور اہلسنت کی خدمت گزاری کے خوردان کو اور امت مسلمہ کو کچھوچھہ شریف کی ضرورت نہیں۔ دنیا کے سارے مسلمانوں اور خانقاہوں کو بریلی کے عقائد کی ترازو پر ہی تولا جائیگا۔ اور دنیا کی تمام خانقاہوں اور مسلمانوں کو کچھوچھہ شریف کی خانقاہ پر تولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

کچھوچھہ شریف میں حضور سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماننے والوں کا ایک طبقہ جو بریلی شریف کی کسوٹی پر نہ اتر سکا انہیں اہلسنت نے دور کر دیا اور جو عقائد کی اس کسوٹی پر اتر گیا اہلسنت نے اسے سر پر بٹھا لیا۔

ہندوستان کی تمام خانقاہ والوں کو ہوشمند اہل سنت اسی بریلی کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں جو اس معیار پر اترتا ہے اس کی تعظیم و تکریم کا خیال رکھتے ہیں اور جو نہیں اترتا ہے اس سے دور رہتے ہیں انہیں صرف ان اولیاء کرام سے واسطہ ہوتا ہے جو اپنی مزاروں میں آرام فرما رہے ہیں۔

مولوی ہاشمی میاں کو اس حقیقت کے اعتراف اور کھلے طور پر بیان کرنے سے کیوں حجاب ہو رہا ہے کہ سلوک و عرفان میں قدم رکھنے کے لئے خواہ وہ اظہار سلوک کیلئے ہی کیوں نہ ہو صحیح علوم دینیہ میں کمال کی ضرورت تھی اور کچھوچھہ شریف کے ان تشنگان علوم کو اپنی پیاس اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اور آپ کے تلامذہ کی خدمات میں حاضر ہو کر بجھانی پڑی۔

کیا مولوی ہاشمی میاں شریعت کے علوم و فنون اور سلوک کے غوامض کے درمیان فرق سمجھتے نہیں ہیں؟ کیا وہ جانتے نہیں کہ طریقت کیلئے ساری امت مکلف نہیں بہت ہی کم اس منصب کے لئے

منتخب کئے جاتے ہیں اور بکثرت اس راہ میں قدم رکھنے والے واپس کر دیئے جاتے ہیں رہی بیعت برکت تو اس میں کچھوچھہ شریف کی تخصیص نہیں ہر مسلمان کسی بھی صاحب سلسلہ صحیح العقیدہ عالم باعمل کے ہاتھ پر بیعت کر سکتا ہے۔

مگر علوم شریعت کیلئے تو پوری امت مکلف ہے اگر مسلمان دین کے عقائد و ایمانیات کا پابند ہوگا تو بے شک اس کی نجات ہو جائے گی اور اس کے لئے علماء اہلسنت کی طرف ہی رجوع کرنا ہوگا نجات اخروی حاصل کرنے کے لئے ہرگز یہ ضروری نہیں کہ کوئی مسلمان میاں مولوی ہاشمی صاحب کا یا کسی کا مرید بن جائے۔

آج جو بھیڑ خانقاہوں میں نظر آتی ہے وہ صرف دنیاوی اغراض کے لئے ہے جس میں عقیدتمندی اور وفاداری کے اظہار کے لئے ایکدوسرے سے مقابلہ بھی داخل ہے اور عقیدت وفاداری اور ان کے مقابلہ سے دنیاوی فائدہ اٹھانا بھی شامل ہے، ورنہ سلوک اور عارف باللہ بننے کے لئے ہزاروں میں ایک بھی نہیں ملیگا اور ارشاد و ہدایت طریقت کے حامل پیر صاحبان بھی خانقاہوں میں نظر نہیں آئینگے الا ماشاء اللہ۔

مگر عقائد و اعمال، طہارت، عبادات، نکاح، طلاق، معاملات، حظر و اباحت، میراث کے پیدائش سے وفات اور بعد وفات تک ہزاروں مسائل کے لئے ہر مسلمان کو دن رات ائمہ شریعت کی ہدایات اور علماء اہلسنت کی تصریحات کی طرف رجوع کرنے کے سوا چارہ نہیں جو فی زماننا بفضلہ تعالیٰ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے مسلک میں حاصل ہے۔

ہندوستان میں کچھوچھہ شریف سے بڑی بڑی خانقاہیں موجود ہیں مگر اہلسنت کے لئے آج علوم شرعیہ کا مرکز و مرجع سوائے بریلی شریف کے کوئی دوسرا مقام نہیں، بریلی سے مراد یہاں شہر بریلی یا اس کے کوچے گلیاں اہل شہر خانقاہیں یا اولاد اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد اسلام کے وہ عقائد حقہ اور شریعت مطہرہ کے

وہ منقح درج احکام ہیں جن کی شب و روز ملت کو ضرورت ہے وہ آج صرف اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے بیان کردہ مسلک میں موجود ہیں، جن کی تعلیم و تربیت اور ہدایت کا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی اولاد تلامذہ، کچھوچھہ شریف اور دیگر خانقاہوں اور ہر ہر مکلف مسلمان کو یکساں حق حاصل ہے۔ تنہا کسی کی جاگیر نہیں مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ بلند بانگ دعوے سینت کے ساتھ کسی کو بھی تخریب کے لئے دست اندازی کی اجازت دی جائیگی اور ذمہ دار مخلص خاموش تماشائی بنے بیٹھے امت کو فتنے میں ڈال دینگے۔

کچھوچھہ شریف، پنڈوہ شریف، گلبرگہ شریف دہلی، اجمیر شریف وغیرہ مقامات مقدسہ بے شک تمام مسلمانوں کے مراکز عقیدت میں ان کے متعلقین کا یہ دعوے کہ ہماری خانقاہ بھی بریلی شریف سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہے کہ یہاں بہت بڑے عارف باللہ جلوہ افروز ہیں تو یہ عظمت و مراتب مسلم جن کے سامنے بریلی شریف پیش نہیں کیا جا سکتا مگر ان مقامات کی عظمت و تقدس سے فائدہ اٹھا کر یہ ہیں یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ ہم بھی بریلی شریف سے بڑھ کر علوم شرعیہ میں مرکز و مرجع رکھتے ہیں اور یہ دعوے نادانی کے سوا کچھ نہیں جس کی طرف توجہ نہیں کیجا سکتی اور اس قسم کی باتوں سے دل بہلانے کے سوا ملت کی کوئی خدمت نہیں کیجا سکتی۔ میاں مولوی ہاشمی صاحب خانقاہ اشرفیہ کچھوچھہ اور علماء و مشائخ کچھوچھہ کا نام لے کر خود کو اوپر اٹھانے اور اپنی عظمت کو منوانے کے لئے سنی علمی وقار کو گھٹانے کے درپے ہیں وہ صرف علماء اہلسنت ہی نہیں بلکہ اکابر بریلی شریف اور اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ تک اڑان بھر رہے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے اس کے جو تباہ کن نتائج ہو سکتے ہیں ان کا انہوں نے اندازہ نہیں کیا ہے اور خود علماء و مشائخ کچھوچھہ پر کس طرح اعتماد اور بھروسہ کیا جائیگا اس کی انہیں پرواہ نہیں ہے۔

کچھوچھہ شریف اور اس کے سادات اور علماء و مشائخ کے ساتھ عقیدت آج بھی علماء اہلسنت کے دلوں میں موجود ہے مگر میاں مولوی ہاشمی صاحب کے طرز و انداز اور انکی دینی تلون مزاجی اور بے جا تعلی کی وجہ سے ہی ان سے دور رہتے ہیں اور جہاں ان کی طرف دین پر ضرب پڑتی ہے اس کا دفاع کرنے میں جھجکتے نہیں ہیں جس کو میاں مولوی ہاشمی صاحب ایک فیصدی احترام نہ ہونے سے تعبیر کرتے ہیں۔

مولوی ہاشمی میاں یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کا مسلک و مشرب بحرمۃ تبارک و تعالیٰ رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اہل بیت اطہار اصحاب اخیار سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ فقہاء کرام، محدثین عظام، حضور سیدنا غوث اعظم اور اکابر اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اعلیٰ اکرم حفاظت میں ہے۔ مولوی ہاشمی میاں خواہ کوئی صاحب حضور سیدنا غوث اعظم حضرت سیدی سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واسطہ دے دے کر ٹھیس پہنچانے کی کوشش کریں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکینگے۔

میرے والد ماجد حضور سیدی سید محمد حمید الحسینی اشرفی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے عیب جو مخالفین اعلیٰحضرت کی عظمت کو گرانے میں کامیاب تو نہ ہو سکے خود اپنی ہی عظمت کھو بیٹھے۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب کا عجیب مقابلہ

میاں مولوی ہاشمی صاحب اپنے اسی "وہ چلتے چلتے" کے عنوان کے تحت اسی عبادت سے متصل عجیب بات کہہ گئے ہیں۔ ذرا اس کی سیر کر لیجئے لکھتے ہیں:

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر

سمنانی جیسا عارف باللہ تو پورے شہر بریلی میں آج تک نہ ہوا (کملی ص ۹۷)

ہمارے نزدیک اس قسم کی باتیں کسی غیر سادات ذی عقل صاحب وقار کو بھی زیب نہیں دیتیں چہ جائیکہ ہم سادات اہل بیت کے لائق ہوں۔ شاید اس طرح میاں مولوی ہاشمی صاحب بھولے بھالے مسلمانوں کو کچھ خوش کریں اور ان کے جذبات کو گرما کر انہیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کریں۔ مگر دنیائے علم و عرفان اور عالم عقل و شعور میں اس کا کوئی مقام نہیں۔

چلئے میاں مولوی ہاشمی صاحب کی اس اصول سازی کو مان لیجئے اب آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

ایک صاحب فرمائیں:۔ کہ اے بریلی کے چاہنے والو! بریلی کچھوچھہ شریف جیسا مقام نہیں ہے۔ اسلئے کہ کچھوچھہ شریف میں حضور سمنانی قدس سرہٗ جیسا ولی ہے۔ ویسا بریلی میں نہیں لہٰذا بریلی کی طرف رخ چھوڑو اور کچھوچھہ آجاؤ۔

دوسرے صاحب بول اٹھے:۔ اے کچھوچھہ شریف والو! کچھوچھہ شریف گلبرگہ شریف جیسا مقام ولایت نہیں ہے لہٰذا کچھوچھہ چھوڑو اور گلبرگہ چلے آؤ۔

تیسرے صاحب کہنے لگے:۔ اے گلبرگہ شریف والو! دہلی بستی حضرت نظام الدین جیسا مقام ولایت گلبرگہ نہیں ہے گلبرگہ چھوڑ دو اور دہلی چلے آؤ۔

چوتھے صاحب بلبلا اٹھے:۔ اے دہلی والو! اجمیر شریف جیسا مقام ولایت دہلی بستی حضرت نظام الدین نہیں ہے۔ دہلی چھوڑ دو اور اجمیر شریف کی طرف رخ کرو۔

کیا مولوی ہاشمی میاں یہ بتا سکینگے کہ کچھوچھہ شریف کی عقیدت کو باقی رکھنے کیلئے ان کے پاس کیا اصول رہ گئے ہیں اور وہ بریلی شریف کیلئے

کیوں کارآمد نہیں ہوسکتے۔

پھر مولوی ہاشمی میاں کو دنیا بھر کی کیا پڑی ہے وہ اپنی ہی خانقاہ کچھوچھہ کی خبر کیوں نہیں لیتے؟ کچھوچھہ شریف کے علماء و مشائخ سے محاسبہ کیوں نہیں کرتے کہ وہ کیوں بریلی شریف اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے؟ کیوں خلافت اعلیٰحضرت امام بریلوی سے حاصل کی؟ کیوں علوم و فنون حاصل کرنے کے لئے بریلی شریف میں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں حاضری دیتے رہے جبکہ کچھوچھہ شریف میں حضرت سیدی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جلوہ فرما تھے اور ان جیسا کوئی بریلی شریف میں موجود نہیں

ان وصال فرمائے ہوئے کچھوچھہ شریف کے بزرگوں کی بریلی شریف سے جو وابستگی رہی اس سے میاں مولوی ہاشمی صاحب غیظ و غضب میں ہیں ان کا جوش ہاشمی برداشت نہیں کر پا رہا ہے اور سارا غصہ بریلی والوں پر نکالا جا رہا ہے۔

علماء کرام اور برادران اہل سنت سے درخواست

جیسا کہ ہم نے پیشتر اپنے تعارف میں عرض کیا ہے کہ بحمدہ تبارک و تعالیٰ ہم نسبًا سادات اہل سنت سے حسینی ہیں اور طریقت میں حضور سیدنا جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ سے ہی تعلق رکھتے ہیں مگر ہم اسے سخت ناپسند کرتے ہیں کہ ہم اپنے آپ یہاں میاں مٹھو بن کر غیر سادات کو اپنی توقیر و تعظیم کے لئے مائل ہی کریں اور اپنے ادب و احترام کے لئے ڈھنڈورا پیٹیں بلکہ معاذ اللہ گالیوں اور اذیت رسانی پر اتر آئیں بلکہ خدانخواستہ کسی سنی کی طرف سے ہمیں تکلیف بھی پہنچی ہو تو ہم اپنے آباؤ اجداد کی تعلیم و تربیت پر عمل کرتے ہوئے تخدّاتے قدوس

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی کیلئے صدق دل سے معاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی ہدایت و بخشش کیلئے دُعا کرتے ہیں ہم اپنے موجودہ اکابر علماء اہل سنت کیجانب سے تو مطمئن ہیں البتہ نوعمر علماء اور برادران اہلسنت سے صرف ان کی خیر خواہی اور دونوں جہاں کی بھلائی کے لئے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے آقا و مولیٰ رسول اعظم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد اطہار سادات کرام کے ساتھ اپنی عقیدت و محبت اور ان کی تعظیم و توقیر میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ آنے دیں اس میں دنیا و آخرت کی ہلاکتوں کے خطرات ہیں، اہل بیت کے فضائل کثرت سے احادیث کریمہ میں وارد ہیں۔ ان کی خدمت اور ان کی عزت و آبرو کا ہر طرح پاس اور لحاظ رکھنے میں ہی عافیت ہے۔

حدیث شریف کے اس ارشاد کی اچھی طرح گرہ باندھ لیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ستاروں کی طرح ہیں اور اہل بیت اطہار کشتی کے مانند ہیں اور کفر و ارتداد، ضلالت و گمراہی کے عمیق سمندر سے پار لگنے کے لئے دونوں کی ضرورت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ہدایات و رہنمائی میں اسلامی عقائد و اعمال پر استقامت کیلئے جن کو ہمارے اکابر علماء اہل سنت و ائمہ دین نے واضح کر دیا ہے۔ اور اہل بیت کے ساتھ محبت و عقیدت اور جان و دل سے ان کی خدمت پر کمربستہ رہنے میں عافیت سمجھیں۔

ہاں سیادت کا وہ دعوے کرنیوالے جو ضلالت و گمرہی سے کفر و ارتداد تک پہنچے ہوتے ہیں خبردار خبردار ان سے بالکل دور رہیں کہ ان کا فتنہ سیادت کے پردے میں غیر سادات سے بدتر ہے۔

ایسے سیادت کے دعوے کرنیوالے جو بحکم قرآن حکیم رشتہ سیادت سے کٹے ہوئے ہیں انہیں سید کہنا اور سادات کی طرح ان کا ادب کرنا سخت حرام ہے۔

نیز ہمارے برادران اہل سنت اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہمارے اس زمانہ میں ہمارے دین کی حفاظت اور لوگوں کی نجات اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے بیان کردہ مسلک میں ہے۔ اعلیٰحضرت بریلوی نے اپنی کتابوں میں اصل دین اسلام ہی کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور اسی طرف حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے زوردار ہدایت فرمائی ہے جو آپ کے خطبۂ صدارت میں مذکور ہے

تتمہ

"کملی" میں بعض امور ایسے ہیں جن پر کچھ کہنا ہی فضول اور کچھ ایسے ہیں جن سے برے اثرات پڑ سکتے ہیں اسلئے ہم ان پر اپنی معروضات پیش کر کے گفتگو کو ختم کر رہے ہیں۔

ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ "کملی" لکھ کر میاں مولوی ہاشمی صاحب کو واقعتاً کملی اور تصغیر جیسے مسئلوں سے غرض نہیں تھی۔ انہیں تو مولینا اختر صاحب اور علماء کی تحقیر و تذلیل مقصود تھی جو انہوں نے کملی اور تصغیر کو آڑ بنا کر اپنی بھڑاس نکالی ہے مولوی ہاشمی میاں کے مولینا اختر صاحب پر ان الزامات کو آپ دیکھئے۔

۱۔ مولینا اختر کے پاس رد نجدیت کے لئے وقت نہیں ہے۔

۲۔ البریلویہ کا جواب مولینا اختر صاحب چودہ صفحات عربی سے زیادہ نہیں لکھ سکے جو لکھا ہے وہ کھلونا ہے۔

۳۔ مولینا اختر بت خاموش بنے بیٹھے ہیں۔

۴۔ شاتمان رسول کی ریشہ دوانیاں بڑھ رہی ہیں۔ وہابیت از سر نو منظم ہو رہی ہے، عشق رسول کے چراغ بجھانے کی کوشش بڑھ گئی ہے مگر ازھری صاحب کو کوئی فکر نہیں۔

۵۔ سلسلہ مداریہ، سلسلہ چشتیہ، سلسلہ قدیریہ سے مولینا اختر الجھنا پسند کرتے ہیں۔

۶۔ فریضۂ حج، فریضۂ دعوت و تبلیغ اور ضروریات کیلئے تصویر کی اجازت کے خلاف ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

۷۔ ٹی وی، ٹاقی، لاؤڈ اسپیکر اور صدائے حق بنی سے غیر معمولی لگاؤ ہے۔

۸۔ سنیوں کو آپس میں لڑانے کیلئے دن رات مشغول ہیں۔

۹۔ تضاد بیانیوں سے گھبراتے نہیں ہیں جس کی مثال دعوت اسلامی ہے۔

۱۰۔ تاجرانہ ذہنیت رکھتے ہیں۔

۱۱۔ اہلسنت کو افتراق و انتشار سے بچانے میں دلچسپی نہیں ہے۔

۱۲۔ اہل سوداگران بریلی کے نوخیز شہزادگان غیر سنجیدہ ہیں (اور میاں مولوی ہاشمی صاحب کے نزدیک مولینا اختر کو فقیر مسکین مفلس ہو جانے کا ڈر ہے) اس لئے مولینا اختر اپنے آپ کو مالدار بنانے کے درپے ہیں جس کے لئے جنگ کا ماحول بناتے ہیں۔ پھر اعلان جنگ کرتے ہیں پھر معتقدوں سے آلات جنگ خریدنے کی اپیل کرتے ہیں۔

۱۳۔ ایک کے بعد دوسرے اعلیحضرت اور مفتی اعظم کے دار العلوم کے بعد مولینا اختر کو تیسرا دار العلوم بنانے کی ضرورت نہیں تھی۔

۱۴۔ اسے ہماری گنتی سے باہر تک، کئی امور جو میاں مولوی ہاشمی صاحب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں جن میں خانگی معاملات بھی داخل ہیں، مولوی ہاشمی میاں نے اپنی کتاب کملی میں نقل کی ہے۔

ہماری عرض ہے کہ اولاً تو مولینا اختر صاحب نے سرے سے کوئی کتاب ایسی لکھی ہی نہیں ہے جس میں کملی اور تصغیر پر بحث کی ہو اور یہ سمجھا ہو کہ ہم مولینا مدنی میاں کے "کملی" کے بارے میں شبہات کا ازالہ

کر رہے ہیں، ہاں کملی کے استعمال پر کسی سے توبہ کرائی ہے جہاں نہ مولوی ہاشمی صاحب کا کوئی ذکر تھا نہ مولینا مدنی میاں صاحب کچھوچھہ کا کچھ تذکرہ نہ مولینا اختر صاحب نے مولوی ہاشمی میاں کے اور مولینا مدنی میاں کے کچھ عیب بیان کئے۔ یہ کملی اور تصغیر لکھتے لکھتے مولینا اختر کی تحقیر و تذلیل پر میاں مولوی ہاشمی صاحب اتر کیوں آئے۔؟

مولوی ہاشمی میاں صاحب اس خیال میں نہ رہیں کہ قوم اتنی بے وقوف ہے کہ وہ ان کے تحریری انداز اور ان کے مقصد کو سمجھتی نہیں ہے۔ صحیح اور غلط میں تمیز نہیں کر سکتی۔ یہ گل افشانیاں کہاں اور کیوں کی جارہی ہیں جانتی نہیں ہے۔

چلئے مولینا اختر میں یہ سارے عیب اور نقائص سہی اور وہ ناقابل کار و اعتبار ہیں۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب تو اپنے آپ کو بے عیب بے داغ قابل اعتماد سمجھتے ہیں پھر اس پر آل رسول اہل بیت کا شرف بھی انہیں حاصل ہے۔ اب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ مسلک اہلسنت جس کی تصریحات اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ نے کی ہے جس کو ہم مسلک اعلیٰحضرت بھی امتیاز کیلئے مانتے ہیں آپ بھی اس کو خالص دین اسلام مانتے ہیں یا نہیں؟

۱۔ اگر مولوی ہاشمی میاں عین دین اسلام نہیں مانتے ہیں تو صاف صاف اعلان کریں۔

۲۔ اور اگر آپ دین اسلام مان کر ہی حمایت کا درد رکھتے ہیں۔ تو دین اسلام کے تحفظ کیلئے مولانا اختر کے انتظار کے کیا معنی ہیں؟ آپ مولینا اختر اور بریلی والوں کی نااہلیت کا اعلان بھی کر رہے ہیں اور مولینا اختر صاحب کو تنہا حفاظت کا ٹھیکیدار بھی سمجھ رہے ہیں ہر دیندار عالم کو چاہئے کہ دین اسلام پر جہاں سے حملے ہو رہے ہیں اس کا دفاع کرے پھر میاں مولوی ہاشمی میاں صاحب تو ماشاء اللہ بہت بڑے دیندار

دین وسنیت کے ہمدرد، متجر و مستند عالم آل رسول اہلبیت سادات سے ہیں شریعت مطہرہ آپ کے گھر سے نکلی ہے دین کے تحفظ اور فہمائش کی زیادہ ذمہ داری آپ پر ہے۔

الجمر ملویہ؟ کے جواب میں مولینا اختر صاحب عربی زبان میں چودہ صفحات سے زیادہ لکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو آپ نے خود ہی ہزار صفحات پر مشتمل عربی زبان میں جواب کیوں نہیں لکھا کسی نے آپ کو دین کے تحفظ سے روکا تھا آپ مولینا اختر کے دیئے ہوتے کھلونے پر کیسے بہل گئے

جب دین مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خلاف وہابی متحد ہو رہے ہیں۔ شاتمان رسول کی ریشہ دوانیاں بڑھ رہی ہیں عشق رسول کے چراغ بجھائے جا رہے ہیں تو اے مولوی ہاشمی میاں صاحب!
آپ مولانا اختر صاحب کا منہ کیوں تک رہے ہیں؟ کیوں تماشائی بنے بیٹھے ہیں آپ کا وہ جوش ہاشمی کہاں ہے؟ آپکی علمی و فنی طاقت کو کیا ہوا؟ آپ کی خانقاہی قوت حرکت میں کیوں نہیں آئی؟ آپ کے متوسلین و معتقدین کی حمیت کہاں سو رہی ہے آخر یہ بھیر عزت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کام میں آپ کیوں نہیں لائے؟

یہ یاد رکھئے کہ آپ اپنے تحریری مشتہر بیان سے خود ذمہ دار بن گئے ہیں۔ دیکھئے اپنی "کملی" حفاظت کا آپ نے خود دعوے کیا ہے اپنے مناقب اور کچھوچھہ شریف کی عظمت کا آپ نے صاف صاف تذکرہ کیا ہے۔

پھر بات یہیں ختم نہ ہوگی مولوی ہاشمی میاں قوم کو بتائیں کہ وہ شاتمان رسول کون ہیں۔ ان کے متحد ہونے کی کیا کیفیت ہے۔ ان کی ریشہ دوانیاں کیا ہیں عشق رسول کا چراغ کس طرح بجھایا جا رہا ہے انہوں نے کیا نئی حرکتیں شروع کی ہیں اور میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اب تک ان کے دفاع میں کونسی کتابیں کون سے رسالے، کون سے

اشتہارات لکھے اور شائع کئے ہیں۔ کملی کے استعمال پر مولینا اختر کے خلاف کملی میں تو آپ نے تحریر و اشاعت کا یہ زور دکھایا اور یہاں مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی براہ راست بات آن پڑی تو آپ ادھر ادھر کیوں جھانکنے لگے کہ کام تو مولینا اختر کا ہی ہے انہوں نے کیوں نہیں کیا؟
لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حرفِ آخر

مولوی ہاشمی میاں اور ان کی تلون مزاجی، ضد اور تند خوئی کو ہم ان کے زمانہ طالب علمی سے جانتے ہیں انہیں دین وسنیت کی کوئی پرواہ نہیں نہ انہیں اپنے والد ماجد حضرت محدث اعظم ہند کی ہدایت و تعلیم کا لحاظ' انہیں سادات کرام اکابر دین' بلکہ اپنے گھرانے کی عزت و آبرو کا ہوش نہیں رہتا ہے۔ وہ جوش میں غلط انداز اختیار کرنا اور گالیاں دینا تو جانتے ہیں مگر جواب میں جو گالیاں سننی پڑینگی اس سے بے پرواہ رہتے ہیں۔ حالانکہ انہیں تجربہ ہے کہ گالیوں کا اندازہ اختیار کرنے میں وہ تنہا نہیں ہیں۔ جواباً کھلے طور پر اور لپیٹ کر گالیاں دینے والے بڑے بڑے مشاق پڑے ہوئے ہیں۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب کے ہی غلط انداز نے انہیں ان کے بے خطا گھر والوں سادات کرام، صحابہ کرام اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو روافض خصوصاً کرار حسین سے سڑی سڑی گالیاں کھلوائیں جن کو ذکر کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور ایمان سننا گوارا نہیں کرتا حالانکہ حضور حافظ ملت قدس سرہ نے سختی سے منع کیا تھا۔ آخر عاجز آکر میاں مولوی ہاشمی صاحب خود ہی خاموش بیٹھ گئے بلکہ افسوسناک طریقہ سے رافضیوں کے ساتھ دوستی پیدا کرلی۔ اور اب انھوں نے اس دورہ میں کملی کا گالی نامہ

لکھ کر اہلسنت میں شدید اختلاف وافتراق کا دروازہ کھولدیا ہے اور الٹا غلط الزام علماء اہلسنت کے سر تھوپ دیا ہے۔

ہمارے نزدیک انھیں اس کی پرواہ بھی نہیں ہوگی۔ اسلئے کہ وہ مذہب اہلسنت کو اپنے اس دور میں طلاق دے کر مولوی ظفرادیبی کے مسلک کف لسان کو اختیار کرنے کی راہ درست کر رہے ہیں۔

ہم انتظار کرینگے کہ مولوی ہاشمی میاں اب کونسا رویہ اختیار کرتے ہیں ان کے بلند بانگ سنیت کے دعوے اب دھوکا نہیں دے سکتے۔ وہ صاف صاف دین وسنیت میں ڈھل جائیں کہ اسلام کا تقاضا یہی ہے یا کھل کر سامنے آجائیں۔ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذھد یتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

فقط: سید محمد حسینی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ
اشرفیہ شمسیہ رائچور
مدیر اعلیٰ ماہنامہ سنی آواز"
دار العلوم المحمدیہ گانجہ کھیت
ناگپور ۴۴۰۰۱۸ ۲۲/۱۰/۹۳

حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی اور علامہ دانا صاحب اشرفی شمسی

> مولوی ہاشمی میاں نے اپنی کتاب "کملی" کے ص۹۱ پر ایک عنوان باندھا ہے
> " اعلیٰحضرت امام احمد رضا اور علماء بریلی "

اس عنوان کا مضمون کچھوچھہ شریف کے مرکزی دار الافتاء والقضا کے صدر علامہ معین الدین صاحب اشرفی شمسی صاحب کا لکھا ہوا ہے۔

کیسا عنوان گیا ہے، مضامین کدھر جارہے ہیں، مضامین کے اجزاء کا عنوان سے ایکدوسرے سے کیا تعلق ہے اس سے ہمیں سروکار نہیں۔

بات ایک شرعی مسئلہ کی ہے اور حضور محدث اعظم کچھوچھوی قدس سرہ کی ذات گرامی کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے ہم اس پر گفتگو کر رہے ہیں۔

واقعہ کی اصل کیفیت

حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتدا کے ناجائز ہونے پر ایک فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ جس پر بہت علماء اہلسنت نے جواب کی تصویب کی تھی حضور محدث اعظم ہند نے بھی اس فتوے پر تحریر فرمایا تھا۔

"ھذا قول العالم المطاع وما علینا الا الاتباع"

یعنی لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہونے کا یہ قول ایسے عالم کا ہے جو مطاع کا مقام رکھتا ہے اور ہم پر اتباع ہی لازم ہے یعنی ہمارے لئے ماننے اور اس پر عمل کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے ـــــ یہ فتوے طبع ہوکر عام طور پر شائع ہوچکا ہے۔

یہاں خاص طور پر خیال رکھئے کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مولانا مفتی افضل حسین صاحب مرحوم نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتداء کے جواز کا فتوے دیا تھا اور اہل سنت پریشان تھے مگر یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اس صورتحال سے نہ آپس میں کوئی تناؤ اور ٹکراؤ تھا نہ لاٹھیاں چل رہی تھیں حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ مولانا مفتی افضل حسین صاحب کو کبھی کبھی حسب معمول پروگراموں میں لیجاتے

رہے اور حضرت مفتی صاحب مرحوم نے بھی حضور مفتی اعظم کی خدمت و محبت میں ذرا بھی فرق نہ آنے دیا۔

اب آئیے حضور محدث اعظم ہند کے جملے کی طرف،

حضور محدث اعظم ہند نے جو حضور مفتی اعظم ہند بریلوی کے فتوے پر اپنا قول ھذا قول العالم المطاع وما علینا الا الاتباع درج کیا ہے عام طور پر علماء اہلسنت اور عوام نے یہی مفہوم لیا ہے اور ہم بھی اس سے متفق ہیں کہ حضور محدث اعظم ہند کے نزدیک بھی لاؤڈ اسپیکر پر نماز میں اقتدار جائز نہیں ہے اور اسی پر عمل کرنے کیلئے حضور محدث اعظم نے اپنے ساتھ علماء اہلسنت اور عوام کو تاکید فرمائی ہے وما علینا الا الاتباع کا جملہ اسی مفہوم اور تاکید کی وضاحت کر رہا ہے۔

مگر کچھوچھہ شریف کے مرکزی دار الافتاء والقضاء کے صدر مفتی علامہ دانا صاحب کو معلوم نہیں کیوں ابرا لگا ہے اور عدم جواز کے معنی لینے میں؛ اور مطاع و اتباع کے استعمال کرنے میں کس جذبہ کے تحت کیا خرابی نظر آئی کہ وہ برداشت نہیں کر سکے اور ایسی صفائی پر اتر آئے کہ پہلے تو حضور محدث اعظم ہند کے آدھے جملے کو ہی نکال دیا اور معنی الٹ کر رکھ دیئے پھر حضور محدث اعظم ہند کے ساتھ اپنی گہری عقیدت و محبت اور وفاداری کے اظہار میں وہ جوش تبصرہ دکھایا کہ آپ کی ذات اقدس پر افسوسناک الزامات دھر دیئے۔

ذیل میں علامہ دانا صاحب دار الافتاء کچھوچھہ شریف کا مضمون دیکھئے۔

"...... جس طرح امام اہلسنت مخدوم الملۃ ابو المحامد سید محمد کچھوچھوی ملقب بہ محدث اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلمات مبارکہ ھذا حکم العالم المطاع کی واضح دلالت اس پر ہے کہ جواب دینے والا مستند عالم اہلسنت ہے یہ بھی ایک تحقیق ہے جس پر وہ لوگ عمل کر سکتے ہیں جو خود اہل تحقیق نہیں یا جن کی تحقیق اس کے موافق ہو اس کا یہ مطلب قرار دینا فہم سے بالاتر ہے کہ خود محدث اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بھی

وہی ہے جو اس جواب سے ظاہر ہے ......" کملی" ص ۹۱

علامہ دانا صاحب کچھوچھہ شریف کی اس عبارت میں پہلے تو دیکھ لیجئے کہ آپ نے حضور محدث اعظم کا صرف آدھا جملہ ھذا حکم العالم المطاع نقل کیا ہے اور دوسرا آدھا جملہ وما علینا الا الاتباع سرے سے اڑا دیا، آپ کا پورا مضمون اس "کملی" میں دیکھ جائیے کہیں بھی اس دوسرے جملہ کو نقل ہی نہیں کیا ہے نہ اس پر تبصرہ کیا ہے۔

حضور محدث اعظم ہند کا پورا جملہ یہ ہے ھذا قول العالم المطاع وما علینا الا الاتباع اس جملے کے دو جز میں یہ اقرار ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتدار ناجائز ہونے کا یہ قول ایک ایسے مستند عالم کا ہے جس کی حیثیت مقتدا و مطاع کی ہے پھر دوسرے جز میں محدث اعظم ہند تاکید فرماتے ہیں کہ اے علماء اہلسنت اور عام سنیو! ہم پر یعنی میرے ساتھ تم پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔

اس صاف ستھرے معنی کو چھوڑ کر علامہ دانا صدر مفتی کچھوچھہ شریف نے جو گھسیٹ تان کی ہے اور اسلوب کلام کو بدل کر جو معنی بیان کئے ہیں وہ اس طرح ہیں۔

حضور محدث اعظم ہند نے یہ فرمایا ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند بریلوی ایک مستند عالم ہیں جن کی تحقیق یہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتدار جائز نہیں اب وہ لوگ جو خود تحقیق کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے اور وہ علماء بھی جو حضور مفتی اعظم ہند کی تحقیق سے موافقت رکھتے ہیں وہ آپ کے قول پر عمل کر سکتے ہیں۔

لیکن اس آدھے جملہ سے یہ سمجھنا کہ خود محدث اعظم ہند کچھوچھوی کی بھی تحقیق ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتدار جائز نہیں تو یہ فہم سے بالاتر اور کم عقلی و نادانی ہے۔

علامہ دانا صاحب کچھوچھہ شریف نے دعوے تو اتنا بڑا کر دیا کہ محدث اعظم ہند کی تحقیق حضور مفتی اعظم ہند بریلوی کے خلاف ہے مگر دلیل کیا ہے تو اتنے لمبے چوڑے بیان میں صرف اسلوب کلام بدل دینے کے سوا کچھ نہیں جس کو ۳۲ سال سے

کوئی عالم اہلسنت پرکھ ہی نہ سکا یہاں اسلوب کلام کیسے دلالت کررہا ہے لاؤڈاسپیکر جائز ہونے پر تو وہ بھی بالکل غائب سارے مضمون میں اس کا کوئی نشان نہیں، اب اس پر آپ یہ کہدیں کہ صدر مفتی صاحب! بغیر دلیل ہم سمجھیں تو کیسے؟ تو ایک طریقہ ضرور علامہ دانا صاحب اپنے اسی مضمون میں بیان فرماگئے ہیں کہ جس طرح فراست عرفان سے یہ معنی مجھ پر منکشف ہوگئے مخفی نہ رہے اسی طرح اے لوگو! اور اے علماء! تم اپنی عرفانی فراست کو حرکت میں لاؤ یہ معنی تم پر بھی ظاہر ہو جائینگے چھپے نہیں رہینگے دیکھئے علامہ دانا کا عربی جملہ جو آپ نے اسی مضمون میں لکھا ہے کما لا یخفیٰ علی من یعرف اسالیب الکلام یہ ہے علامہ دانا صاحب کی گھسیٹ تان جس کا نام آپ نے تحقیق رکھا ہے۔

جانے دیجئے اگر کوئی یہ پوچھے کہ اے علامہ دانا صاحب! کوئی ایسا فتوے دکھائیے جس میں محدث اعظم نے یہ فرمایا ہو کہ لاؤڈاسپیکر پر نماز کی اقتداء درست ہے یا محدث اعظم نے کسی عالم کے لاؤڈاسپیکر مذکورہ کو جائز قرار دینے کی تصدیق کی ہو تو ہم اس پر عمل کریں تو علامہ دانا صاحب اپنے پورے مضمون اور ساری کلی میں تو کیا دکھا سکتے دنیا کے کسی پردے سے نکال کر وہ نہیں لاسکتے یہ صرف حضور محدث اعظم ہند قدس سرہ پر بہتان باندھا گیا ہے۔

• علامہ دانا صاحب کی دوسری افسوسناک تعلیل •

علامہ حافظ قاری دانا محمد معین الدین صاحب. اشرفی شمشی صدر مفتی مرکزی دارالافتاء والقضاء آستانہ محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف خوب جانتے تھے یہ میری معانی بیانی کی گھسیٹ تان چل نہیں سکیگی اور جوش عقیدت و حمایت مجبور کررہا ہے کہ حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی کے لئے یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ لاؤڈاسپیکر کے مسئلہ میں سرے سے حضور مفتی اعظم ہند بریلوی کیساتھ نہیں تھے چہ جائیکہ وہ ان کو اپنا مقتدا و مطاع سمجھیں غالباً ان کے نزدیک یہ ایک توہین تھی جسے وہ برداشت نہیں کرسکتے تھے آگے بڑھ کر علامہ دانا کچھوچھہ نے ایسی توجیہ و تعلیل کر ڈالی جس نے حضور محدث اعظم ہند کچھوچھہ اقدس سرہٗ کی عظمت و وقار پر ضرب لگا کر توہین ہی کر کے رکھدی

علامہ دانا صاحب صدر مفتی کچھوچھہ کی دوسری تعلیل دیکھئے جو کملی کے صـ۲ پر درج کی گئی ہے۔

> خوب یاد رہے کہ کبھی علماء کرام من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما الکل محل کلام کے پیش نظر صحیح معنی میں دینی مصلحتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمانوں کو انتشار سے بچانے کیلئے حدود شرع میں رہتے ہوئے اپنا وہ خیال ظاہر نہیں کرتے جس کا اظہار ان پر شرعاً ضروری نہ ہو، اسلئے کسی جواب یا کتاب پر ان کی تعریف و تحریر کے الفاظ پر غور کرلیا جائے تاکہ غلط فہمی کا شکار نہ بنیں۔ "کملی" صـ۹۲

اب یہ دیکھئے کہ اس عبارت میں علامہ دانا صاحب صدر مفتی کچھوچھہ شریف نے آپ کو کیا سمجھایا ہے وہ یہ کہہ گئے ہیں کہ حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی اس لاؤڈاسپیکر کے سلسلہ میں دو بلاؤں میں مبتلا ہوگئے تھے جوان کیلئے بہت بڑی آزمائش کی گھڑی آن پڑی تھی۔ اب وہ دو بلائیں کیا تھیں۔ اسے علامہ دانا صاحب نے ذکر نہیں کیا پڑھنے والوں کی سمجھ پر چھوڑ دیا اور واقعہ یہی ہے کہ ہر شخص ان دونوں بلاؤں کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

عـ۱ لاؤڈاسپیکر پر نماز کی اقتدا ناجائز

عـ۲ لاؤڈاسپیکر پر نماز کی اقتداء درست

عـ۱ ایکطرف حضور مفتی اعظم ہند بریلوی اکابر علماء اہلسنت اور عام علماء کی فوج تھی جو لاؤڈاسپیکر پر نماز کی اقتداء کو ناجائز کہہ رہی تھی۔

عـ۲ دوسری طرف مولینا مفتی افضل حسین مرحوم بیچارے تن تنہا بے خوفی کے ساتھ نماز جائز ہونے کا فتوے دے چکے تھے انہوں نے مفتی اعظم ہند بریلوی کی فوج کی پرواہ نہیں کی۔ علامہ دانا صاحب مفتی کچھوچھہ کی صراحت و حمایت صاف بتارہی ہے کہ حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی کے نزدیک دین یہی تھا کہ نماز درست ہے ان کی تحقیق مولینا مفتی افضل حسین صاحب

کی تحقیق کے مطابق تھی مگر وہ حضور مفتئ اعظم ہند کی فوج سے خوف زدہ ہو گئے اور توریہ کر گئے یعنی حضور مفتئ اعظم ہند بریلوی کے فتوے پر ایسی عبارت لکھ گئے کہ علماء اہلسنت کی یہ فوج تو تبادر ذہنی کی وجہ سے یہی سمجھتی رہ جائے کہ محدث اعظم ہند ہمارے ساتھ ہیں لاؤڈ اسپیکر پر اقتداء تو ناجائز ہی لکھا ہے مگر عبارت کا مفہوم حقیقتاً علامہ دانا کچھوچھہ شریف کے نزدیک یہ ہے کہ اقتدار درست ہے۔ پھر اس توریہ کو علامہ دانا مفتی کچھوچھہ شریف نے مضبوط اسطرح کیا ہے کہ وہ محل و مقام ہی ایسا تھا کہ محدث اعظم ہند کو اپنے اس کلام میں توریہ کرنا ہی چاہیئے تھا دیکھئے ان کے مضمون میں لکل محل کلام۔ اب پھر سوال ہوگا کہ حضور محدث اعظم ہند نے توریہ کیوں کیا ان کے خوف کی اصل وجہ کیا تھی یہ تو غلط ہے کہ مار پیٹ اور لاٹھی بازی ہو رہی تھی جس کے بڑھ جانے کا خطرہ تھا آخر محدث اعظم ہند نے اپنا مسلک کیوں چھپایا تو اس کی وجہ علامہ دانا صاحب مفتی کچھوچھہ شریف نے یہ بیان کی۔

۱ دینی مصلحتیں ۲ لوگوں کو انتشار سے بچانا

اب سب سے زیادہ اہم سوال یہ ہوگا جناب علامہ مفتی دانا صاحب کچھوچھہ شریف یہ تو بتلائیے کہ حضور محدث اعظم ہند کے نزدیک اس لاؤڈ اسپیکر میں وہ دینی مصلحتیں کونسی تھیں اور لوگوں کا انتشار کیا تھا جس کی وجہ سے محدث اعظم کو توریہ کرنا پڑا۔

تو ہماری عرض ہے کہ علامہ دانا صاحب کے اس سارے مضمون میں اس کا کوئی بیان نہیں ملیگا نہ کلی میں اور علامہ دانا صاحب کبھی بتا بھی نہیں سکینگے ورنہ وہ پھر دوسرا مضمون صفائی میں لکھکر اور شائع کر کے دیکھ لیں وہ یہی کر سکینگے کہ صفائی کی ادھیڑ بن میں حضور محدث اعظم ہند پر تہمت دھرتے چلے جائینگے۔

چلئے خود ہی غور کیجئے۔ اگر محدث اعظم ہند صاف یہ تحریر فرما دیتے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتداء درست ہے تو یہ حکم دین کی کونسی مصلحتوں کے خلاف کیسے ہو جاتا اور محدث اعظم ہند کے سامنے کونسی دینی

مصلحتیں ہو سکتی تھیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ لاؤڈ اسپیکر کا مسئلہ اگرچہ ایک فروعی مسئلہ ہے پھر بھی بہتر یہی تھا کہ ملت کو اختلاف و انتشار سے بچانے کیلئے ایک ہی راستہ پر رکھا جائے اور ملت اسلامیہ ایک ہی مسئلہ پر متفق ہو کر عمل کرتی رہے تو اسکا علاج توریہ ہرگز نہیں تھا بلکہ حضور محدث اعظم ہند خود مولینا مفتی افضل حسین صاحب سے کہتے کہ یہ ایک فرعی مسئلہ ہے اس پر ضد کی ضرورت نہیں آپ اپنے فتوے سے رجوع کر کے حضور مفتی اعظم ہند اکابر علماء اہلسنت اور عام اہلسنت کے ساتھ ہو جائیے۔ یہی دینی مصلحت کے قریب ہے کہ اب مزید فروعی مسائل پر امت میں اختلاف پیدا نہ کیا جائے۔

مگر یہاں تو مصیبت یہ ہے کہ علامہ دانا صاحب کچھوچھہ شریف ایسی توضیح کر رہے ہیں کہ ظاہری قول پر حضور محدث اعظم ہند، حضور مفتی اعظم ہند کے ساتھ ہیں اور حقیقتاً مولینا مفتی افضل حسین صاحب کی طرف ہیں اور یہ صورت امت میں سخت انتشار و اختلاف ہی پیدا کریگی جو خود دینی مصلحت کے خلاف ہے۔

تو علامہ دانا صاحب کچھوچھہ شریف نے دینی مصلحت کی مخالفت کا نام دینی مصلحت رکھ لیا اور اسکی نسبت اپنی دانش و حمایت سے حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمتہ اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی۔

چلئے ان سب باتوں کو چھوڑیئے اور مان ہی لیجئے کہ محدث اعظم ہند کا لاؤڈ اسپیکر کے بارے میں مفتی اعظم ہند بریلوی کے قول پر توریہ کرنا دینی مصلحت کے مطابق اور صحیح تھا تو اب سوال ہوگا کہ مہرباں یہ بتائیے کہ یہ توریہ شرعاً کب تک رہنا چاہیئے اور اپنے اصل مسلک کو کب ظاہر کر دینا چاہیئے۔ یہ تو بالکل غلط ہوگا کہ اس مجلس کے بعد حضور محدث اعظم ہند کو عمر بھر موقعہ ہی نہیں ملا وہ کشادگی ہی نہ ملی تھی کہ انہیں اپنے گھر اور اپنے دلوں تک جانے کی بھی عمر بھر سہولت نہ مل سکی کہ وہ اپنے مسلک کا اظہار و اعلان کر دیتے کہ لاؤڈ اسپیکر پر اقتداء میرے نزدیک جائز ہے۔ کوئی قول کوئی فتوٰی کوئی تصدیق حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی

کی آخر عمر تک لاؤڈ اسپیکر کے جواز کی نہیں

اس کے معنی کھلے طور پر ہیں کہ علامہ مفتی دانا صاحب کچھوچھہ شریف حضور محدث اعظم ہند توریہ نہیں بلکہ تقیہ کا الزام دھر گئے ہیں۔ حاشا و کلا ہمارے نزدیک حضور محدث اعظم ہند قدس سرہٗ علامہ دانا صاحب کے اس افسوسناک الزامات سے بری ہیں انھوں نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتدا سے نماز فاسد ہونے کا فتویٰ بھی دیا ہے جسے ہم نے اپنے اس رسالہ کے صفحہ ۲۶ پر درج کر دیا ہے اور آپ نے ناجائز ہونے کے حکم پر دوسرے فتاوے کی تصدیق بھی کی ہے۔

ہمارے نزدیک حضور محدث اعظم کچھوچھوی قدس سرہٗ ایک اسد اللہی شیر تھا جس نے حق بولنے، حق لکھنے میں نہ کسی خوف کی پرواہ کی نہ امت کو انتشار و افتراق میں ڈالنے کے راستے اختیار کیے لاؤڈ اسپیکر کے مسئلہ میں وہ قطعاً توریہ وایہام سے پاک تھے اور تقیہ جیسی قباحت سے وہ مبرا و منزہ تھے۔ ہمیں یاد ہے کہ اس اللہ کے شیر نے بھوپال جیسے بڑے وہابیوں کے گڑھ میں درجنوں وہابی عالموں اور ہزاروں وہابیوں کے نرغے میں حق بولنے پر بے خوفی دکھائی اور اللہ تعالیٰ نے انھیں ان وہابیوں پر غالب و منصور رکھا۔

رہی یہ گدگدی کہ حضور محدث اعظم ہند نے جو حضور مفتی اعظم ہند کو مطاع و مقتدا تحریر فرمایا ہے یہ کیسے ہم ہضم کر لیں تو ہماری اس راہ میں انتہائی معتدل روش ہے کہ اگر حضور محدث اعظم ہند، علم و فن میں بھی بڑے تھے تو آپ نے شفقت و علماء نوازی فرمائی اور امت کو تعظیم و تکریم کا درس دے گئے جو شان سیادت کے لائق ہے۔ اور اگر حضور محدث اعظم ہند نے حضور مفتی اعظم ہند کو علوم و فنون میں بڑا سمجھ کر مطاع و مقتدا تحریر فرمایا تو حقیقت بیانی کا حق ادا کر دیا ہمیں اس پر چیں بجبیں ہونے کی ضرورت نہیں کہ ہمارے سادات اسلاف نے غیر سادات علماء مشائخ کو تعظیم و تکریم کے ساتھ یاد کرمایا ہے۔

شرف انتساب

شہزادہ حضور سید شاہ اشرفی و خلیفہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا

حضرت مولانا شاہ سید احمد اشرف کچھوچھوی پیر و مرشد حضور محدث اعظم ہند

رئیس المتکلمین امام الخطبا حضور سیدنا محدث اعظمِ ہند کچھوچھوی

پیرزادہ خانوادہ رضویہ سید العلماء حضور سیدنا سید آل مصطفےٰ قادری مارہروی

شہزادہ اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم ہند حضور سیدنا علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی

شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰحضرت امام المناظرین حضرت مولانا حشمت علی خاں قادری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نام

جو مسلک اعلیٰ حضرت کی اتھارٹی کہلاتے تھے جن کا فیصلہ وہ حکم شرعی و ناطق فیصلہ ہے کہ ان کے حکم و فیصلہ کے خلاف عمل کرنا سراسر گمراہیت ہے۔

●●●

مطبع اردو [illegible] نگر - [illegible]